بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب "ف"

لُغَاتُ الحَدِیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں علیہ رحمۃ اللہ

بہ تکمیل و تصیح و اضافۂ لغات و سعیٔ مالا کلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ، کراچی



طالب دعا
سید نذر عباس
سید احمد علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ الفَاء

یہ حرف حروفِ تہجی میں بیسواں حرف ہے حسابِ
جمل میں اُس کا عدد اَسّی ہے۔
فَ۔ حرفِ غیر عامل ہے بعضوں نے اُس کو ناصب
بعضوں نے خافض کہا ہے۔ یہ حرف عطف ہے، ترتیب
اور تعقیب کے لئے ثُمَّ کے معنوں میں بھی آتا ہے اور
سببیّہ کے لئے بھی اگر معطوف علیہ محذوف ہو تو اُس
کو فاءِ فصیحہ کہتے ہیں۔ فِ بالکسر امر کا صیغہ ہے
وَفٰی یَفِیْ سے یعنی پورا کر۔

بابُ الفاء مع الهمزة

فَأْدٌ۔ گرم راکھ میں رکھنا، بھوننا، دل پر مارنا،
ذکر کرنا۔
فُئِدَ۔ اس کو دل کی بیماری ہوئی۔
فَئِیْدٌ۔ جلنا
اِفْتِئَادٌ۔ آگ جلانا، بھوننا۔

اَفْرَغُ مِنْ فُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰی۔ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کی والدہ کے دل سے بھی زیادہ فارغ
(اس کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ دل میں کوئی فکر اور
تشویش اور رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ بدحال ہو
اُس میں کوئی آرزو اور طمع نہ ہو۔)
اِنَّهٗ عَادَ سَعْدًا وَّ قَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ
مَفْؤُوْدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سعد بن ابی وقاص رضؓ کی عیادت کی (بیمار پرسی)
اور فرمایا تم کو دل کی بیماری ہے (یعنی تمہارے
قلب میں کچھ خلل ہو گیا ہے) تم حارث بن کلدہ
کے پاس جاؤ۔ (وہ ایک طبیب تھا لیکن کافر
تھا معلوم ہوا کافر طبیب اور ڈاکٹر سے علاج کرانا
درست ہے)
قِیْلَ لَهٗ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ یَنْفُثُ دَمًا
اَحَدَثٌ هُوَ قَالَ لَا۔ عطاء رضؓ سے پوچھا

گیا ایک شخص کو دل کی بیماری ہے وہ خون کی قئے کیا کرتا ہے کیا اُس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ نہایہ میں ہے کہ فُؤَاد۔ دل یا دل کا بیچا بیچ۔ بعضوں نے کہا فُؤَاد دل کا پردہ اور قلب دل کا دانہ جس کو سویداء کہتے ہیں۔ (اُسکی جمع اَفْئِدَۃٌ ہے)

هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا۔ یمن کے لوگ رقیق القلب اور نرم دل ہیں۔

اِنَّ الْكَلَامَ عَلَى الْفُؤَادِ دَلِيْلٌ۔ کلام دل کی حالت بتلاتا ہے (یعنی دلی خیالات اُس سے معلوم ہوتے ہیں)

اَهْلُ الْجَنَّةِ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔ بہشتیوں کے دل پرندوں کے دل کی طرح (رقیق اور نرم) ہوں گے یا پرندوں کی طرح روٹی رزق میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھیں گے۔

فَادْزَهْر۔ وہ دعا جو زہر کی سمیت کو دفع کرے۔

فَأْرٌ۔ کھودنا، دفن کرنا، چھپانا، چوہا۔ (اُس کی جمع فِئْرَانٌ اور فِئَرَةٌ اور فُؤْرٌ ہے)

فَارٌ۔ مشک کے نافہ کو بھی کہتے ہیں۔

لَبَنٌ فَئِرٌ۔ جس دودھ میں چوہا پڑ گیا ہو۔

مَكَانٌ فَئِرٌ۔ جس جگہ چوہے بہت ہوں۔ (جیسے اَرْضٌ مَفْأَرَةٌ ہے) مترجم کہتا ہے جُرَذْ بھی چوہے کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا جنگلی چوہا جو بڑا ہوتا ہے اُس کی دُم کالی ہوتی ہے۔ جاحظ نے کہا جُرَذْ اور فار میں ایسا فرق ہے جیسے بھینس اور گائے میں اُس کی جمع جُرْذَانٌ ہے اب زمانۂ حال میں عرب لوگوں میں یہی لفظ مستعمل ہے)

خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ مِنْهَا الْفَأْرَةُ۔ پانچ بد جانور ہیں جو حل اور حرم میں ہر جگہ مار ڈالے جائیں اُن میں سے ایک چوہا ہے۔

فَارَانُ۔ مکہ کے پہاڑوں کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ عبرانی ہے۔

اَقْبَلَ اللّٰهُ مِنْ سَيْنَا وَتَجَلّٰى مِنْ سَاعِيْرَ وَظَهَرَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ يَا اِسْتَعْلَنَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ (ب ۳۳ فصل ۲۔ آیت ہے تورات شریف ۵ سفر کی) یعنی اللہ تعالیٰ طور سینا سے آیا (جہاں حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تھا) اور ساعیر سے اُس نے تجلی کی (ساعیر ایک مقام ہے ناصرہ میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جا کر رہے تھے) اور فاران سے ظاہر اور بلند ہوا۔ (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے)

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ فَارَةِ الْمِسْكِ۔ اگر مشک کا نافہ لئے ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ (کیونکہ مشک کا نافہ پاک ہے)

فَأْسٌ۔ چیرنا، کلہاڑی سے مارنا، کھانا

ضَعِ الْفَأْسَ فِي الرَّأْسِ۔ یہ ایک مثل ہے (یعنی اپنا کام کر، اپنے دھندے میں لگ جا۔

فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ فِيْ فَاْسِ رَاْسِهٖ۔ اپنا ایک ہاتھ کھوپڑی کے آخری حصہ پر رکھا جو اوپر اُٹھا ہوتا ہے گردن کے پاس اُس کو بھی فاس کہتے ہیں اور جمع اَفْؤُسٌ اور فُؤُوْسٌ ہے)

فَلَقَدْ رَاَیْتُ الْفُؤُوْسَ فِیْ اُصُوْلِهَا۔ میں نے اُس کی جڑوں میں کلہاڑیاں دیکھیں۔

خَرَجُوْا بِفُؤُوْسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ۔ خیبر کے یہودی اپنی کلہاڑیاں اور زنبیلیں (ٹوکریاں) لے کر نکلے تھے۔

فَأْفَأَةٌ۔ ف کا حرف بہت نکالنا، بعضوں نے کہا فَأْفَأَةٌ یہ ہے کہ آدمی بے تکلف بات نہ کر سکے۔ بلکہ جب بات کرنا چاہے تو شروع میں ف کی طرح آواز نکال کے پھر بات کرے۔

فَأْلٌ۔ اچھی فال لینا۔ بعضوں نے کہا عام ہے اچھی اور بری دونوں کو کہتے ہیں۔ جیسے طِیَرَۃ فالی کو کہتے ہیں۔

تَفَیُّلٌ۔ فال لینا۔ (جیسے تَفَؤُّلٌ اور تَفَاؤُلٌ اور اِفْتِئَالٌ ہے۔)

لَا فَأْلَ عَلَیْكَ۔ کچھ حرج نہیں۔

فِیلُ اللَّحْمِ۔ پر گوشت۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھی فال لیتے تھے۔ جس سے خوشی ہوتی ہے مثلاً بیمار نے ایک آواز سنی سَالِمٌ یعنی چنگا۔ اور لڑائی کو جاتے وقت ایک شخص ملا جس کا نام ظفر خان یا فتح علی) اور بدشگون نہیں لیتے تھے۔ نیک فالی میں اوّل تو دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی اُمیدواری ہوتی ہے یہ اُمیدواری ہر حال میں بندے کے لئے بہتر ہے گو اس کی مراد پوری نہ ہو اور بدفالی اس لئے منع ہوئی کہ اس میں خواہ مخواہ رنج اور تردّد پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی اور اس کے رحم و کرم کی قطع اُمید ہوتی ہے۔ نہایہ میں نیک فالی کی ایک مثال یہ لکھی ہے کہ مثلاً کوئی چیز گم ہو جائے اُس کی تلاش کر رہا ہو اتنے میں یا واجد کی آواز سنے تو اس کو اپنی چیز دستیاب ہو جانے کی اُمید پیدا ہو)

كَانَ يَتَفَاءَلُ وَيُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیا کرتے اور اچھے نام کو پسند فرماتے (برے نام کو بدل دیتے)

قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْفَالُ فَقَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ (جس سے اپنی مراد حاصل ہونے کی توقع پیدا ہو)

اَصْدَقُ الطِّيَرَةِ الْفَالُ۔ سچا شگون نیک فالی ہے۔ ایک روایت میں اَحْسَنُهَا الْفَالُ ہے۔ یعنی عمدہ شگون اچھا فال لینا ہے۔

فَأْ۔ سیراب ہونا، گھاس اور چارے سے منہ بھر لینا، چربی سے بھر جانا۔

فِئَامٌ۔ جماعتیں، گروہ۔ اس کا مفرد نہیں ہے

يَكُونُ الرَّجُلُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ۔ ایک آدمی لوگوں کی کئی جماعتوں پر مقرر ہوگا۔ ایک روایت میں فِیَامٌ ہے ایک میں فَیَّامٌ وہ بطن سے کم ہے اور بطن قبیلہ سے کم ہے۔

مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَّشْفَعُ الْفِئَامَ۔ میری اُمت میں سے بعضے لوگ ایسے ہوں گے جو کئی جماعتوں کی سفارش کریں گے (اور اللہ تعالیٰ اُن کی سفارش قبول کرے گا۔)

تَكْفِي الْفِئَامَ اللَّقْحَةُ۔ لوگوں کی کئی جماعتوں کو ایک دودھیل اونٹنی کفایت کرے گی (اتنا بہت دودھ دے گی کہ سب کو کافی ہو جائے گا)

قُلْتُ وَمَا الْفِئَامُ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ۔ میں نے عرض کیا فِئام کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ایک لاکھ آدمیوں کو

فَأْيٌ۔ یا فَأْوٌ۔ مارنا، چیرنا

إِفْآءٌ۔ چیرنا تلوار سے۔

اِنْفِيَاءٌ۔ کھل جانا، چر جانا۔

فَائِيَة۔ بلند کشادہ جگہ۔

فَأَوْتُ رَأْسَهُ۔ میں نے اس کا سر چیر دیا۔

فَأْوِي۔ سرذکر (حشفہ)

أَنَا فِئَتُكُمْ۔ میں تمہارے گروہ میں سے ہوں داصل میں فِئَة لشکر کا وہ ٹکڑا جو پیچھے رہتا ہے جس کو ساقہ کہتے ہیں اگر آگے والوں کو کوئی ڈر ہوتا ہے یا شکست ہوتی ہے تو اس میں آکر پناہ لیتے ہیں۔ پھر ہر گروہ اور ہر جماعت کو کہنے لگے۔ اس کی جمع فِئَاتٌ اور فِئُوْن ہے)

لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بَيْنَ فِئَتَيْنِ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے) اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دو گروہوں کو ملا دے (جو آپس میں جنگ کرنے پر تلے ہوں گے یہ پیشین گوئی پوری ہوئی)۔

حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ۔ (قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ دو گروہ ایک دوسرے سے لڑیں گے اور دونوں کا دعوٰی ایک ہی ہوگا۔ (ہر ایک فریق یہ کہے گا کہ میں حق پر ہوں اور دوسرا باطل پر ہے مراد معاویہ اور حضرت علی رض کا گروہ دونوں گروہ اپنے اپنے اجتہاد کے موافق یہ دعوٰی کرتے تھے کہ وہ حق پر ہیں)

أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ میں مسلمانوں کی پناہ ہوں (جو جنگ میں شکست پاتے ہیں وہ میرے پاس آکر پناہ لیتے ہیں)

إِفَاءَةٌ۔ پھیر دینا۔ عطا کرنا۔

تَفَيَّأَتِ الظِّلَالُ۔ سایے لوٹ گئے

فَيْءٌ۔ وہ سایہ جو سورج ڈھلنے کے بعد پڑتا ہے

تُلْقٰى فِيْهِ الْمِسْكُ وَالْفَاوِيْ۔ اس میں مشک اور فاوی ڈالی جاتی ہے (وہ ایک دوا ہے خوشبودار لونگ اور دارچینی کی طرح)۔

فُوَّةٌ۔ ایک شاخ ہے رنگ کی اس سے کپڑا رنگا جاتا ہے۔

ثَوْبٌ مُفَوًّى۔ فوّہ سے رنگا ہوا کپڑا۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الْبَاءِ

فَبَأَةٌ۔ وہ مینہہ جو بلندی سے برس کر پھر تھم جائے۔ چھینٹا۔

فَبٌّ۔ ایک مقام کا نام ہے کوفہ میں یا ایک قبیلہ کا نام ہے۔

باب الفاء مع التاء

فَتَأَ۔ توڑ ڈالنا، بجھا دینا۔

فَتِئَ عَنْهُ۔ بھلا دیا۔ باز رہا

مَا فَتَأَ یا مَا فَتِئَ۔ برابر، ہمیشہ

فَتٌّ۔ ریزہ ریزہ کرنا، انگلیوں سے چورا کرنا

ناتواں کرنا۔

تَفْتِیْتٌ۔ پارہ پارہ کرنا۔

تَفَتُّتٌ۔ پارہ پارہ ہونا۔

اِنْفِتَاتٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی پارہ پارہ ہونا)

فُتَاتٌ۔ وہ چیز جو ریزہ ریزہ ہو گئی ہو۔

فَتَّہ اور فُتَّہ۔ سوکھی مینگنی جس سے آگ سلگائی جاتی ہے۔

فَتِیْتٌ یا مَفْتُوْتٌ۔ توڑی ہوئی یا ریزہ ریزہ کی ہوئی۔

اَمِثْلِیْ یُفْتَاتُ عَلَیْہِ فِیْ اَمْرِ بَنَاتِہٖ۔ کیا مجھ جیسے شخص کی بیٹیوں کا مقدمہ مجھ سے پوچھے بغیر طے کر دیا جائے گا (یہ لفظ اس باب میں سے نہیں ہے بلکہ فوت یعنی باب الفاء مع الواؤ سے جیسا آگے آئے گا مگر مناسبت لفظی سے صاحب نہایہ اور مجمع نے اُس کو یہاں ذکر دیا)

فَتَّتَ کَبِدِیْ۔ میرا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

فَتْحٌ۔ کھولنا، کشادہ کرنا، بہانا، فیصلہ کرنا، حکم دینا، غالب ہونا، مالک ہوجانا، مدد کرنا، بھولنے والے کو بتلانا (یعنی امام کو لقمہ دینا)

تَفْتِیْحٌ۔ کھولنا۔

مُفَاتَحَۃٌ۔ جماع کرنا، محاکمہ کرنا، نرخ چکانا۔

اِفْتَاحٌ یا اِفْتِتَاحٌ۔ پستان کا سوراخ کشادہ ہونا

فَتُوْحٌ۔ وہ اونٹنی جس کے پستان کا سوراخ کشادہ ہو۔

اِسْتِفْتَاحٌ۔ کھولنے کی درخواست کرنا، شروع کرنا، فتح و فیروزی اور مدد چاہنا۔

فَاتِحَہ۔ شروع۔

فَوَاتِحُ الْقُرْاٰنِ۔ اوائل سورہ (جیسے الم، حم وغیرہ)

فَتَّاحٌ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے۔ یعنی روزی، رزق اور رحم و کرم اپنے بندوں پر کھولنے والا۔ بعضوں نے کہا اُن کے درمیان فیصلہ کرنے والا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں فَتَحَ الْحَاکِمُ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ۔ حاکم نے دونوں فریق کا فیصلہ کر دیا بعضوں نے کہا فَتَّاحٌ کے معنے مدد کرنے والا)۔

اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْکَلِمِ یا مَفَاتِحَ الْکَلِمِ۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکمت کے خزانے عطا فرمائے ہیں۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے الفاظ کی کنجیاں عنایت فرمائی ہیں (میں مشکل سے مشکل مطالب کو نہایت فصیح اور بلیغ الفاظ میں ادا کرتا ہوں جیسے کسی شخص کے پاس خزانے کی کنجیاں ہوں تو وہ آسانی سے اُس کو نکال سکتا ہے جو خزانہ میں ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام الفاظ اور لُغاتِ عرب کو مجھ پر آسان کر دیا ہے میرے کلمات نہایت فصیح و بلیغ اور جامع اور مانع ہوتے ہیں اس میں کیا شک ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں غور کرے اُس کو روز روشن کی طرح یہ ظاہر ہو جائے گا کہ ایک اُمّی شخص جس نے کسی مدرسہ میں یا کسی اُستاد سے تعلیم نہ پائی ہو اور ایک جاہل اور وحشی قوم میں اُس کی عمر گذری ہو وہ ایسے دقیق اور باریک مضامین اور احکام کو اس خوبی سے بیان کرے کہ بڑے بڑے مقنن اور وکیل اور بارسٹر اُن کے سمجھنے سے قاصر ہوں)

اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ۔ مجھ کو زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئیں (یعنی اُن

ملکوں کے خزانے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح کرائے جیسے ایران، روم، مصر، ہند وغیرہ۔ یا زمین کی کانیں مراد ہیں)۔

کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں جو غریب اور نادار شخص تھے اُن سے مدد چاہتے تھے (اُن سے فتح اور فیروزی کی دعاء کراتے تھے جیسے کہتے ہیں دعائے درویشاں مددِ خدا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ محتاج اور غریب لوگوں کی دعاء امیر اور مالداروں کی دعاء سے جلد قبول ہوتی ہے)

اَهُوَ فَتْحٌ۔ کیا حدیبیہ کی صلح فتح ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح یعنی اِنَّا فَتَحْنَا میں بیان کیا ہے)

وَجَاءَكُمْ بِالْمِفْتَحِ۔ تمہارے پاس کنجی لے کر آیا۔

مِفْتَحٌ اور **مِفْتَاحٌ**۔ کھولنے کا آلہ یعنی کنجی۔

فُتِحَ الْیَوْمَ۔ آج آسمان کھولا گیا (کیونکہ آسمان میں اللہ تعالیٰ نے دروازے رکھے ہیں جو کھولے اور مُوندے جاتے ہیں)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ۔ یا اللہ ہم کو بتلا دے کیونکر اُس کا فیصلہ کریں۔

فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِالْفَتْحِ۔ قرآن میں سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا اُتری (اس صلح کو اللہ تعالیٰ نے فتح فرمایا کیونکہ یہی صلح تقویت اسلام اور فتح مکہ کی باعث ہوئی اور صلح کے بعد ہی لوگوں نے فوج در فوج اسلام لانا شروع کر دیا)

اَنْتُمْ تَعُدُّوْنَ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحًا لٰكِنْ بَیْعَةُ الرِّضْوَانِ هُوَ الْفَتْحُ الْعَظِیْمُ۔ تم سورہ انا فتحنا میں جو فتح مذکور ہے اُس سے مکہ کی فتح سمجھتے ہو بیشک وہ بھی فتح ہے لیکن بڑی فتح بیعت رضوان تھی (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ سے ایک ببول کے درخت کے تلے لی تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے)

یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی دعائے استفتاح اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ سے پڑھتے تھے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بسم اللہ ترک کرتے تھے)

یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِیْرِ وَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور قرأت کو الحمد للہ سے۔

مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ۔ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں (جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایک روایت میں مَفَاتِحُ ہے ایک میں مِفْتَاحٌ ہے)

فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ یا فُتِّحَتْ (دونوں طرح مروی ہے) آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (یعنی اللہ کی رحمت اور مہربانی اُترتی ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہیں یعنی روزے کی وجہ سے لوگ اُن گناہوں سے باز رہتے ہیں جو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں)

اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ الْخَمِیْسِ۔ پیر اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سَتُفْتَحُ عَلَیْكُمُ الْاَمْصَارُ۔ قریب ہے کہ شہر کے شہر مسلمان فتح کریں گے (یہ خوشخبری

آپ کی پوری ہوئی اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بڑے بڑے شہر فتح ہوئے)

اِفْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ آپ تہجد کی نماز دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے شروع کرتے (یعنی شروع میں دو رکعتیں ہلکی پڑھتے پھر لمبی لمبی قراءت کرتے اس میں یہ حکمت ہے کہ نفس کو عبادت کی آمادگی خوشی اور نشاط کے ساتھ ہو)

فَاتِحٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے کیونکہ آپ نے نور ایمان دنیا میں پھیلایا اور شرک کی تاریکی اور اشکال کو دفع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر آپ کو حاکم مقرر کیا اور مشکل اور مغلق مسائل کو آپؐ نے کھول کر بیان فرمادیا۔

وَجَعَلَنِيْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ابتداء اور انتہا بنایا (ابتداء تو اس طرح کہ سب پیغمبروں سے پہلے آپؐ کے نور کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور انتہا اس طرح کہ دنیا میں پیغمبری آپ پر ختم ہوگئی۔ آپؐ سب پیغمبروں کے اخیر میں آئے یا فاتح سے یہ مراد ہے کہ آپؐ نے اُمت کی بصیرت کو کھول دیا وہ حق کو باطل سے پہچاننے لگے)

فَتَحَهَا عَلَيَّ۔ مجھ کو یہ آیت بتلادی۔

لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَحَهَا۔ ہم تو طائف سے اُس کو فتح کئے بغیر نہیں جائیں گے۔

مَا سُقِيَ بِالْفَتْحِ فَفِيْهِ الْعُشْرُ۔ جو کھیت ندی یا نالہ کے ذریعہ سے سینچا جائے (جس میں محنت نہیں ہوتی) تو اُس میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا جائے گا۔

لَا يُفْتَحُ عَلَى الْاِمَامِ۔ امام کو بتلایا نہ جائے (یعنی جب وہ قراءت سے اٹک جائے۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حاکم وقت جو حکم دے اُس کی مخالفت نہ کی جائے)

كُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ۔ میں جب عروہ سے بحث کرتا یا اُن کو کسی مسئلہ میں حاکم بناتا (اُن سے کسی مسئلہ کا فیصلہ چاہتا)

تَعَالَ اُفَاتِحْكَ۔ آمیں تجھ کو حاکم بناتا ہوں، تجھ سے بحث کرتا ہوں۔

لَا تُفَاتِحُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ۔ قدریہ لوگوں کو حاکم مت بناؤ (دین کے مسائل کا تصفیہ اُن کی رائے پر مت رکھو یا اُن سے بحث اور مباحثہ مت کرو)

مَنْ يَّاتِ بَابًا مُّغْلَقًا يَجِدْ اِلٰى جَنْبِهٖ بَابًا فُتُحًا۔ جو شخص ایک بند دروازے پر آئے تو اُس کے پہلو میں ایک کھلا دروازہ پائے گا (یعنی اللہ کا رحم وکرم بہت وسیع ہے اگر ایک رنج پیش آئے گا تو اُس کے بعد ایک خوشی بھی ہوگی۔ یا جو کوئی کسی کی روٹی بند کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دوسرا کوئی ذریعہ رزق کا کھول دے گا جیسے کہتے ہیں "ایک در بند تو سو در کشادہ")

قَدْرَ شَاةٍ فَتُوْحٍ۔ ایک بکری کا دودھ دوہنے میں جس کے پستان کا سوراخ کشادہ ہو جتنی دیر ہوتی ہے۔

لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ۔ اگر مگر شیطان کے کام کو کھولتا ہے (یعنی بے فائدہ سوالات کرنا اگر ایسا ہو ویسا ہو تو کیا حکم ہے جیسے متاخر فقہاء کی عادت ہے)۔

يَفْتَحُ اللّٰهُ۔ عرب کا محاورہ ہے۔ اُس وقت کہتے ہیں جب خریدار کی بیان کی ہوئی قیمت پر بائع راضی نہ ہو۔ یعنی اللہ تجھ کو عطا فرمائے یا تجھ کو سمجھ دے کہ تو اس چیز کی واجبی قیمت پر راضی ہو

جائے۔

فُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا۔ یا فُتِحَتْ۔ ہمارے کان کُھل گئے (ہم اپنے ٹھکانوں میں رہ کر آپؐ کا کلام سُنتے تھے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا)

مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ بہشت کی کنجی توحید کی گواہی ہے (لیکن ہر کنجی میں دندانے ہونا لازم ہیں وہ دندانے اعمالِ صالحہ ہیں جن کی وجہ سے بہشت جلدی کُھل جائے گی، اگر بے دندانوں کی کنجی ہو تو قفل نہیں کُھلے گا)

اَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفَتْحَہٗ میں تجھ سے اُس دن کی بھلائی اور فتح و فیروزی چاہتا ہوں

لَا تُفَاتِحُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ۔ تقدیر کے منکروں کے ساتھ مت بیٹھو (اُن سے صحبت مت رکھو)

اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاَبْوَابُ الْجِنَانِ۔ جب سورج ڈھلتا ہے تو آسمان کے اور بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اور دعا قبول ہوتی ہے)

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فُتِحَ لِاُمَّتِہٖ بَیَاضُ فَارِسَ وَقُصُوْرُ الشَّامِ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ کی اُمّت کے لئے ایران کی سفیدیاں اور شام کے محل کھول دیئے گئے۔

مَنْ سَبَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ فَلَا تُفَاتِحُوْہُ جو شخص اولیاء اللہ کو بُرا کہے اُس کے پاس مت بیٹھو (اُس سے بحث و مباحثہ مت کرو)

مَنْ شَکَّ فِیْ مَا نَحْنُ فِیْہِ فَلَا تُفَاتِحُوْہُ۔ جو شخص اُن مسائل میں شک کرے جو ہمارے مذہب کے ہیں اُس کے ساتھ مت بیٹھو۔

مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطَّھُوْرُ۔ نماز کی کنجی طہارت ہے۔

تَزَوَّجُوا الْاَبْکَارَ فَاِنَّھُنَّ اَفْتَحُ شَیْءٍ اَرْحَامًا۔ کنواری عورتوں سے شادی کرو اُن کے رحم کُھلے ہوتے ہیں (اُن سے اولاد ہونے کی زیادہ توقع ہے)

دُعَاءِ اِسْتِفْتَاحْ۔ وہ دعاء جو تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان آہستہ پڑھی جاتی ہے جیسے سبحانک اللھم وبحمدک اخیر تک یا اللہ کبیرا اخیر تک یا اللھم باعد بینی وبین خطایای اخیر تک یا انی وجھت وجھی اخیر تک)

فَتَخٌ۔ چوڑا کرنا، ڈھیلا کر دینا، انگلیوں کے سرے قدم کی پشت کی طرف موڑنا، نرم ہونا۔ فَتَخٌ اور تَفْتِیْخٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِفْتَاخٌ۔ تھک جانا، سانس پھول جانا، دمہ ہو جانا۔

فَتْخَۃٌ۔ بڑا چھلا ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں کا جس میں نگینہ نہ ہو اگر نگینہ ہو تو اُس کو خاتم کہیں گے۔

کَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی عَضُدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو قدم کی پشت کی طرف موڑ لیتے یا تلوے کی طرف اصل میں فتخ کے معنی نرمی کے ہیں اسی لئے عقاب

کو **فَتْخَاء** کہتے ہیں. کیونکہ وہ جب اُترتا ہے تو اپنی پنکھ نرم کرکے موڑ لیتا ہے۔ بعضوں نے کہا **فتخ** ہاتھ کی انگلیوں کو ہتھیلی کی طرف موڑنا اور پاؤں کی انگلیوں کو ظاہر قدم کی طرف۔

وَفِيْ يَدِهَا فُتُخٌ كَثِيْرَةٌ يا فُتُوْخٌ. اُس کے ہاتھ میں بڑے بڑے چھلّے بہت تھے یا بڑی بڑی انگوٹھیاں تھیں۔

وَيُلْقِيْنَ الْفُتُخَ. اپنے اپنے چھلّے بلال رض کے کپڑے میں ڈال رہی تھیں۔

فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَتْ اَلْقُلْبُ وَ الْفَتَخَةُ. حضرت عائشہ رض نے اس آیت کی تفسیر میں ولا یبدین زینتھن فرمایا کھلی زینت سے مراد کنگن اور چھلّے ہیں (یعنی یہ ستر نہیں ہیں کیونکہ ہر عورت کو ہاتھ کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے)

فَتْرٌ. انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سروں کے درمیان کی مسافت سے ناپنا۔ **فِتْرٌ** اس مسافت کو کہتے ہیں۔

فُتُوْرٌ اور **فُتَارٌ.** تیزی کے بعد تھم جانا، سُست ہوجانا۔ چالاکی کے بعد، گرمی کم ہوجانا۔

مَاءٌ فَاتِرٌ. کنکنا پانی، نیم گرم۔

اِفْتَارٌ. ضعیف کرنا، سست کرنا۔

تَفَتُّرٌ. سُست ہونا۔

اِسْتِفْتَارٌ. جماع چھوڑ دینا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں **اِسْتَفْتَرَ الْفَرَسُ** یعنی گھوڑے نے جفتی چھوڑ دی اُس کے بدن میں منی جمع ہوگئی)۔

فُتَارٌ. نشے کی ابتداء۔

فُتُرٌ. بوریا جس پر آٹا چھانتے ہیں۔

فَتْرَةٌ. ضعف و سُستی اور بخار کی باریوں کے بیچ میں کا وقت جو راحت کا ہوتا ہے۔

نَهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَّ مُفْتِرٍ. ہر نشہ لانے والے اور سُستی پیدا کرنے والے چیز سے منع فرمایا (نشہ لانے والی شراب کا تو قلیل و کثیر سب حرام ہے۔ اور سُستی پیدا کرنے والی وہ چیزیں ہیں جیسے افیون بھنگ وغیرہ اُن کی وہ مقدار منع ہے جس سے سُستی پیدا ہو) طیبیؒ نے کہا اس حدیث سے بھنگ وغیرہ کی حُرمت پر استدلال ہوسکتا ہے جو مفتر ہیں نہ کہ مسکر۔

اِنَّهٗ مَرِضَ فَبَكٰى فَقَالَ اِنَّمَا اَبْكِيْ لِاَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَّلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ. عبداللہ بن مسعود رض اپنے مرض موت میں (جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے) رونے لگے (لوگوں نے وجہ پوچھی وہ سمجھے کہ شاید دنیا سے جدائی پر روتے ہیں) انہوں نے کہا میں اس لئے روتا ہوں کہ موت مجھ کو ایسے زمانہ میں آئی جب میں ضعیف اور ناتوان ہوگیا۔ (عبادت کی طاقت گھٹ گئی) اور جس وقت عبادت میں خوب محنت اور مشقّت کیا کرتا تھا اُس وقت نہ آئی۔ زمانۂ فترت اُس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جو دو پیغمبروں کے درمیان خالی زمانہ گذرا ہو جیسے حضرت عیسیٰؑ کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور تک۔)

فَتْرَةٌ مَا بَيْنَ عِيْسٰى وَمُحَمَّدٍ سِتُّمِائَةٍ. حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان فترت کا زمانہ چھ سو برس کا تھا۔

فَتَرَ الْوَحْيُ. وحی آنا بند ہوگیا (یعنی ڈھائی یا تین برس تک سورۂ اقرأ اُترنے کے بعد آپؐ پر وحی نہیں آئی پھر جب آنا شروع ہوئی تو برابر پے درپے

وفات تک آتی رہی)

لِکُلِّ شَیْءٍ شِرَّۃٌ وَّ فَتْرَۃٌ فَمَنْ کَانَتْ اِلٰی سُنَّۃٍ فَقَدِ اھْتَدٰی ہر ایک چیز کی ایک تیزی اور شدت ہوتی ہے اور ایک سکون اور ٹھہراؤ تو جس کا سکون اور ٹھہراؤ سنت کے موافق ہوگا اُس نے راہ پائی (مطلب یہ ہے کہ کسی کام میں مبالغہ کرنا اور حد سے بڑھ جانا گو وہ عبادت ہو خوب نہیں ہے ہر بات میں طریقۂ سنت کی پیروی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے)۔

فَتْشٌ ۔ ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ (جیسے تَفْتِیْشٌ ہے)

فَتَّاشٌ ۔ بڑا کھوج لگانے والا۔

فَتِیْشَۃٌ ۔ خفنگہ، ہوائی جو ایک قسم کی آتش بازی ہے۔

یَحْرُمُ عَلَیْکُمْ تَفْتِیْشُ مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ ۔ اس کے آگے تم کو تلاش کرنا، کھوج لگانا منع ہے۔

فَتْقٌ ۔ چیرنا، پھاڑنا، اُدھیڑنا، پھوٹ ڈالنا، تفصیل سے بیان کرنا۔ (تَفْتِیْقٌ کے بھی یہی معنے ہیں)

اِفْتَاقٌ ۔ پھٹن پانا، جانور موٹے ہونا، خرما کی ڈالیوں سے مسواک کرنا، سورج یا چاند کا ابر کی پھٹن سے نمودار ہونا۔

اِنْفَتَاقٌ اور تَفَتُّقٌ ۔ چرنا، پستان اور ناف کے درمیان بیماری ہونا۔

فِی الْجَائِحَۃِ اَوِ الْفَتْقِ ۔ آفت میں یا فتق میں فتق سے مراد یہاں وہ لڑائی اور دنگہ ہے جو لوگ آپس میں کریں اس میں کچھ زخمی ہوں خون بہے کبھی فتق عہد شکنی کے معنی میں بھی آتا ہے۔

اِذْھَبْ فَقَدْ کَانَ فَتْقٌ نَحْوَ جُرَشَ ۔ جاؤ جرش کے پاس جنگ اور فساد ہے (جُرش ایک گاؤں کا نام ہے یمن میں)

خَرَجَ حَتّٰی اَفْتَقَ بَیْنَ الصَّدَمَتَیْنِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی تنگ جگہ سے نکل کر دو پہاڑوں کے درمیان کھلے میدان میں آگئے (عرب لوگ کہتے ہیں اَفْتَقَ السَّحَابُ ابر پھٹ گیا)

کَانَ فِیْ خَاصِرَتَیْہِ اِنْفِتَاقٌ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں کوکھوں میں کشادگی تھی۔ (یعنی کمر موٹی تھی جو مردوں میں خوبی گنی جاتی ہے اور عورتوں میں برائی)۔

فَمُطِرُوْا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَ سَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ ۔ ایسی بارش ہوئی کہ ہرا چارہ خوب نکلا اور اونٹ موٹے ہوکر اُن کی کوکھیں پھول گئیں۔

عَامُ الْفَتْقِ ۔ وہ سال جس میں خوب بارش اور ارزانی ہو۔

فِی الْفَتْقِ الدِّیَۃُ ۔ اگر مثانہ پھٹ جائے یا پیٹ یا انثیین تو دیت واجب ہوگی (عرب لوگ کہتے ہیں اَفْتَقَ الْحَیُّ جب کسی قوم کے اونٹ موٹے ہوکر اُن کی کوکھیں پھوٹ جائیں)

فُتُقٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے تبالہ کے راستے میں (جو ایک شہر ہے یمن میں) وہاں قطبہ بن عامر گئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو خثعم پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا تھا)

اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ ۔ اُسی دودھ سے رضاعت کی حرمت ہوئی ہے جو آنتوں کو چیرے (یعنی دو برس کے اندر ہو)

مَنْ جَلَسَ وَھُوَ مُتَنَوِّرٌ خِیْفَ

عَلَیہِ الفَتَقُ۔ جو شخص نورہ لگا کر بیٹھ رہے اُس پر مثانہ پھٹ جانے کا ڈر ہوتا ہے (کیونکہ نورہ میں ہڑتال ہوتی ہے جو ایک سخت زہر ہے اگر جلد پر دیر تک لگا رہے تو زخم ہو جانے کا خطرہ ہے)

مُحَمَّدٌ الفَاتِقُ الرَّاتِقُ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ظلم کو چیرنے والے اور خلل ورخنہ کو بند کرنے والے ہیں۔

خَرَجَ حَتّٰی اَفتَقَ مِنَ الصَّدَمَتَینِ آپ نکلے یہاں تک کہ پہاڑ کے دونوں کناروں کے پار ہو گئے۔

فَتکٌ۔ یا فُتکٌ یا فَتکٌ یا فُتُوکٌ اپنے ارادے کو پورا کرنا، غفلت میں پکڑ لینا، یا مار ڈالنا، یا فرصت پا کر زخمی یا قتل کرنا، الحاح کرنا بے باک ہو جانا، مبالغہ کرنا۔

تَفتِیکٌ۔ روئی دھننا۔

مُفَاتَکَۃٌ۔ علانیہ جنگ کرنا، سختی سے کسی چیز پر گرنا، ہمیشگی کرنا، بیعانہ دینا۔

مُفَاتَکَۃٌ۔ قیمت چکانا، لیکن بیعانہ کے طور پر کچھ نہ دینا۔

اِفتِیَاکٌ۔ بمعنی فَتکٌ ہے

تَفَتُّکٌ۔ ایک کام کو خود رائی سے کئے جانا، کسی سے صلاح نہ لینا۔

فَاتِکٌ۔ جری اور شجاع بہادر صاحب عزم۔

اَلاِیمَانُ قَیَّدَ الفَتکَ۔ ایمان نے فتک کو روک دیا۔ (یعنی کسی کو غفلت میں مار ڈالنے کو مثلاً کوئی شخص غافل بیٹھا ہو یا سو رہا ہو اُس کو مار ڈالے جو کمال بزدلی اور نامردی ہے) غِیلَہ فریب اور چکمہ دے کر مار ڈالنا۔

اَلمُؤمِنُ لَا یَفتِکُ۔ مومن غفلت میں کسی کو نہیں مارتا۔ (بلکہ اطلاع اور ہوشیار کر کے مقابلہ کرتا ہے جو لازمہ سپاہگری اور شجاعت ہے۔ اب کعب بن اشرف یہودی اور ابو رافع کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کر دیا یہ خاص بحکم الٰہی تھا بعضوں نے کہا اس ممانعت سے پہلے کا یہ واقعہ ہوگا)

اَلفَتکُ بِاَهلِ الحَربِ۔ حربی کافروں سے جن سے کوئی عہد نہ ہو فریب کرنا (اُن کو غفلت میں مار ڈالنا)

جَعَلَ یَفتِکُ۔ وہ غفلت میں لوگوں کو قتل کرنے لگا۔

قَصَدتُ لِقَتلِ عَلِیٍّ وَالفَتکِ بِہٖ۔ میں نے حضرت علیؓ کو غفلت میں مار ڈالنے کا قصد کیا یا تو نے ایسا قصد کیا۔

مَن فَتَکَ بِمُؤمِنٍ یُرِیدُ نَفسَہٗ وَمَالَہٗ فَدَمُہٗ مُبَاحٌ۔ جو شخص کسی مسلمان کو غفلت میں مار ڈالنا چاہے یا اُس کا مال لوٹنا تو اُس کا قتل کرنا درست ہے۔

فَتلٌ۔ بٹنا، پھیر دینا، آواز کرنا۔

فَتَلَ زُوَابَتَہٗ۔ اُس کی رائے پھیر دی۔

مَا زَالَ فُلَانٌ یَفتِلُ فِی الذِّروَۃِ وَالغَارِبِ اُس کو فریب دینے کے لئے گھومتا رہا۔

فَتَلٌ۔ کہنی سخت اور باہر نکلی ہونا، یا کہنی اور اُس کے پہلو میں دوری ہونا۔ (اُسی سے ہے نَاقَۃٌ فَتلَاءُ یعنی اونٹنی جس کی کہنی سخت اور نکلی ہوئی ہو)

تَفتِیلٌ۔ بٹنا۔

اِفْتِال۔ دانے کا غلاف نکلنا۔

اِنْفِتَالٌ اور تَفَتُّلٌ۔ بٹ جانا۔

فَتْلَةٌ۔ ایک بار بٹنا اور سلم اور سمر کے دانہ کا غلاف۔

مَا اَغْنٰی عَنْكَ فَتْلَةً یا فَتْلَةً۔ میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔

فَتِیْلَة۔ بتی یا جو انگلی سے میل نکالا جائے ایک انگلی پر رگڑ کر۔

فَتِیْل۔ وہ چھلکا جو گٹھلی کے شگاف پر ہوتا ہے۔

فَلَمْ یَزَلْ فِی الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰی اَجَابَتْهُ۔ زبیرؓ برابر حضرت عائشہؓ کو مٹھارتے رہے (اُن کو جنگ کے لئے نکلنے کی ترغیب دیتے رہے آخر وہ عورت تھیں زبیرؓ کے کہنے میں آگئیں اور نکل کھڑی ہوئیں یہاں تک کہ انہوں نے زبیرؓ کا کہنا مان لیا۔ (یہ ایک مثل ہے زبانِ عرب کی جب کوئی کسی کو فریب یا چکمہ دینا ہے اُس کو اپنے مطلب کے لئے مٹھارتا ہے تو کہتے ہیں فتل فی الذروة والغارب اس کا بیان کتاب الذال میں گزر چکا ہے)

اَلَسْتَ تَرْعٰی مَعْوَتَهَا وَفَتْلَتَهَا۔ کیا تو اُس کے پھل اور لپٹے ہوئے پتے نہیں چراتا (فَتْلَةٌ لپٹا ہوا پتہ جیسے جھاؤ وغیرہ کا ہوتا ہے بعضوں نے کہا جنگلی درخت کا شگوفہ یا پھول)

اِفْتِالٌ۔ فتلہ نکالنا۔

یَفْتِلُهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن عباسؓ کا کان مل رہے تھے (اُن کو ادب سکھانے کے لئے کہ جب ایک مقتدی ہو تو امام کے داہنے طرف کھڑا ہو۔ یا اُن کو نیند سے ہوشیار کرنے کے لئے)

كَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔ آپ صبح کی نماز سے لوٹتے (یا فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف التفات کرتے)

یَنْفَتِلُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَیَسَارِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر داہنی طرف جاتے اور بائیں طرف بھی (تو خواہ داہنے طرف مڑنا ضروری نہیں ہے گو اکثر آپ داہنی ہی طرف نماز پڑھ کر جایا کرتے)

فَضَرَبَ بِهَا رِجْلَهٗ وَفِیْهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں جوتی تھی آپ نے پاؤں دھونے کے بدلے پانی کا ایک چلو لے کر پاؤں پر پھیر لیا (یعنی سب طرف تو یہ دھونے کی طرح ہو گیا اس حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل لی ہے جو وضو میں مسح رجلین کے قائل ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ وہ وضو میں پاؤں دھوئے یا ان پر مسح کرے امام ابن جریر طبریؒ کا یہی قول ہے اور شیخ محی الدین ابن عربیؒ بھی جواز مسح کے قائل ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اِس سے استدلال صحیح نہیں ہے اور احتمال ہے کہ یہ چلو پانی کا پاؤں کی پشت اور تلوے سب طرف پہنچ گیا ہو تو وہ دھونا ہوا اور پاؤں دھونے کے دلائل قطعی اور متواتر ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا پھر فرمایا کہ یہ اُس شخص کا وضو ہے جس کو حدث نہ ہوا بلکہ مزید ثواب کے لئے تازہ وضو کرنا چاہتا ہو۔

فَتْنٌ۔ یا فُتُوْنٌ۔ اچھا لگنا، پسند آنا، مائل کر لینا، شیفتہ کرنا، فتنہ میں ڈالنا

فُتِنَ الرَّجُلُ فِیْ دِیْنِهٖ۔ دین کی خرابی

میں پڑ گیا آزمایا گیا۔

فَتْنٌ۔ گمراہ کرنا، جلانا، روکنا، گلانا۔

تَفْتِیْنٌ۔ اچھا لگنا، فتنہ میں ڈالنا، شیفتہ اور دیوانہ کرنا۔

اِفْتِتَانٌ۔ فتنہ میں ڈالنا۔

اُفْتُتِنَ فِیْ دِیْنِہٖ۔ دین کی خرابی میں پڑ گیا۔

فَاتِنٌ۔ بہکانے والا، چور۔

فَاتُوْن۔ فرعون کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا گیا۔

فَتَّان۔ چور، گمراہ کرنے والا، بہکانے والا فتنہ اور خرابی میں ڈالنے والا، گلانے والا شیطان۔

فَتَّانَانِ۔ روپیہ، اشرفی، یا منکر نکیر۔

فَتْنَانِ۔ میٹھا اور کڑوا یا صبح اور شام۔

فِتْنَۃٌ۔ امتحان، ابتلا، گمراہی، گناہ کفر، فضیحت، عذاب، بیماری، جنون، محنت عبرت، مال، اولاد، وغیرہ۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ یَتَعَاوَنَانِ عَلَی الْفَتَّانِ یا عَلَی الْفُتَّانِ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا گمراہ کرنے والے شیطان کے مقابل مددگار ہے (اُس کی مدد کرکے شیطان کے شر سے اُس کو محفوظ رکھتا ہے)۔ فُتَّان بضمّہ فاء جمع ہے فَاتِنٌ کی یعنی گمراہ کرنے والوں کی گمراہی سے اُس کو بچاتا ہے۔

اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذُ۔ کیا معاذ تم لوگوں کو خرابی میں ڈالنا چاہتے ہو (مصیبت اور بلا میں پھنسانا) یعنی لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز سے نفرت کرنے لگیں۔ جماعت میں شریک ہونا چھوڑ دیں گنہگار ہوں (ایک روایت میں فَاتِنٌ ہے معنی وہی ہے)

مَفْتُوْنٌ بِطَلَبِ الدُّنْیَا۔ دنیا کی طلب میں دیوانہ ہو رہا ہے۔

اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ۔ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (منکر نکیر آکر تم سے سوالات کریں گے تم کو جانچیں گے کہ مومن ہو یا کافر)

تُفْتَنُوْنَ کَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ دجال کی آزمائش کی طرح تمہاری آزمائش ہوگی (یعنی سخت امتحان ہوگا جس کو اللہ چاہے گا وہ ثابت قدم رہے گا)

مِثْلَ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ دجال کے فساد کے برابر یا اُس کے قریب قریب۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ۔ تیری پناہ قبر کی آزمائش اور زندگی اور موت کی آفت سے۔

فَبِیْ تُفْتَنُوْنَ وَ عَنِّیْ تُسْاَلُوْنَ۔ تمہارا امتحان میری نسبت کیا جائے گا اور تم سے پوچھا جائے گا کہ میں کون ہوں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے مومن کہے گا اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر تھے جو دین حق لے کر آئے تھے۔ اور کافر گھبرا کر کہے گا میں نہیں جانتا لوگوں سے کچھ سنتا تھا معلوم نہیں کون تھے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صورت سامنے آجائے گی اور مومن آپ کو دیکھتے ہی پہچان لے گا۔)

اَلْمُؤْمِنُ خُلِقَ مُفَتَّنًا۔ مومن تو امتحان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ بار بار

اُس کو جا پہنچتا ہے ایک گناہ میں پھنس جاتا ہے پھر اُس سے توبہ کرتا ہے پھر وہی گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے غرض بار بار اس کا امتحان ہوتا رہتا ہے۔ بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ اُس پر تکالیف اور شدائد ڈال کر اُس کا امتحان کرتا ہے کہ وہ ناشکرا تو نہیں بنتا)

إِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ - جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف دی اُن کو آگ میں جلایا یا اور کوئی ایذا دی۔

إِنَّهُ يُحِبُّ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ ۔ اللہ تعالیٰ اُس گنہگار کو پسند کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے (یعنی وہ شخص جس سے بار بار گناہ سرزد ہو لیکن ہر بار وہ نادم اور شرمندہ ہو اور بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر توبہ اور استغفار کرے)

إِنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ أَتَسْأَلُ رَبَّكَ أَنْ لَا يَرْزُقَكَ أَهْلًا وَلَا مَالًا ۔ حضرت عمرؓ نے سنا ایک شخص فتنہ سے پناہ مانگ رہا تھا تو فرمایا کیا تو اپنے پروردگار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ تجھ کو مال اور اولاد نہ دے (کیونکہ مال اور اولاد کو بھی فتنہ کہتے ہیں آدمی اُن کی محبت میں غرق ہو کر پروردگار سے غافل ہو جاتا ہے فتنہ سے یہاں فساد اور جنگ اور دین کی خرابی مراد نہیں ہے)

فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَفِيْ وَلَدِهِ - آدمی کے بیوی بچوں کا فتنہ کیا اس کو پوچھتے ہو؟ نہیں میں بڑا فتنہ پوچھتا ہوں (جس میں جنگ اور فساد اور دین کی خرابی ہوگی)

أَوْ فِتْنَةٌ فِيْهِمْ - یا ان کے لئے فتنہ ہو گا (یعنی اولاد کے لئے جب اُن کی تعلیم اور تادیب برابر نہ کرے)

فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ - ہم نے یہ چاہا کہ فتنہ میں پڑ جائیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں نماز ہی بھول جائیں)

إِمَامَةُ الْمَفْتُوْنِ - بے وقوف اور دیوانہ کی امامت کا بیان (جس کی عقل میں مالی نقصانات کی وجہ سے فتور آ گیا ہو)

يُصَلِّيْ لَهُ إِمَامُ فِتْنَةٍ - فتنہ کا امام نماز پڑھاتا ہے (یعنی عبد الرحمٰن بن عدلیس بجری جو مصر کے باغیوں میں ایک سردار تھا جنھوں نے حضرت عثمان رضؓ کا محاصرہ کیا تھا)

يُصَلِّيْ بِنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ - فتنہ کا امام ہم کو نماز پڑھاتا ہے (نماز میں امامت کرتا ہے حالانکہ اس وقت امام برحق حضرت عثمان رضؓ تھے)

فِتْنَةُ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ - زندگی اور موت کے فتنے سے۔ زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی نفسانی اور شہوانی خواہشات میں غرق ہو کر شرعی احکام کی پرواہ چھوڑ دے موت کا فتنہ یہ ہے کہ خاتمہ بُرا ہو اور قبر کے عذاب میں مبتلا ہو۔ بعضوں نے کہا زندگی کا فتنہ آفات میں گرفتار ہونا بے صبری اور ناشکری کے ساتھ یا بُرے کاموں پر اصرار کرنا اور موت کا فتنہ منکر نکیر کے سوالات کا برابر جواب نہ دینا قبر کا عذاب ہول وغیرہ)

فِتْنَةُ الصَّدْرِ - سینہ کا فتنہ۔ یعنی حسد بغض عقائد باطلہ میں مبتلا ہونا۔

شَرُّ فِتْنَةِ الْغِنٰى - تونگری اور مالداری کا فتنہ (وہ یہ ہے کہ مالداری پر مغرور ہو جائے)

زکوٰۃ نہ دے غریبوں کی حاجت روائی نہ کرے)

لَاَرٰی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں میں پانی کی بوندوں کی طرح فتنے برس رہے ہیں (یعنی ایک کے بعد ایک۔ مراد حضرت عثمان رضؓ کے قتل کا فتنہ ہے پھر جنگ جمل اور صفین پھر شہادت جناب حضرت امام حسین علیہ السلام پھر واقعہ حرّہ مدینہ طیّبہ کی خرابی اور بربادی)

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔ وہاں تو یعنی ملک نجد اور عراق میں زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے۔ (واقعہ جمل اور صفین اور خارجیوں کا ظہور وہیں ہوا)

فَاِنَّا خَشِیْنَا اَنْ تُفْتَنَ اَبْنَاءُنَا۔ ہم کو ڈر ہے کہ کہیں ہمارے بچے قرآن سن کر خراب ہو جائیں (باپ دادا کا طریق چھوڑ کر قرآن کی ہدایت پر لگ جائیں۔ یہ مکّہ کے مشرکوں نے اس وقت کہا تھا جب حضرت ابو بکر صدیق رضؓ قرآن بلند آواز سے پڑھا کرتے اور مشرکوں کے بچے عورتیں وغیرہ جمع ہوکر اُس کو سنتے)

اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّیْ وَاَخَافُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِهَا۔ فاطمہ رضؓ میرا ایک ٹکڑا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو اُس کے دین میں خرابی پڑ جائے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت فرمایا تھا جب حضرت علی رضؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ فاطمہ رضؓ بہ مقتضائے بشریت کے جو سوکن کے ساتھ عورتوں کو ہوا کرتا ہے کوئی کام خلاف عدل اور انصاف

کر بیٹھیں اور اُس کے سبب سے اطاعت الٰہی میں خلل واقع ہوکر اُن کو ایذا ہو اور اُن کی ایذا سے مجھ کو ایذا ہو۔ مسوّر بن مخرمہ نے یہ حدیث امام زین العابدین رحؒ سے اس لئے بیان کی کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضؓ کی ایذا اور تکلیف گوارا نہیں کرتے تھے ویسا ہی میں نہیں چاہتا کہ آپ کو بھی دشمنوں سے کوئی تکلیف پہنچے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آپ سے چھین لیں)

اَتَیَاهُ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَیْرِ۔ عبد اللہ بن زبیر کے فتنے میں (یعنی جب حجاج نے اُن کا محاصرہ کیا تھا) اُن کے پاس آئے (اس روایت میں آگے یہ ہے **اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَنَعُوْا** لوگوں نے ایک کام کیا ایک روایت میں **ضَیَّعُوْا** ہے یعنی اپنا دین اور ایمان ضائع کیا)

اٰمِنَ الْفُتَّانَ۔ جانچنے والوں کے شر سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد کی روایت میں **اٰمِنَ مِنْ فَتَّانِی الْقَبْرِ** ہے یعنی قبر کے دونوں امتحان لینے والوں سے بے ڈر رہے گا)

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَکُنْ فِتْنَةٌ۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے (یعنی صرف دینداری اور حسن اخلاق پر نظر نہ رکھو گے بلکہ مال و دولت حسن و جمال شرافت نسب چاہو گے) تو بڑی خرابی ہو گی (اکثر عورتیں جو مالدار نہیں ہیں یا حسن و جمال نہیں رکھتیں بے نکاح رہ جائیں گی اور زنا اور حرام کاری کی کثرت ہو گی) یہ حدیث امام مالک رحؒ کی دلیل ہے وہ کفاءت میں صرف دینداری کا اعتبار کرتے ہیں۔

وَاِنْ کَانَ لَیَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَیُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچہ کا رونا سنتے (جب آپ نماز میں ہوتے) تو نماز کو ہلکا کر دیتے (چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز کو ختم کر دیتے) اس ڈر سے کہ کہیں اُس کی ماں فکر میں نہ پڑ جائے (حیران پریشان نہ ہو جائے)

مَنْ دَخَلَ عَلَى السُّلْطَانِ فُتِنَ۔ جو شخص بادشاہ کے پاس جائے گا وہ خرابی میں پڑے گا (کیونکہ اگر بادشاہ کی ہر بات میں موافقت کرے تو خدا کا گنہگار بنے گا اگر مخالفت کرے تو جان جوکھم ہے۔ از قُربِ بادشاہاں پُرحذر بودن کا یہی مطلب ہے)

إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا۔ جب یہ مشرک لوگ فساد کا قصد کریں (شرک و کفر لوٹ مار وغیرہ کا) تو ہم اُن کی نہیں سنتے۔

اَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ۔ فتنے میں پڑنے سے مر جانا بہتر ہے (کیونکہ فتنہ میں گرفتار ہونے سے دین کی بربادی کا اندیشہ ہے)

مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے گمراہ کرنے والے اس اُمت میں پیدا ہونے والے تھے جن کے پیرؤوں کا شمار تین ۳۰۰ سو تک بھی پہنچتا تھا اُن کے نام بتلا دیئے۔ (یعنی گمراہ کرنے والے مولوی اور مشائخ اور بادشاہ جن کے تابعدار تین ۳۰۰ سو تک بھی پہنچیں گے اُن کے نام آپ نے بیان فرما دیئے)

فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ۔ اندھا بہرا فتنہ (یعنی جس میں پڑ کر لوگ اندھے بہرے بن جائیں گے حق راستہ اُن کو نہ سوجھے گا نہ حق بات کان لگا کر سنیں گے)

إِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ جب تو اے پروردگار کسی قوم کو فتنہ میں ڈالنا چاہے (اُن کو بداعتقادی اور گمراہی میں ڈالنا) تو مجھ کو فتنہ سے بچا کر اپنے پاس اُٹھا لے۔ ایک روایت میں **إِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ** ہے معنے وہی ہیں۔

مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رات دن کے فتنے کے شر سے (یعنی اُن فتنوں سے جو رات یا دن میں پیدا ہوتے ہیں)

مَا تَرَكْتُ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ میں نے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا نہیں چھوڑا (اکثر فساد عورتوں کی وجہ سے واقع ہوں گے جیسے کہتے ہیں دنیا میں تین ۳ چیزیں مادۂ نزاع ہیں زن زر زمین سارے جھگڑے ان ہی تین چیزوں کے لئے ہوا کرتے ہیں اور چوتھا سبب جھگڑے کا نشہ ہے۔ پانچویں کسی کی عزت آبرو پر حملہ کرنا اُس کی توہین کرنا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اسلام میں حرام کر دیا)

وَيُؤَمَّنُ الْفُتَّانَ۔ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو چوکی پہرے پر رہے) وہ منکر نکیر کے فتنہ سے بچایا جائے گا (یا تو منکر نکیر اُس کے پاس آئیں گے نہیں یا آئیں گے تو نرمی اور ملائمت کے ساتھ سوالات کر کے چلے جائیں گے)

يُفْتَنُونَ فِي الدِّينِ كَمَا يُفْتَنُ الذَّهَبُ ثُمَّ يُخْلَصُونَ كَمَا يُخْلَصُ الذَّهَبُ۔ امام ابو الحسنؒ نے اس آیت کی تفسیر میں الٓمّٓ احسب الناس

ان یترکوا ان یقولوا امنا و ھم لا یفتنون۔ فرمایا لوگوں کی دین میں اس طرح جانچ ہوگی جیسے سونا (گلاکر) جانچا جاتا ہے پھر وہ اس طرح چھٹ جائیں گے جیسے سونا (گلانے سے) چھٹ کر صاف اور پاک ہو جاتا ہے۔

فتیٌّ۔ جوان ہونا (جیسے فُتُوَّۃٌ اور فتاءٌ ہے)

تفتیۃ۔ لڑکی کو پردے میں رکھنا، اس کو لڑکوں کے ساتھ کھیلنے سے روک دینا۔

مُفاتاۃٌ۔ جوانی میں مقابلہ کرنا۔

افتاءٌ۔ کسی مسئلہ کا جواب دینا اس میں حکم شرعی بیان کرنا۔

فتوٰی۔ شریعت کا حکم اور فیصلہ۔

تفتّی۔ لڑکی کا جوان ہو کر لڑکوں کے ساتھ کھیل کود سے باز رہنا (جیسے تفاتی ہے)

فتاءٌ۔ جوانی۔

فتیان۔ رات اور دن۔

لا یقولن احدکم عبدی و امتی ولکن فتای و فتاتی۔ کوئی تم میں سے اپنے غلام لونڈی کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ یا میری بندی (تاکہ شرک کی بو پیدا نہ ہو کیونکہ عبودیت خالص خدا ہی کے لئے ہے سب اسی کے بندے ہیں) بلکہ یوں کہے میرا چھوکرا یا میری چھوکری یا میرا غلام یا میری باندی (یہ نہی تنزیہی ہے اگر عبد کے معنے غلام ہی سمجھے کیونکہ بہت سی احادیث میں غلام اور لونڈی کے لئے عبد اور امۃ کا لفظ بھی وارد ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیزِ مصر کو اپنا رب کہا)

جذعۃٌ احبُّ الیَّ من ھرمۃٍ اللّٰہُ احقُّ بالفتاءِ والکرمِ۔ ایک برس کی بکری یا بھیڑ مجھ کو ایک بوڑھی بکری سے زیادہ پسند ہے اللہ تعالیٰ جوانی اور حسن وجمال کا زیادہ مستحق ہے (یعنی عمدہ اور جوان اور تازہ مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لائق ہے)

انّ اربعۃً تفاتوا الیہ۔ چار آدمی آپ سے مسئلہ پوچھنے گئے۔

الاثم ماحاک فی صدرک و ان افتاک الناس عنہ و افتوک۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (اس پر تیرے دل کو اطمینان نہ ہو) گو لوگ تجھ کو اس کے جواز کا فتوٰی دے دیں (مثلاً کوئی قاضی جھوٹے گواہوں کی شہادت پر نکاح کا فتوٰی دے دے اور امر د جانتا ہو کہ یہ شہادت جھوٹ ہے اور میں نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے تو گو قاضی کے حکم سے نکاح اس کے لئے جائز کر دیا گیا مگر اس کے دل میں کھٹکا رہے گا کہیں قیامت میں مجھ سے اس کا مواخذہ نہ ہو۔ غرض فتوٰی اور چیز ہے اور تقوٰی اور چیز)

استفت قلبک وان افتاک المفتون۔ تو اپنے دل سے فتوٰی لے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتوٰی دیدے (جب بھی اس کے فتوے کو نہ دیکھ اور اپنے دل میں غور کر مومن جب خلوص کے ساتھ خدا کی طرف رجوع ہو تو حق بات کی توفیق اس کو دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ حق بات اس کے دل میں ڈال دے گا۔ بعضوں نے کہا یہ حکم آپؐ نے خاص وابصہ بن معبد کو دیا تھا یا ان کی طرح جس کا دل صاف اور

شرور سے پاک ہو واللہ اعلم)

مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ۔ جس شخص کو بے علمی کی وجہ سے کوئی شریعت کا مسئلہ بتایا جائے پھر وہ اس پر عمل کرے تو گناہ اُس شخص پر ہوگا جس نے اُس کو غلط فتوٰی دیا (کیونکہ فتوٰی لینے والا بوجہ بے علمی کے معذور ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو شخص بغیر علم کے فتوٰی دے تو گناہ فتوٰی لینے والے پر ہوگا یعنی جس نے اُس کو مفتی بنایا کیونکہ اُس کو لازم تھا کہ عالم سے مسئلہ پوچھتا اُس سے فتوٰی لیتا اُس نے جاہل سے فتوٰی لیا اس لئے گناہ اسی پر ہوگا)

اِنَّ امْرَأَۃً سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَۃَ اَنْ تُرِیَھَا الْاِنَاءَ الَّذِیْ کَانَ یَتَوَضَّأُ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْہُ فَقَالَتِ الْمَرْأَۃُ ھٰذَا مَکُّوْکُ الْمُفْتِیْ۔ ایک عورت نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے کہا مجھ کو وہ برتن دکھلا دیجئے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے انہوں نے وہ برتن نکالا تب وہ عورت کہنے لگی یہ تو مفتی کا پیمانہ ہے (مفتی ہشام بن ہبیرہ کے پیمانہ کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْتَی الرَّجُلُ۔ مفتی پیمانہ سے پیا۔ یہ شاطروں کا ایک قدح ہے یا شراب پینے والوں کا جس سے شراب ماپتے ہیں)

اَلْحَرْبُ اَوَّلُ مَاتَکُوْنُ فُتَیَّۃً یا فَتِیَّۃً۔ لڑائی ابتداء میں تو ایک جوان چھوکری کی طرح بھلی اور خوشنما معلوم ہوتی ہے (لیکن اخیر میں جاکر ایک بوڑھی بدشکل عورت کی طرح ناگوار خاطر ہوتی ہے)

نَاقَۃٌ فَتِیَّۃٌ۔ جوان اونٹنی

فِتْیَۃٌ۔ جوان (یہ جمع ہے فتی کی۔ حدیث میں ہے کہ اصحاب کہف بوڑھے تھے لیکن اللہ تعالےٰ نے ایمان کی وجہ سے اُن کو جوان فرمایا)

تَظُنُّوْنَ اَنَّ الْفُتُوَّۃَ بِالْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ کیا تم سمجھتے ہو کہ جوانمردی فسق و فجور کے بعد ہوتی ہے (جیسے بعضوں لوگوں کا گمان تھا کہ گناہوں کے بعد تائب ہونا یہ اُس سے اچھا ہے کہ شروع ہی سے آدمی زاہد اور متقی ہو)

اَنَا الْفَتٰی ابْنُ الْفَتٰی اَخُو الْفَتٰی میں جوانمرد ہوں جوانمرد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کا بیٹا (جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فَتٰی فرمایا) سورۂ انبیاء میں ہے قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْکُرُھُمْ اور جوانمرد (حضرت علی مرتضیٰ رضؓ) کا بھائی (جیسے دوسری حدیث میں ہے لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار)

باب الفاء مع الثاء

فَثَأَ۔ تسکین دینا، تیزی توڑ دینا۔

فُثُوْءٌ۔ ہانڈی کا جوش کم کر دینا، گرم کرکے سردی کا زور توڑ دینا، روک رکھنا، جوش مار کر پھیلن اُوپر آکر پھٹ جانا۔

اِفْثَاءٌ۔ تھک جانا، ساکن ہوجانا، اقامت کرنا۔

اِنْفِثَاءٌ۔ ساکن ہونا، تھم جانا۔

لَھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ رَثِیْئَۃٍ فُثِئَتْ بِسُلَالَۃٍ۔ وہ مجھ کو اُس دودھ سے اچھا معلوم ہوتا ہے جس کا زور صاف اور لطیف پانی سے توڑا گیا ہو۔

فُثَاءٌ اَوْضُرَاطٌ۔ پھسکی یا پاد (یہ صاحب مجمع البحار نے توسط شرح سنن ابی داؤد سے نقل

گیا ہے حالانکہ لغت میں فُتَاءٌ اس معنی میں نہیں بلکہ فُسَاءٌ سین مہملہ سے بمعنے پھُسکی ہے جیسے آگے مذکور ہوگا)

اِفْتَاءٌ۔ پتھر کو گرم کرکے اُس پر پانی ڈال کر دردمند آدمی کو لٹانا تاکہ اُس کو پسینہ آئے۔

يَفْتَأُ بِهٖ حَدَّ الشَّدَائِدِ۔ اُس کے سبب سے سختیوں کی تیزی توڑے۔

فت پھیلا دینا۔

اِنْفِتَاتٌ۔ ٹوٹ جانا۔

اِفْتِتَاتٌ۔ قہر اور غلبہ۔

فَاثُوْرٌ۔ خوان، طشت، یا جام چاندی یا سونے کا۔

وَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَفَاثُوْرِ الْفِضَّةِ۔ قیامت کے دن زمین چاندی کے طشت کی طرح (ہموار) ہو جائے گی۔

فَاثُوْرُ الشَّمْسِ۔ سورج کا گردہ یعنی قرص خورشید۔

كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ عِيْدٍ فَاثُوْرٌ عَلَيْهِ خُبْزُ السَّمْرَاءِ۔ عید کے دن حضرت علیؓ کے سامنے ایک خوان تھا جس پر گیہوں کی روٹی رکھی تھی۔

فَاثُوْرٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے۔

فُجَاءٌ یا فُجَاءَةٌ یا فُجَاءَةٌ۔ ناگاہ حملہ کرنا، یکایک جب توقع یا شناسائی نہ ہو آجانا، جماع کرنا۔

فَجَاءٌ۔ پیٹ بڑا ہونا۔

مُفَاجَاةٌ اور اِفْتِجَاءٌ۔ جلدی سے آن پڑنا۔

مَوْتُ الْفَجْاَةِ۔ ناگہانی موت جس کے اوّل بیماری وغیرہ کوئی سبب نہ ہو (ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کا سبب دل کی حرکت بند ہونا ہے جیسے گھڑیال چلتے چلتے یکایک رُک جاتی ہے کبھی اُس کی وجہ بے انتہا خوشی ہوتی ہے یا بے حد رنج اور صدمہ اور کبھی ضعف قلب)

حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ۔ یہاں تک کہ حق بات یکایک اُس تک آ پہنچی۔

فَلَمْ يَفْجَأْ مُوْسٰى۔ یا لَمْ يَفْجَ۔ یعنی موسیٰ علیہ السّلام پر یکایک نہیں آئی۔

مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ۔ ناگہانی موت اللہ کے غصّہ کی پکڑ ہے۔ (کیونکہ اُس میں آدمی کو توبہ اور وصیّت وغیرہ کی مہلت نہیں ملتی)

نَظَرُ الْفُجَاءَةِ یا نَظَرُ الْفَجْاَةِ۔ ناگہانی نظر جو بے اختیار اور ارادہ کسی چیز پر پڑ جائے۔

فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ۔ دفعۃً تیرا عذاب اُترنے سے۔

فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكِصُ۔ جس پر ناگہاں آن پہنچی وہ اُلٹے پاؤں پھرنے لگا۔

مَوْتُ الْفُجَاةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ اَخْذَةُ اَسَفٍ عَلَى الْكَافِرِ۔ ناگہانی موت مومن کے لئے تو آسائش ہے (درد اور تکلیف سے حق تعالیٰ نے اُس کو بچایا) اور کافر پر غصّہ کی پکڑ ہے۔

اِذَا حُمِلَ الْمُؤْمِنُ الْمَيِّتُ فَلَا يُفَاجَأُ بِهِ الْقَبْرُ۔ جب مومن جنازہ اُٹھائے تو جلدی سے اُس کو قبر میں نہ گھسیڑ دے (بلکہ تھوڑی دیر قبر کے پاس توقف کرکے پھر اُس کو گاڑے)

فَاجَأَتْنَا الْمَضَائِقُ۔ دفعۃً ہم پر آفتیں ٹوٹ پڑیں۔

مَاتَ دَاؤُدُ النَّبِيُّ مَفْجُوْءًا۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کی موت ناگہانی ہوئی۔

فَجٌّ۔ کمان کا چلّہ اُٹھانا، کھولنا، دور کرنا۔

فَحَجٌ۔ دونوں پاؤں میں چلتے وقت کشادگی ہونا۔ ایسے شخص کو اَفحَجُ کہتے ہیں۔

فَجٌّ۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ (جیسے شِعبٌ تنگ راستہ)

فُجَاجٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اَلفِجَاجَۃُ۔ کچا میوہ۔ جیسے فِجٌّ ہے (فَجّاءُ مؤنث ہے اَفجُّ کا)

کُلُّ فِجَاجِ مَکَّۃَ مَنحَرٌ۔ مکہ کے سب راستے قربانی کے مقامات ہیں (جہاں چاہے وہاں قربانی کرے کیونکہ سب حرم کی حد میں ہیں)

مَا سَلَکتَ فَجًّا اِلَّا سَلَکَ الشَّیطَانُ فَجًّا غَیرَہٗ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) تم جس راستہ چلو گے شیطان اُس کو چھوڑ کر دوسرا راستہ لے گا (اس قدر وہ تم سے کانپتا اور لرزتا ہے کہ تم کو جس راستہ سے آتے دیکھ لے وہ راستہ ہی چھوڑ کر دوسرے راستہ میں چل دے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے)۔

تَفَاجَّتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی کے پاؤں کھول دیئے۔ (دودھ دوہانے کے لئے)

کَانَ اِذَا بَالَ تَفَاجَّ حَتّٰی نَاْوِیَ لَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو دونوں پاؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم کو ترس آجاتا (آپ کی تکلیف دیکھ کر)۔

فَتَفَاجَّت عَلَیہِ وَدَرَّت وَاجتَرَّت۔ اُس بکری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے دونوں پاؤں کھول دیئے اور دودھ بہایا اور جگالی کی۔

فَرَکِبتُ الفَحلَ فَتَفَاجَّ لِلبَولِ۔ میں ایک نر اونٹ پر سوار ہوا اور اُس نے پیشاب کرنے کے لئے

ہلاک ہوگا۔ ایک روایت میں اَوِ البَحرُ ہے اُس کا ذکر کتاب الباء میں گزر چکا)

اُعَرِّسُ اِذَا اَفجَرتُ وَاَرتَحِلُ اِذَا اَسفَرتُ۔ جب صبح قریب ہوتی ہے تو میں ذرا آرام کرنے کے لئے سفر میں اُتر پڑتا ہوں پھر جب روشنی ہو جاتی ہے تو کوچ کرتا ہوں۔

اِنَّ التُّجَّارَ یُبعَثُونَ یَومَ القِیَامَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ۔ سوداگر لوگ قیامت کے دن بدکاروں میں اُٹھیں گے مگر وہ سوداگر جو اللہ سے ڈرتا ہو (سوداگری میں جھوٹ نہ بولتا ہو نہ دغا بازی اور فریب کرتا ہو)

اِنَّ اَمَۃً لِاٰلِ رَسُولِ اللّٰہِ فَجَرَت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں کی ایک لونڈی نے حرام کاری کی۔

اِیَّاکُم وَالکِذبَ فَاِنَّہٗ مَعَ الفُجُورِ وَھُمَا فِی النَّارِ۔ جھوٹ بولنے سے بچے رہو وہ اور بدکاری ساتھ ہوتے ہیں۔ دونوں کو دوزخ میں لے جائیں گے۔

اَقسَمَ بِاللّٰہِ اَبُو حَفصٍ عُمَر مَا مَسَّھَا مِن نَقَبٍ وَّلَا دَبَرٍ فَاغفِر لَہٗ اَللّٰھُمَّ اِن کَانَ فَجَرَ۔ (ایک گنوار نے حضرت عمرؓ سے سواری کا اونٹ مانگا اور کہنے لگا میرے اونٹ کا کھر گھس گیا (یا وہ خارشتی ہوگیا) حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی تو جھوٹا ہے اور اس کو اونٹ نہ دیا تب اُس گنوار نے کہا) ابو حفص عمرؓ نے اللہ کی قسم کھائی کہ میرے اونٹ کا نہ تو کھر گھس گیا ہے نہ اس کی پیٹھ لگی ہے یا اللہ اگر اُس نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو اُس کا گناہ بخش دے۔

اِنَّ رَجُلًا اِستَاذَنَہٗ فِی الجِھَادِ

منعه لضعف بدنه فقال له ان اطلقتنی والا فجرتك - ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے اُس کے جسم کی کمزوری کی وجہ سے اُس کو اجازت نہ دی تب وہ کہنے لگا یا تو مجھ کو اجازت دیجئے ورنہ میں آپ کی بات نہ مانوں گا (اور جہاد کے لئے روانہ ہو جاؤں گا)

ونخلع ونترك من یفجرك - اور ہم اُس سے الگ ہیں اُس کو چھوڑ بیٹھے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔

یا لفجر - اے بدکار نابکار۔

استعمل علیهم القوی فیفجر (عراق والے بھی عجیب لوگ ہیں) اگر میں اُن پر زبردست شخص کو حاکم مقرر کرتا ہوں تو وہ بُرے کام کرتا ہے۔

فجرت بنفسك - تونے اپنے آپ کو بدکار بنادیا۔

کنت یوم الفجار انبل علی عمومتی۔ فجار کے دن اپنے چچاؤں کو تیر لالا کر دیتا (تاکہ وہ دشمنوں پر ماریں۔ فجار ایک جنگ کا نام ہے جو قریش اور قیس قبیلے میں ہوئی تھی جاہلیت کے زمانہ میں۔ اُس کو فجار اس لئے کہا کہ یہ جنگ حرام مہینوں میں ہوئی تھی جن میں لڑنا حرام تھا تو گویا بدکاری اور گنہگاری کی جنگ تھی)

مثل الفاجر یقرأ القرآن - منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ (یہاں فاجر سے منافق مراد ہے کیونکہ اُس کے مقابل مومن کا ذکر ہے)

منها تفجر انهار الجنة - اسی میں سے بہشت کی نہریں پھوٹتی ہیں (ایک روایت میں تنفجر ہے معنے وہی ہیں)

فافجرها - (اگر اس کے بعد اب کوئی لڑائی قریش سے ہونے والی نہیں ہے) تو زخم کو رواں کردے (اُسی میں میری موت کر۔ تاکہ مجھ کو شہادت کا ثواب حاصل ہو)

تفجر یا تنفجر دما - خون بہا رہی ہوگی۔

لا تجعل لفاجر علی یدا ولا منة۔ یا اللہ کسی بدکار کا مجھ کو احسان مند نہ بنا۔

اذا خاصم فجر - جب کسی سے جھگڑا کرے تو لگے اول فول گالی گلوچ بکنے۔

لا تحملوا الفروج علی السروج فتهیجوهن للفجور - دیکھو عورتوں کو زین پر سواری مت کراؤ۔ ایسا کروگے تو اُن کو بدکاری پر اُبھاروگے۔

التاجر فاجر ما لم یتفقه - سوداگر بدکار (گنہگار) ہوگا جب تک شریعت کا علم حاصل نہ کرے (کیونکہ بے علم سوداگر ... ایسے معاملات کر بیٹھے گا جو سودی اور حرام ہیں جھوٹ سے پرہیز نہ کرے گا)

فجع - رنج پہنچانا، دُکھ دینا (جیسے تفجیع ہے)

تفجع - دردناک ہونا۔

انفجاع - بھوک کا غلبہ ہونا۔

فجعة اور فجیعة - مصیبت، درد، دکھ (جمع فجائع ہے جیسے فاجعة اور فواجع ہے)

شم سیفك لا تفجعنا یا خلیفة رسول اللہ - رسول کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو دکھ نہ پہنچائیے (صاحب مجمع البحار نے شیم کے بدلے شمم لکھا ہے جو صریح غلطی ہے)

شیم - کے معنے تلوار کھینچنا اور تلوار نیام

میں کرنا، دونوں معنے آئے ہیں اُس کا امر شِیم ہے۔
فَجْفَاجٌ۔ یا فُجْفُجٌ یا فَجْفَجٌ۔ بکّی۔ بہت باتیں کرنے والا، بڑ مارنے والا۔

اِنَّ ھٰذَا الْفَجْفَاجَ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ یہ بڑ بڑیا نہیں جانتا اللہ کہاں ہے (ایک روایت میں بَجْبَاجٌ ہے اُس کے بھی معنے ایسے ہی ہیں یا وہی ہیں)

فَجْوٌ۔ کھولنا، کشادہ کرنا۔

فَجًا۔ دونوں رانوں یا گھٹنوں یا پنڈلیوں کے درمیان کُشادگی۔

تَفَاجِیْ۔ کشادگی ہونا۔

اِنْفِجَاءٌ۔ کھُل جانا۔

کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج میں اونٹ کو پویہ چلاتے (آہستہ دُلکی) جب راستہ میں کشادگی پاتے تو دوڑاتے۔

فَجْوَاءٌ۔ کشادہ زمین۔

وَھُمْ فِیْ فَجْوَۃٍ مِنْہُ۔ وہ دھوپ سے سایہ میں ہیں۔

لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ وَبَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَجْوَۃٌ۔ کوئی تم میں سے اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اپنے اور سُترے کے درمیان کشادہ جگہ چھوڑ دے (بلکہ سُترے سے نزدیک رہے تاکہ کوئی سامنے سے نہ گزرنے پائے)

باب الفاء مع الحاء

فَحْجٌ۔ تکبر کرنا، غرور کرنا، قدموں کے سرے چلنے میں نزدیک اور ایڑیوں کو دور رکھنا۔

تَفَحُّجٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اِفْحَاجٌ۔ خاموش ہو جانا، بند ہو جانا، پیچھے سرکنا، مڑ جانا، جانور کے دونوں پاؤں کھولنا دودھ دوہنے کے لئے۔

تَفْحِیْجٌ۔ دونوں پاؤں میں کشادگی کرنا۔

اَفْحَجُ۔ وہ شخص یا جانور جس کے پاؤں کے سرے تو نزدیک ہوں مگر دونوں ایڑیوں میں فاصلہ ہو یا دونوں پنڈلیوں میں معمول سے زیادہ فاصلہ ہو۔

اِنَّہٗ بَالَ قَائِمًا تَفَحَّجَ رِجْلَیْہِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا تو دونوں پاؤں کو ایک دوسرے سے دُور رکھا (نہایہ میں ہے کہ
فَحَجٌ۔ دونوں رانوں میں معمول سے زیادہ فاصلہ ہونا)

اِنَّہٗ اَعْوَرُ اَفْحَجُ۔ دجال کانا ہوگا۔ دونوں پاؤں میں اُس کے معمول سے زیادہ کشادگی ہوگی۔

کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدُ اَفْحَجُ یَقْلَعُھَا حَجَرًا حَجَرًا۔ جیسے میں اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (کمبخت) کالا دونوں پاؤں میں اُس کے معمول سے زیادہ فاصلہ ہوگا (چھوٹی چھوٹی پنڈلیاں) وہ کعبہ کو ایک ایک پتھر کرکے کھوڑ ڈالے گا۔

مَنْ اُوْقِظَ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ قَامَ وَاِلَّا فَحَّجَ الشَّیْطَانُ فَبَالَ فِیْ اُذُنِہٖ۔ جو شخص صبح کی نماز کے لئے ایک بار یا دو بار جگایا جائے پھر اگر وہ اُٹھ کھڑا ہو تو بہتر ہے ورنہ شیطان پاؤں کھول کر اس کے کان میں پیشاب کر دے گا۔

فُحْشٌ۔ بد ہونا، بُرا ہونا، بہت ہونا۔

اِفْحَاشٌ۔ فحش بکنا، فحش کرنا، فحش کی تہمت لگانا، بخیلی کرنا۔

غَبْنٌ فَاحِشٌ ۔ قیمت میں حد سے زیادہ زیادتی مثلاً ایک روپیہ کا مال دس روپیہ کو۔

رَجُلٌ فَاحِشٌ ۔ فحش گو مرد۔

فَاحِشَۃٌ ۔ گناہ، بدکاری، چھنال، زانیہ عورت۔ (اس کی جمع فَوَاحِشُ ہے)

فَحْشَاءُ ۔ بری، بے شرمی کی بات، زکوٰۃ میں بخیلی۔

فَحَّاشٌ ۔ بڑا فحش گو، یا فحش کام کرنے والا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ ۔ اللہ تعالیٰ فحش بات کہنے والے یا فحش کام کرنے والے سے دشمنی رکھتا ہے جو عمداً فحش بکتا ہے یا فحش کام کرتا ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ فحش اور فاحشہ ہر بری بے شرمی کی بات یا کام کو کہتے ہیں اسی طرح ہر سخت برے گناہ کو اور کبھی فاحشہ زنا کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ہر ایک بری اور قبیح خصلت میں قول ہو یا فعل۔ کرمانی نے کہا حدیث میں فاحش سے مراد وہ شخص ہے جو خلقۃً فحش گو ہو اور متفحش وہ جو خواہ مخواہ فحش گو بنے مثلاً مسخرہ بھانڈ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے کہ اکثر فحش جماع کے متعلق الفاظ میں ہوتا ہے۔ مثلاً گالی گلوچ وغیرہ) جیسے ہندوستان کے شہدے لچے ماں باپ کی گالیاں دیا کرتے ہیں یا زانی اور بدکار رنڈی باز صریح فحش الفاظ زبان سے نکالتے ہیں اور نیک لوگ ان مطالب کو کنایۃً بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب کو بھی کنایۃً کہتے ہیں مثلاً حاجت کو جاتا ہوں یا استنجے کو یا عرب لوگ اھریق الماء یا اعزك اللہ کہتے ہیں)۔

لَا تَقُوْلِیْ ذٰلِكِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَاحُشَ ۔ ایسی بات منہ سے مت نکال کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کو پسند نہیں کرتا نہ آپس میں ایک دوسرے سے سخت کلامی کو۔ (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض سے اس وقت فرمایا تھا جب حضرت عائشہ رض نے یہودیوں کو ان کے کلام سے بڑھ کر سخت جواب دیا۔ یہاں فحش سے تعدی اور زیادتی مراد ہے نہ کہ گالی گلوچ کیونکہ حضرت عائشہ رض نے گالیاں نہیں دی تھیں)

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فَاحِشًا فَلَا بَاْسَ ۔ اگر کھٹملوں کا خون اتنا بہت نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں (یعنی اگر ذرا سا کپڑے وغیرہ میں لگ جائے تو اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں)

دُوْنَ الْفَاحِشَۃِ ۔ زنا یعنی شرمگاہ میں دخول کرنے سے کم۔

وَ اَتَیْنَا الْفَوَاحِشَ ۔ ہم نے فحش کام کئے (گالی گلوچ، زنا، بدکاری)۔

اَوْ تَبْذُوْ عَلٰی اَھْلِھَا بِفَاحِشَۃٍ ۔ اپنے گھر والوں میں فحش کرے (فعل شنیع یا گالی گلوچ سخت کلامی)

اِنْ کَانَ الْاِلْتِفَاتُ فَاحِشًا فِی الصَّلٰوۃِ ۔ اگر نماز میں بہت حد سے زیادہ ادھر ادھر دیکھے۔

فَحْصٌ ۔ کھودنا، کھوج کرنا، ڈھونڈنا، الٹ دینا کھولنا، جلدی کرنا۔

مُفَاحَصَۃٌ ۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنا۔

اُفْحُوْصٌ اور **مَفْحَصٌ** ۔ سنگ خوار مرغ جو زمین میں کھود کر انڈے دینے کے لئے ایک گڑھا بناتا ہے (ان کی جمع اَفَاحِیْص اور مَفَاحِیْص ہے)

فُحِصَتِ الْاَرْضُ اَفَاحِیْصَ ۔ زمین میں افاحیص کھودے گئے (یعنی گڑھے)

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَّلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے

مسجد بنائے اگرچہ اتنی چھوٹی ہو جیسے مُرغ سنگ خوار کا گڑھا جو انڈے دینے کے لئے کرتا ہے (حالانکہ اتنی چھوٹی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ یہ تمثیل کے طور پر ہے یا یہ مطلب ہے کہ کئی آدمی اُس مسجد کے بنانے میں شریک ہوں اور ہر ایک کا حصّہ اتنا مختصر ہو یا مسجد کی عمارت میں اتنی ذرا سی افزائش کرے)

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ لِلشَّيْطٰنِ فِيْ رُءُوْسِهِمْ مَفَاحِصُ فَافْلِقُوْهَا بِالسُّيُوْفِ. تم کچھ لوگوں کو پاؤگے جن کے سروں میں شیطان نے کھڈیاں بنائی ہیں (یعنی بیچ میں سے کچھ سر منڈا ہوا ہے اور ادھر اُدھر بال ہیں) تو اُن کے سروں کو تلواروں سے چیر ڈالو۔ (نہایہ میں ہے کہ شیطان نے اُن کے سر میں مفاحص یعنی گڑھے بنائے ہیں جیسے مرغ سنگ خوار زمین میں گڑھا بناتا ہے اُس کا یہ مطلب ہے کہ شیطان نے اُن کے سروں کو اپنا ٹھکانا اور مستقر قرار دیا ہے اور یہ ایک لطیف استعارہ ہے جیسے کہتے ہیں **فَرَّخَ الشَّيْطٰنُ فِيْ رَأْسِهٖ وَعَشَّشَ فِيْ قَلْبِهٖ** یعنی شیطان نے اُس کے سر میں بچے دیئے ہیں اور اُس کے دل میں جھونجھ (آشیانہ) لگایا ہے جب کوئی شخص بالکل گمراہی اور شرارت میں مست ہو جاتا ہے کسی کی نصیحت نہیں سُنتا)

سَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوْا عَنْ اَوْسَاطِ رُءُوْسِهِمُ الشَّعْرَ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوْا عَنْهُ بِالسَّيْفِ (ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا) تم ایسے لوگوں کو پاؤگے جو اپنی چندیا کے بال نکال ڈالتے ہیں (اِدھر اُدھر بال رکھتے ہیں) تو جتنا سر اُن کا کھلا ہے (اُس پر بال نہیں ہیں) اُس پر تلوار کی مار لگاؤ۔

اِنَّ الدَّجَاجَةَ لَتَفْحَصُ فِي الرَّمَادِ. مُرغی راکھ میں گڑھا کرتی ہے اُس میں لوٹتی ہے۔

وَلَا سَمِعْتُ لَهٗ فَحْصًا. میں نے اُس کے چلنے کی آواز نہیں سُنی (اُس کی آہٹ نہیں پائی)

اِنَّ اللّٰهَ بَارَكَ فِي الشَّامِ وَخَصَّ بِالتَّقْدِيْسِ مِنْ فَحْصِ الْاُرْدُنِّ اِلٰى رَفَحَ الْاُرْدُنِّ. اللہ تعالیٰ نے شام کے ملک میں برکت رکھی ہے اور اُس مقام کو خاص کر کے مقدّس اور پاکیزہ کیا ہے جو اُردن (نہر کا نام ہے) کے پھیلاؤ سے رفح تک ہے (رفح ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)

فَاَنْطَلِقُ حَتّٰى اٰتِيَ الْفَحْصَ. میں چلوں گا یہاں تک کہ عرش کے سامنے جا پہنچوں گا۔

فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ حَتّٰى اَتَى الثَّلَجَ يَا اَتَاهُ الثَّلَجُ. حضرت عمر رضؓ نے اُس کا کھوج لگایا یہاں تک کہ اُن کو یقین ہو گیا (دل کو طمانیت اور ٹھنڈک ہوئی)

فَحْلٌ۔ نر کا اختیار کرنا، نر جانور۔

اِفْحَالٌ۔ نر جانور مانگے پر دینا۔

تَفَحُّلٌ۔ نر بننا، نر کی طرح لباس اور کھانا سخت کرنا۔

اِفْتِحَالٌ۔ نر جانور چُننا۔

اِسْتِفْحَالٌ۔ بڑا ہونا، (کسی کام کا) نر طاقت دار ڈھونڈھنا تاکہ بچے عمدہ پیدا ہوں (جیسے ہند کی ایک قوم کا طریقہ تھا جب کسی مرد کو جسیم یا طاقت وار پاتے تو اُس کو اپنی عورتوں میں چھوڑ دیتے تاکہ بچے توانا پیدا ہوں اور ہندؤوں میں اب تک یہ طریقہ جاری ہے جس کو "نیوگ" کہتے ہیں)۔

فِحَالَةٌ۔ نر ہونا۔

فُحَّالٌ۔ کھجور کا نر درخت۔ (اس کی جمع فَحَاحِيْلُ ہے)

فَحْلٌ فَحِیْلٌ ۔ عمدہ نر، خوب لگن کرنے والا۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَحْلٌ مِنْ تِلْکَ الْفُحُوْلِ فَاَمَرَ بِہٖ فَکُنِسَ وَرُشَّ فَصَلّٰی عَلَیْہِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان میں تشریف لے گئے گھر کے کونے میں ایک بوریا پڑا تھا آپ نے حکم دیا وہ جھاڑا گیا اور اُس پر پانی چھڑکا گیا پھر آپ نے اُس پر نماز پڑھی (بوریے کو مجازاً فحل کہا چونکہ نر کھجور کے پتّوں سے وہ بنایا گیا تھا)

لَا شُفْعَۃَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلٍ ۔ کنویں اور کھجور کے نر درخت میں شفعہ نہ ہو گا۔ (اس لئے کہ انکی تقسیم ممکن نہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ اگر ایک باغ مشترک ہو پھر کوئی شریک اپنا حصہ مع حقوق کے بیچ ڈالے تو دوسرے شریکوں کو نر درخت میں شفعہ کا حق نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر ایک کنواں مشترک ہو جس میں سے سب شریک اپنے باغ کو پانی دیتے ہوں پھر کوئی شریک اپنے باغ کا حصہ بیچ ڈالے تو دوسرے شریکوں کو کنویں کے حقوق میں شفعہ کا حق نہ ہوگا)

لَبَنُ الْفَحْلِ ۔ نر کا دودھ۔ (اس کی تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب اللام میں آئے گی)

لَا یَخْطُرُ فَحْلَانِ فِیْ شَوْلٍ ۔ دو نر اونٹ ایک مادہ پر دُم نہیں ہلا سکتے۔ بلکہ ایک نر دوسرے نر کو دفع کرے گا، مارے گا۔ (یہ عبد الملک نے کہا جب اُس نے عمرو بن سعید کو قتل کیا)

تَصَاوُلَ الْفَحْلَیْنِ ۔ دو نر اونٹوں کے حملہ کی طرح (ہر ایک دوسرے پر غالب ہونا اُس سے ڈرتے رہنا چاہتا ہے جو وہ کرے یہ بھی کرتا ہے)

خَرَجُوْا بِسُیُوْفِہِمْ یَتَسَامَوْنَ کَاَنَّہُمُ الْفُحُوْلُ ۔ اپنی تلواریں لے کر اتراتے ہوئے فخر کرتے ہوئے نر اونٹوں کی طرح نکلے۔

اِشْتَرِہٖ کَبْشًا فَحِیْلًا ۔ ایک اچھا خوب لگن کرنے والا مینڈھا خرید۔ (یعنی قربانی کرنے کے لئے۔ انہوں نے نر جماع کرنے والے مینڈھے کو خصی سے بہتر سمجھا۔ بعضوں نے کہا فحیل سے یہ مراد ہے کہ نر کی طرح تنومند اور جسیم ہو)

لِمَ یَضْرِبُ اَحَدُکُمْ اِمْرَأَتَہٗ ضَرْبَ الْفَحْلِ ۔ کوئی تم میں سے اپنی بیوی کو ایسا کیوں مارتا ہے جیسے نر اونٹ کو مارتے ہیں (جب وہ ایک کم ذات یا اپنے سے بڑھ کر نجیب اونٹنی پر چڑھنا چاہتا ہے اُس کی نسل روکنے کو)

یَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَۃَ ۔ لوگ مردمی کو (قوّت مجامعت زیادہ ہونے کو) پسند کرتے تھے۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ تَفَحَّلَ لَہٗ اُمَرَاءُ الشَّامِ ۔ جب حضرت عمرؓ شام کے ملک میں تشریف لائے تو وہاں کے امیر لوگ سادہ لباس اور سادہ وضع میں آپ سے ملے (حضرت عمرؓ کے ڈر کے مارے فوق البھڑک لباس اور زیب و زینت نہ کر سکے کیونکہ حضرت عمرؓ کو اس سے نفرت تھی کہ مرد عورتوں کی طرح زیب و آراستگی کریں)

کَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ ۔ جیسے نر اونٹ چبا جاتا ہے۔

کَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ ۔ جیسے نر اونٹ کاٹ لیتا ہے۔

فِحْلٌ ۔ بہ کسرۂ فاء و سکون حاء ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی (اُسی سے ہے **یَوْمُ فِحْلٍ** یعنی فحل کی جنگ کا دن)۔

فَحْلَیْنِ۔ ایک موضع ہے اُحد پہاڑ میں۔

فَحَلْتُ اِبِلِیْ۔ میں نے اپنی اونٹنیوں میں نر کو چھوڑا۔

فَحْمٌ۔ خاموش ہو جانا، لاجواب ہو جانا۔

فُحُوْمٌ۔ کنوئیں کا پانی تھم جانا۔

فَحْمٌ۔ رات کی تاریکی میں پینا۔

فُحَامٌ اور **فُحُوْمٌ** اور **فَحْمٌ**۔ رونا یہاں تک کہ آواز بند ہو جائے۔

اِفْحَامٌ۔ دلیل اور حجت سے خاموش کر دینا، لاجواب کر دینا۔

فُحُوْمَۃٌ۔ کالک۔

فَحْمٌ۔ کوئلہ۔

تَفْحِیْمٌ۔ کالا کرنا، کوئلہ سے کالا کرنا۔

فَحَّامٌ۔ کوئلہ فروش

فَحْمُ الْحَجَرِ۔ زمین کا کوئلہ، پتھر کا کوئلہ (جو ریل اور جہاز میں جلاتے ہیں)

اَکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ حَتّٰی تَذْھَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ۔ اپنے بچوں کو اپنے پاس بٹھائے رکھو یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے (شروع رات میں جو تاریکی چھاتی ہے یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان اُس کو فحمہ کہتے ہیں اور عشاء کی نماز سے صبح تک جو تاریکی ہوتی ہے اُس کو عسعسہ کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ شروع رات کی تاریکی ستاروں وغیرہ کے خوب نکل آنے سے کم ہو جاتی ہے انتہی۔ اُس وقت بچوں کا چھوڑ دینا بُرا نہیں لیکن شروع رات میں جو اُن کو چھوڑنے سے منع فرمایا اُس کی وجہ حدیث میں یہ مذکور ہے کہ اُس وقت شیطان پھیلتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سانپ اُس وقت اپنے بلوں سے نکل کر ہوا کھاتے ہیں تو بچوں کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے)

فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُھَا۔ تھوڑی دیر میں میں نے حضرت زینبؓ کو خاموش کر دیا (وہ لاجواب ہو گئیں)

کَلَّمْتُہٗ حَتّٰی اَفْحَمْتُہٗ۔ میں نے اُس سے گفتگو کی اور خاموش کر دیا۔

رَبِّ اَفْحَمَتْنِیْ ذُنُوْبِیْ۔ پروردگار میرے گناہوں نے تجھ سے کچھ مانگنے کے لئے مُنہ نہیں رکھا (یعنی اس قدر میں گنہگار اور قصوروار ہوں کہ دعا کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ اور زبان یاری نہیں دیتی)

فَحْوٌ۔ ایک طرف جانا (جیسے تَفْحِیَۃٌ ہے)

فَحَّی الْقِدْرَ۔ دیگ میں گرم مصالحے ڈالے (جیسے مرچ زیرہ پیاز وغیرہ)

فَحًا اور **فَحًی**۔ گرم مصالح، دھنیا، مرچ وغیرہ

فَحْوَی الْکَلَامِ۔ کلام کا مقصود مضمون جدھر وہ جاتا ہے۔

مَنْ اَکَلَ مِنْ فَحَا اَرْضِنَا لَمْ یَضُرَّہٗ مَاؤُھَا۔ جو شخص ہمارے ملک کے توابل (یعنی مصالح جیسے دھنیا مرچ، زیرہ وغیرہ) کھائے اُس کو پانی کچھ ضرر نہ کرے گا۔ بعضوں نے کہا فحا سے مراد پیاز ہے (درحقیقت پیاز پانی اور ہوا کے سمّی مادّے کو دفع کرتی ہے اور وباء اور طاعون کے زمانہ میں پیاز اور سرکہ کا استعمال بہت مفید ہے)

کُلُوْا مِنْ فَحَا اَرْضِنَا فَقَلَّ مَا اَکَلَ قَوْمٌ مِنْ فَحَا اَرْضٍ فَضَرَّھُمْ مَاؤُھَا۔ (معاویہ نے لوگوں سے کہا) تم ہمارے ملک کے توابل کھاؤ جو لوگ کسی ملک کے توابل کھاتے ہیں اُن کو وہاں کا پانی کم نقصان پہنچاتا ہے (توابل یعنی مصالحہ جات

باب الفاء مع الخاء

فَخٌّ ۔ سوتے میں خرّاٹے لینا، مہکنا، پھنکار مارنا، لٹک جانا، ڈھیلا ہو جانا۔ (جیسے فَخِیْخٌ ہے)

فَخٌّ ۔ جال کو بھی کہتے ہیں جس سے شکار کرتے ہیں (اُس کی جمع فِخَاخٌ اور فُخُوْخٌ ہے)

اِنَّہٗ نَامَ حَتّٰی سُمِعَ فَخِیْخُہٗ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوگئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سُنی گئی۔

اَفْلَحَ مَنْ کَانَ لَہٗ مِزَخَّۃٌ یُزُخُّہَا ثُمَّ یَنَامُ الْفَخَّۃَ ۔ کامیاب ہوا وہ شخص جس کی ایک بیوی ہو وہ اُس سے صحبت کرے پھر سو کر خراٹے لگائے (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً
بِفَخٍّ وَّحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَّجَلِیْلٌ

کاش میں ایک رات فخ میں بسر کرتا۔ (جو ایک مقام کا نام ہے مکّہ میں یا ایک وادی ہے جس میں عبداللہ بن عمرو دفن کئے گئے اور ایک مقطعہ کا بھی نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُظَیم بن حارث محاربی کو دیا تھا) اور میرے گرد اذخر اور جلیل کی بوٹیاں ہوتیں۔

تُجَرَّدُ الصِّبْیَانُ مِنْ فَخٍّ ۔ بچے فخ میں سے ننگے کئے جائیں (اُن کو احرام باندھا جائے)

یَوْمُ فَخٍّ ۔ فخ کا دن (جس دن امام حسین بن علی بن حسنؓ جو امام موسیٰ کاظمؒ کے چچازاد بھائی تھے اور انھوں نے لوگوں کو اپنی امامت کی طرف بلایا فخ میں مارے گئے۔ امام موسیٰ کاظمؒ نے اُن سے فرما دیا تھا کہ اے میرے چچا کے بیٹے تم قتل کئے جاؤ گے آخر وہی ہوا)

فَخْذٌ ۔ ران پر مارنا۔

تَفْخِیْذٌ ۔ کدھیڑنا، جُدا جُدا کر دینا، ایک ایک فخذ کا نام لے کر بلانا۔

مُفَاخَذَۃٌ ۔ کدھیڑنا، جُدا جدا کرنا۔

تَفَخُّذٌ ۔ پیچھے ہٹنا۔

فَخَذَھَا اور تَفَخَّذَھَا اور فَاخَذَھَا ۔ عورت کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا۔

فَخِذٌ اور فَخْذٌ اور فِخْذٌ ۔ ران (یعنی گھٹنے اور سرین کا درمیانی حصہ اُس کی جمع اَفْخَاذٌ ہے)

فَخِذٌ ۔ قبیلے سے نیچے قریب کے عزیز و اقرباء

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ بَاتَ یُفَخِّذُ عَشِیْرَتَہٗ

جب یہ آیت اُتری کہ اپنے نزدیک کے کُنبے والوں کو ڈرا تو آپ ایک ایک فخذ کا نام لے لے کر اُن کو پکارنے لگے۔ (نہایہ میں ہے کہ نسب کا انتہائی بالائی حصّہ شعب ہے پھر قبیلہ پھر فصیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ۔ غرض فخذ سب سے قریبی رشتہ داروں کو کہیں گے)

اَلْفَخِذُ عَوْرَۃٌ ۔ ران ستر ہے (اُس کو چھپانا چاہئے)

غَطِّ فَخِذَیْکَ فَاِنَّ الْفَخِذَیْنِ عَوْرَۃٌ

رانوں کو چھپا کیونکہ رانیں ستر ہیں۔

لَا تُبْرِزْ فَخِذَکَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَّلَا مَیِّتٍ ۔ اپنی ران مت کھول اور زندہ یا مُردہ کسی کی ران مت دیکھ۔

وَفَخِذِیْ تَمَسُّ فَخِذَہٗ ۔ جنگ خیبر میں آپ گھوڑے پر سوار تھے آپ کی رانیں کھلی تھیں میری ران آپ کی ران سے چھو جاتی تھی۔ (معلوم ہوا کہ اگر سواری میں ران کھل جائے تو کوئی قباحت

نہیں ہے)

جَاءَ فَخِذٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ انصار میں سے ایک قبیلہ آیا۔

صَحِیْفَۃٌ مِّثْلُ فَخِذِ الْبَعِیْرِ۔ ایک کتاب اونٹ کی ران کی طرح۔

فَفَخَذْتُ لَهَا۔ میں نے اُس سے جماع کیا۔

فَخْرٌ یا **فَخَرٌ** یا **فَخَارَۃٌ** یا **فِخِّیْرٰی** یا **فِخِّیْرَاءُ** اترانا، اپنے حسب نسب یا مالداری یا علم یا صفات یا اخلاق پر خواہ یہ صفات اُس کی ذات میں ہوں یا اُس کے باپ دادا میں۔

فَخَرَہٗ عَلَیْہِ۔ اُس نے اُس کو اُس پر فضیلت دی

فَاخَرَہٗ فَفَخَرَہٗ ایک نے دوسرے پر فخر کیا پھر وہ اُس پر غالب آیا فخر میں۔

تَفْخِیْرٌ۔ فضیلت دینا۔

مُفَاخَرَۃٌ یا **فِخَارٌ**۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِفْخَارٌ۔ فضیلت دینا فخر میں۔

تَفَخُّرٌ۔ بڑا ہونا، متکبّر ہونا۔

تَفَاخُرٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِفْتِخَارٌ۔ بمعنے فخر ہے۔

اِسْتِفْخَارٌ۔ قابلِ فخر سمجھنا، فخر کے ساتھ خرید کرنا۔

فَاخُوْرٌ۔ ایک قسم کی گھاس ہے خوشبودار۔

فَخَّارَۃٌ۔ مٹی کا گھڑا، یا ٹھیکرا، یا پکائی ہوئی مٹی (اگر پکائی ہوئی نہ ہو تو اُس کو خزف یا صلصال کہیں گے)

فِخِّیْرٌ۔ اور **فَخُوْرٌ**۔ بڑا فخر کرنے والا۔ اترانے والا۔

اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور کچھ فخر کی راہ سے یہ نہیں کہتا (بلکہ جو واقعی امر ہے وہ اللہ کا فضل اور احسان بیان کرنے کے لئے اور اُس کا شکر کرنے کے لئے کہتا ہوں معلوم ہوا اظہارِ نعمت اور فضلِ الٰہی کے لئے کوئی آدمی اپنے مناقب اور فضائل بیان کرسکتا ہے)

لَا اَفْتَخِرُ بِہٖ۔ میں یہ فخر کی راہ سے نہیں کہتا۔

اَلْفَخْرُ فِی الْاَنْسَابِ۔ اپنے نسب (باپ دادا) پر فخر کرنا (یعنی دوسروں کو حقیر جان کر)

اِنَّہٗ خَرَجَ یَتَبَرَّزُ فَاتَّبَعَہٗ عُمَرُ بِاِدَاوَۃٍ وَّ فَخَّارَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے نکلے حضرت عمرؓ پانی کا ڈول اور مٹی کا لوٹا لے کر آپ کے پیچھے ہوئے۔

مَالِابْنِ اٰدَمَ وَالْفَخْرَ۔ بھلا آدم کے بیٹے کو فخر کیا زیب دیتا ہے (اُس کی پیدائش تو ایک قطرۂ ناچیز سے ہے اور نو مہینے تک خونِ حیض گندہ اُس کی خوراک رہی ہے اور مرتے ہی ایک بدبودار مُردار بن جاتا ہے اور جب تک زندہ رہتا ہے اُس کے پیٹ میں پاخانہ موت بھرا رہتا ہے)

خُذْ مِنَ الْمَیْتَۃِ الْوَبَرَ وَاجْعَلْہُ فِیْ فَخَّارَۃٍ۔ مُردار کے بال لے کر ایک مٹی کے گھڑے میں ڈال دے (تاکہ خون وغیرہ جو اُس میں لگا ہو وہ گھڑے میں خشک ہو جائے)

فَخْرٌ۔ اور **فَخَرٌ**۔ تکبّر و غرور۔ (جیسے تفخّر ہے)

فَیْخَرٌ۔ بڑے ذکر والا۔

فَخْمٌ۔ عالی مرتبت، عالی شان۔

فَخَامَۃٌ۔ موٹا ہونا، ضخیم ہونا۔

تَفْخِیْمٌ۔ تعظیم کرنا، بڑا جاننا، حروف کو پُر

پڑھنا۔

مُفَخَّمٌ۔ معظم

کَانَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی نگاہ میں بڑے عالی شان معلوم ہوتے تھے (آپ کا رُعب اور دبدبہ دلوں پر پڑتا تھا گو آپؐ جسامت سب لوگوں سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت تھی جو اُس نے آپؐ کے چہرۂ مبارک پر باوجود حُسن وجمال ظاہری کے رکھی تھی)

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الدَّال

فَدْحٌ۔ گراں کرنا، دشواری میں ڈالنا۔

فَادِحٌ۔ مشکل اور دشوار اور گراں۔

اِفْدَاحٌ۔ گراں کرنا۔

اِسْتِفْدَاحٌ۔ گراں اور سخت پانا۔

وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يَتْرُكُوْا فِي الْاِسْلَامِ مَفْدُوْحًا فِيْ فِدَاءٍ اَوْ عَقْلٍ۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ کسی شخص کو جس پر فدیہ یا دیت کا بوجھ ہو خالی نہ چھوڑیں (اُس کی کمک کریں اس بارِ گراں سے اُس کو ہلکا کریں)

لِكَشْفِكَ الْكَرْبَ الَّذِيْ فَدَحَنَا۔ تم نے اُس سختی کو جس نے ہم کو بوجھل کر دیا تھا دور کیا۔

اِذَا اَتَيْتَ بِاَخِيْكَ الْمَيِّتِ اِلَى الْقَبْرِ فَلَا تَفْدَحْهُ۔ جب تو اپنے بھائی مسلمان کا جنازہ قبر کے پاس لائے تو اُس کو جلدی سے قبر میں مت گھسیڑ دے۔

مَنْ كَانَ لَهٗ اِبْنَةٌ فَهُوَ مَفْدُوْحٌ۔ جس شخص کی ایک بیٹی ہو تو وہ بوجھ میں دبا ہوا ہے۔

فَدِيْدٌ۔ خوب چلّا کر آواز کرنا، یا بکریوں کے دوڑنے کی آواز اور اُن کے چرواہوں کی۔

تَفْدِيْدٌ۔ غرور اور تکبّر سے چلنا۔

فَدَادَة اور **فَدَّادَة**۔ نامرد، بزدل۔

فُدَادَة۔ ایک پرندہ ہے۔

فَدَّادٌ۔ سخت آواز والا اور دو سو اونٹوں سے ہزار اونٹوں تک کا مالک اور متکبّر مغرور اور اونٹ والا۔

اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْقَسْوَةَ فِي الْفَدَّادِيْنَ۔ اکھڑپنا اور سخت دلی اونٹ والوں میں ہے یا کھیت اور مولیشی والوں میں یا گائے بیل والوں میں یا گدھے والوں میں۔

هَلَكَ الْفَدَّادُوْنَ اِلَّا مَنْ اَعْطٰى فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا۔ اونٹ والے تباہ ہوئے۔ مگر جو کوئی سختی اور آسانی دونوں حالوں میں اللہ کا حق ادا کرے (یعنی جب اونٹ موٹے تازے ہوں ارزانی کا زمانہ ہو اُس وقت بھی لوگوں کے ساتھ سلوک کرے اسی طرح جب قحط اور سختی کا وقت ہو۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب کسی کے پاس دو سو اونٹ ہو جاتے تھے تو اُس کو فَدَّاد کہتے۔ ایک روایت میں فَدَادُوْنَ ہے بہ تخفیف دال۔ یہ جمع ہے فَدَانٌ کی یا فَدَّانٌ کی یعنی کھیت کا بیل۔ مطلب یہ ہے کہ کسان اور اونٹ والے مولیشی والے یعنی دیہاتی لوگ اکھڑ اور سخت دل والے ہوتے ہیں)۔

مَا لَكُمَا تَفِدَّانِ فَدِيْدَ الْجَمَلِ۔ (حضرت ابوہریرہؓ نے دو شخصوں کو دیکھا جو نماز کے لئے جلدی جلدی بھاگ رہے تھے تو کہا) تم کو کیا ہوا ہے جو اونٹ کے دوڑنے کی طرح آواز نکال رہے ہو۔

اِنَّ الْاَرْضَ تَقُوْلُ لِلْمَيِّتِ رُبَّمَا

مَشَیْتَ عَلَیَّ فَدَّادًا۔ (جب آدمی زمین میں گاڑا جائے گا تو زمین اُس سے کہے گی) کبھی تو میری پیٹھ پر اکڑتا ہوا، اتراتا ہوا چلا کرتا تھا، یا بڑی بڑی آرزوئیں کرتا ہوا گھمنڈ کے ساتھ (اور اب اس طرح مسکین بنا ہے)۔

فَدَرٌ۔ یا فُدُوْرٌ۔ جماع سے سست ہو جانا، پکا ہوا گوشت ٹھنڈا ہو جانا۔

فَدَّرَ اور اَفْدَرَ بمعنے فَدَرَ ہے۔

حِجَارَۃٌ تُفْدَرُ۔ جو پتھر توڑا جاتا ہے بڑا ہو یا چھوٹا۔

فَادِرٌ۔ جو نر جماع میں سست ہو گیا ہو یا جنگلی بوڑھی بکری یا جوان پوری عمر کی۔ (اُس کی جمع فَوَادِرُ ہے اور فُدْرٌ اور فُدُوْرٌ اور مَفْدَرَۃٌ) اور اونٹنی جو دوسرے اونٹوں سے الگ ہو کر اکیلی رہ گئی ہو۔

فَدِرٌ۔ احمق۔

فِدْرَۃٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

فُدُرٌ۔ موٹا لڑکا، یا جوانی کے قریب لڑکا۔

اُھْدِیَتْ لِیْ فِدْرَۃٌ مِّنْ لَّحْمٍ۔ مجھ کو گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا (اُس کی جمع فِدَرٌ ہے)۔

نَکُنَّا نَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ کَالثَّوْرِ۔ ہم اُس میں سے بیل برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے (ایک روایت میں کَقَدْرِ الثَّوْرِ ہے یعنی بیل برابر)۔

فِی الْفَادِرِ الْعَظِیْمِ مِنَ الْاَرْوٰی بَقَرَۃٌ۔ بڑی جنگلی بوڑھی بکری کا فدیہ ایک گائے دینا ہو گی۔

اُھْدِیَتْ لَهٗ فِدْرَۃٌ مِّنْ لَحْمٍ۔ آپ کے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا۔

اِنَّ عُمَرَ کَانَ یَصُوْمُ الدَّھْرَ زَمَانَ قَحْطِ الرَّمَادَۃِ وَیُفْطِرُ بِخُبْزٍ ثُرِّدَ بِزَیْتٍ فَنَحَرَ جَزُوْرًا مَرَّۃً وَّاَطْعَمَهَا النَّاسَ وَغَرَفُوْا لَهٗ فِدَرًا مِّنْ سَنَامٍ وَّکَبِدٍ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ بِئْسَ الْوَالِیْ اَنَا اَکَلْتُ طَیِّبَهَا وَاَطْعَمْتُ النَّاسَ کَرَادِیْسَهَا اِعْمِلُوْا اِلٰی اَھْلِ بَیْتٍ بِثَمْغٍ۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب رمادہ کا قحط پڑا (اُس کو عام الرمادہ اس لئے کہتے ہیں کہ اُس سال لوگوں کے رنگ خشک سالی اور فاقہ کشی سے راکھ کی طرح ہو گئے تھے) تو آپ ہر روز روزہ رکھتے اور شام کو اُس روٹی پر افطار کرتے جو زیتون کے تیل میں چوری جاتی (بس یہی سالن تھا) ایک بار ایسا ہوا آپ نے ایک اونٹ کاٹا (نحر کیا) اور لوگوں کو اس کا گوشت کھلا دیا اُنہوں نے کچھ ٹکڑے کوہان اور کلیجہ کے (جن کا گوشت بہت مزیدار ہوتا ہے) حضرت عمرؓ کے لئے رکھ لئے (اور شام کو آپ کے سامنے لائے) آپ نے فرمایا واہ واہ میں بُرا حاکم ہوں اگر عمدہ عمدہ گوشت میں کھا جاؤں اور دوسرے لوگوں کو ہڈیاں اور جوڑ کھلاؤں۔ جاؤ یہ گوشت ثمغ میں کچھ گھر بار والے ہیں اُن کے پاس لے جاؤ۔

فَدَعٌ۔ ہاتھ پاؤں کا کج ہونا، یا پاؤں کی پشت پر چلنا، یا چلتے میں تلوہ زمین سے اُٹھا رہنا اتنا کہ اگر اُس کے نیچے چڑیا آ جائے تو اُس کو صدمہ نہ پہنچے۔

تَفْدِیْعٌ۔ افدع کرنا۔

اَفْدَعُ۔ وہ شخص جس کو فدع ہو۔

اِنَّهٗ مَضٰی اِلٰی خَیْبَرَ فَفَدَعَهٗ اَھْلُهَا۔ عبداللہ بن عمرؓ خیبر کی طرف گئے خیبر والوں نے اُن کے پاؤں اور ہاتھ کج کر دیئے (اُن کو موڑ ڈالا)

کَاَنِّیْ بِهٖ اُفَیْدِعُ اُصَیْلِعُ۔ گویا میں

(اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو کم بخت کعبہ گرائے گا) ہاتھ پاؤں کے جوڑ ٹیڑھے اور کج، سر کے سامنے بال ندارد۔ مجمع البحار میں ہے کہ اَفْدَع وہ شخص جو پاؤں کی پُشت پر چلتا ہو)

فَدْغٌ۔ پھوڑ ڈالنا، توڑ ڈالنا، جوف دار چیز کا، گھی کھانے کے اوپر کرنا۔

فَدَعٌ۔ پاؤں کی کجی۔

اِنْفِدَاعٌ۔ خشک ہوکر نرم ہو جانا۔

اِنَّهٗ دَعَا عَلٰی عُتَیْبَةَ بْنِ اَبِیْ لَهَبٍ فَضَغَمَهُ الْاَسَدُ ضَغْمَةً فَدَغَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتیبہ بن ابی لہب پر بددعا کی۔ آخر شیر نے اُس کو کاٹا توڑ پھوڑ ڈالا۔ (اُس کا سر چبا ڈالا۔ کھوپری پھوڑ دی)

اِذًا تَنْفَدِغُ قُرَیْشُ الرَّاْسَ۔ تب تو قریش کے لوگ سر توڑ ڈالیں گے۔

اِنْ لَّمْ یَفْدَغِ الْحُلْقُوْمَ فَکُلْ۔ اگر حلق کو توڑے نہیں (یعنی پتھر بلکہ کاٹ ڈالے) تو اُس جانور کو کھا (کیونکہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کی طرح ہے اگر پتھر حلق کو پھوڑ ڈالے کاٹے نہیں تب وہ موقوذہ کی طرح حرام ہے)

سُئِلَ عَنِ الذَّبِیْحَةِ بِالْعُوْدِ فَقَالَ کُلْ مَا لَمْ یَفْدَغْ۔ ابن سیرینؒ سے پوچھا گیا اگر لکڑی سے جانور ذبح کیا جائے۔ انہوں نے کہا جو چیز بوجھ ڈال کر نہ توڑے (بلکہ دھار سے کاٹے) تو اُس کے ذبیحہ کو کھا اور جو بوجھ ڈال کر جانور کی جان لے اُس کو مت کھا۔

اِذَا وَطِئَ بَیْضَ النَّعَامِ وَفَدَغَهَا۔ اگر شتر مرغ کا انڈا روند کر پھوڑ ڈالے۔

فَدْفَدَةٌ۔ دوڑنا، درندے یا دشمن سے بھاگ کر۔

فَدْفَدٌ۔ بے آب و دانہ میدان یا سخت اور غلیظ جگہ یا ٹیلہ (نہایہ میں ہے کہ فَدْفَد وہ مقام جس میں غلظت اور بلندی ہو)

فَلَجَؤُوْا اِلٰی فَدْفَدٍ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ۔ انہوں نے ایک بلند جگہ (ٹبے) پر پناہ لی لیکن کافروں نے اُن کو گھیر لیا۔ (کرمانی نے کہا فَدْفَد ٹیلہ (ٹبہ) یا غلیظ زمین کا حصہ یا کنکریلی اونچی یا مسطح زمین)

کَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ فَمَرَّ بِفَدْفَدٍ اَوْ نَشَزٍ فَکَبَّرَ ثَلٰثًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے پھر کسی اُونچی زمین یا ٹیلے پر گزرتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے۔

وَارْمُقْ فَدْفَدَهَا۔ میں اُس کے بلند حصہ کو تاک رہا تھا۔

عَدَلْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ فَاَخَذْتُ بِهٖ فِیْ طَرِیْقٍ لَّهَا فَدَافِدُ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے سے موڑ کر ایک ایسی راہ میں لے گیا جہاں ٹیلے تھے فَدَافِد جمع ہے فَدْفَد کی۔

فَدْمٌ۔ ڈھانپ لینا، مُنہ بندھن رکھنا۔ (جیسے تَفْدِیْمٌ اور اِفْدَامٌ ہے)

فِدَامٌ۔ وہ چیتھڑا جو صراحی یا چھاگل کے مُنہ پر پانی چھاننے کے لئے باندھا جاتا ہے۔ اور عجم کے لوگ پانی پیتے وقت جو کپڑا مُنہ پر باندھ لیتے ہیں اُس کو فدام کہتے ہیں۔

اِنَّکُمْ مَدْعُوُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُفَدَّمَةً اَفْوَاهُکُمْ بِالْفِدَامِ۔ تم قیامت کے دن بلائے جاؤ گے ایسے حال میں کہ تمہارے مُنہ فدام سے بند ہونگے (مطلب یہ ہے کہ مُنہ سے کچھ بات چیت

نہ کر سکو گے اور ہاتھ پاؤں تمہارے اعمال پر گواہی دیں گے)

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِمِ الْفِدَامُ۔ قیامت کے دن لوگ منہ بندھے ہوئے حشر کئے جائیں گے (مونہوں پر ایک منہ بندھن الیا چڑھا ہو گا جس کی وجہ سے بات نہ کر سکیں گے)

اَلْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِیْهِ۔ تحمل اور بردباری احمق کا منہ بندھن ہے (جب کوئی شخص تحمل اختیار کرے اور احمق بے وقوف کی باتوں کا جواب نہ دے تو آخر وہ خود ہی بک بک کر خاموش ہو جائے گا اُس کا منہ بند ہو جائے گا) (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الثَّوْبِ الْمُفْدَمِ۔ ڈہڈہاتے سُرخ کپڑا پہننے سے منع فرمایا (یعنی جو بہت سُرخ ہو اُس کو مفدم اس لئے کہا کہ وہ شدّتِ سُرخی کی وجہ سے دوسرا رنگ چڑھنے سے روک دیا گیا ہے)

نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفْدَمِ۔ کسم میں رنگا ہوا خوب سُرخ کپڑا پہننے سے آپؐ نے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ کَرِهَ الْمُفْدَمَ لِلْمُحْرِمِ وَ لَمْ یَرَ بِالْمُضَرَّجِ بَأْسًا۔ عروہ رضؓ نے خوب ڈہڈہاتا سُرخ کپڑا احرام والے کو پہننا مکروہ رکھا لیکن اگر ہلکا سُرخ (یا گلابی رنگ) ہو تو قباحت نہیں (مُضَرَّج جس کی سرخی مفدم سے کم ہو اور مُوَرَّدْ جو بالکل ہلکا سرخ ہو گلاب کی طرح)

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ لِلنَّصَارٰی بِذُلٍّ مُّفْدَمٍ۔ اللہ تعالیٰ نے نصرانیوں کو سخت ذلّت دی۔ (مسلمان اُن پر غالب ہو گئے)

فَدَنٌ۔ سُرخ رنگ اور عالیشان محل۔

فَدَ نْکَسْ۔ شیر

تَفْدِیْنٌ۔ موٹا کرنا، لمبا کرنا۔

فَادِنٌ۔ امام، معماروں کا وہ آلہ جس سے دیوار یا عمارت کا سیدھا پن ناپتے ہیں۔

فَدَانٌ اور **فَدَّانٌ**۔ کھیتی کا بیل (اُس کی جمع فَدَادِیْنُ ہے)

فِدًی۔ یا **فَدًی** یا **فِدَاءٌ**۔ کچھ مال دے کر چھڑا لینا۔ صدقہ اور قربان ہونا

تَفْدِیَةٌ۔ کسی سے یوں کہنا کہ میں تجھ پر صدقے

مُفَادَاةٌ اور **فِدَاءٌ**۔ چھوڑ دینا، فدیہ لینا بعضوں نے کہا مُفَادَاةٌ ایک شخص کو دے کر اُس کے بدلے دوسرے شخص کو لینا اور فِدَاءٌ فدیہ دے کر چھڑانا۔

اِفْدَاءٌ۔ فدیہ قبول کرنا۔

تَفَادِیْ۔ باہم فدیہ دینا۔

اِفْتِدَاءٌ بمعنے **فِدَاءٌ** ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ فِدَاءٌ اور فَدًی قیدی کو چھڑانا، اور مُفَادَاةٌ فدیہ دینا اور تَفْدِیَةٌ یوں کہنا جُعِلْتُ فِدَاكَ)

فَطَالَ عَلَیْنَا الْعُزُوْبَةُ وَرَغِبْنَا فِی الْفِدَاءِ۔ ہم بہت دنوں تک مجرّد رہے اور ہم نے فدیہ لینے میں رغبت کی (مطلب یہ ہے کہ بوجہ مجرّدی کے جماع کی تو ہم کو خواہش ہوئی لیکن اُس کے ساتھ ہی یہ بھی چاہتے تھے کہ قیدی لونڈیوں کو حمل نہ رہے ورنہ جب وہ اُمّ ولد ہو جائیں گی تو اُن کو بیچ کر کوڑے نہ کر سکیں گے)۔

فَاغْفِرْ فِدًی لَّكَ مَا اقْتَفَیْنَا۔ یا اللہ تیرے صدقے ہمارے اُن گناہوں کو بخش دے جن کا ہم نے ارتکاب کیا ہے (اللہ کے صدقے ہونا یہ مجاز ہے بمعنے تعظیم اور تکریم کے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا کہ حقیقۃً صدقہ ہونے

کے معنی بن سکیں)

جَعَلَنَا اللّٰہُ فِدَاءَكَ۔ اللہ ہم کو آپؐ پر قربان کرے (آپ پر سے تصدق ہوں)

فِدًی لَكُنَّ اَبِیْ وَاُمِّیْ۔ تم پر سے میرے ماں باپ تصدق ہوں (یہ حضرت بلال رضؓ نے خیرات کرنے والی عورتوں سے کہا تھا)

مَا رَاَيْتُهٗ يُفَدِّیْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کے سوا اور کسی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہیں دیکھا کہ ماں باپ تجھ پر صدقے (یہ کلمہ آپؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے اُحد کے دن فرمایا تھا جب وہ کافروں کو تیر مار مار کر گرا رہے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے لئے بھی ایسا ہی فرمایا شاید حضرت علی رضؓ نے اُس کو نہ سُنا ہوگا۔ مجمع البحار میں ہے کہ اس تفدیہ کے معنے دُعاء تھے۔ بعضوں نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کفر پر مرے تھے لہٰذا آپؐ نے اُن کو سعدؓ پر سے تصدق کیا جو مومن تھے)

اِنَّ الْفِدَاءَ كَانَ اَرْبَعِيْنَ اَوْقِيَةً اَلْاَوْقِيَةُ اَرْبَعُوْنَ مِثْقَالًا اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّ فِدَاءَهٗ كَانَ مِائَةَ اَوْقِيَةٍ۔ وہ فدیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں پر مقرر کیا تھا ہر شخص کی طرف سے چالیس[۴۰] اوقیہ چاندی تھی ہر اوقیہ چالیس[۴۰] مثقال کا (بعضوں نے کہا چار ہزار درہم بعضوں نے کہا ہزار درہم بعضوں نے کہا بیس[۲۰] اوقیہ چاندی۔ ابن سیرین نے کہا سو اوقیہ) مگر حضرت عباسؓ کا فدیہ سو اوقیہ تھا۔

باب الفاء مع الذال

فَذٌّ۔ اکیلا ہونا، زور سے ہانک دینا۔

اِفْذَاذٌ۔ ایک ہی بچہ جننا، اگر اُس کی عادت ایسی ہی ہو تو اُس کو مِفْذَاذٌ کہیں گے۔

تَفَذُّذٌ اور **اِسْتِفْذَاذٌ۔** خود رائی، استقلال۔

فَذَاذِیْ یا فُذَاذٰی۔ متفرق، الگ الگ۔

فَاذٌّ۔ اکیلا مرد۔

فَاذَّةٌ۔ اکیلی عورت۔

هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ۔ یہ آیت جو اکیلی بے نظیر اور بہت سی عبادتوں کو جامع ہے (ہر نیک اور بد کام کو شامل ہے یعنی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ اور وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط اس میں گدھوں کے ساتھ بھی اچھا اور بُرا سلوک کرنا آگیا اور یہ بھی اُس سے نکل سکتا ہے کہ گدھوں کی بھی جو زکوٰۃ دے گا اس کو اجر حاصل ہوگا۔ اکیلی اور بے نظیر سے یہ مطلب ہے کہ یہ آیت ایسی جامع اور حاوی ہے کہ دوسری کوئی آیت اس کے جوڑ کی نہیں ہے)

فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ۔ جماعت سے نماز پڑھنے کی نفضیلت اکیلے پڑھنے پر۔ (ایک روایت میں پچیس[۲۵] درجہ دوسری میں ستائیس[۲۷] درجہ زیادہ ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ ایک مقتدی کے ساتھ نماز بہتر ہے اور دو کے ساتھ اس سے بھی بہتر ہے اور جتنی جماعت زیادہ ہو اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ فضیلت مسجد میں جماعت کی ہے یا مطلق جماعت کی اگرچہ گھر ہی میں ہو اور عمرو بن عاصؓ نے کہا ہے کہ یہ فضیلت اُس نماز کی ہے جو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی جائے)۔

يَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ۔ اکیلے شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے۔

صَلَّی النَّاسُ اَفْذَاذًا - لوگوں نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ لی -

اِنَّهٗ كَانَ لَا يَدَعُ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا فَعَلَ - قزمان جنگ میں کسی کو نہ چھوڑتا جو اُس کے مقابل ہوتا اُس کو قتل کر ڈالتا - (محیط میں ہے کہ جوئے کے پانسے دس ہیں - فذّ اور توأم اور رقیب اور حلس اور منافس اور مسبل اور معلّی اور شفع اور منیح اور وغد)

فَذْلَكَةٌ - خلاصہ اور نتیجہ، حساب کی اخیر میزان -

باب الفاء مع الرّاء

فَرَاءٌ - گورخر -

اَمْرٌ فَرِيٌّ - بنائی ہوئی بات، بٹی ہوئی -

قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ كُلُّ الصَّيْدِ فِيْ جَوْفِ الْفَرَاءِ - سارے شکاری جانور گورخر کے پیٹ میں سما گئے ہیں (یعنی گورخر بہت بڑا جانور ہے جب اُسی کا شکار کر لیا تو گویا تمام جانوروں کو مار لیا - یہ ایک مثل ہے عربی زبان کی جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب آدمی کو کئی ضرورتیں ہوں لیکن ایک سب میں بڑی ہو وہ پوری ہو جائے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ابوسفیان سے فرمایا اُس کو اسلام کی طرف رغبت دلائی یعنی جب تو مسلمان ہو گیا تو مکّہ کے تمام کافر گویا مسلمان ہو گئے کیونکہ تو اُن کا سب کا سردار اور بڑا ہے بعضوں نے کہا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے آئے آپؐ نے ابوسفیان کو سب کے بعد بُلایا اور یہ فقرہ ارشاد فرمایا - مطلب یہ ہے کہ جب تجھ کو میں نے دیر میں بُلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بُلانے کی کوئی شکایت نہ رہے گی -)

سُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ - پنیر اور گورخروں کی بابت سوال ہوا (کہ اُن کا کھانا درست ہے یا نہیں) فِرَاءٌ اور اَفْرَاءٌ جمع ہے فَرَاءٌ کی بمعنے گورخر - بعضوں نے کہا یہ جمع ہے فَرْوَةٌ کی بمعنی پوستین یعنی اُس کا پہننا درست ہے یا نہیں - اور ترمذی نے جو باب مقرر کیا ہے باب لبس الفراء اُس سے یہی معنی ٹھیک معلوم ہوتے ہیں -

تَقُوْلُ فِي الْفِرَاءِ - پوستینوں پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں آپ کیا فرماتے ہیں -

اُمِّ فَرْوَةَ - امام جعفر صادق علیہ السّلام کی والدہ یا صاحبزادی کا نام ہے -

فِرَبْرٌ - ایک شہر کا نام ہے ترکستان میں محمد بن یوسف فربری جو صحیح بخاری کے راوی ہیں وہیں کے رہنے والے ہیں -

فَرْتٌ - بدکاری کرنا -

فَرَتٌ - عقل مندی کے بعد بے وقوف بن جانا - سے ہے فَرْتُوْتٌ - وہ بوڑھا جو سٹھیا گیا ہو -

فُرُوْتَةٌ - شیرینی -

فُرَاتٌ - شیریں اور خوشگوار اور ایک نہر ہے ملکِ عراق میں جو دجلہ سے مل جاتی ہے -

فِرْتٌ - انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کا درمیانی فاصلہ جس کو فِتْرٌ کہتے ہیں -

مِیَاہٌ فُرَتَانٌ - شیریں اور خوشگوار پانی

فَرْثٌ - وہ گوبر جو جانور کے پیٹ میں ہوتا ہے پریشان دل ہونا، پھیلا دینا، مارنا، ریزہ ریزہ کرنا

اَتَدْرُوْنَ اَيَّ كَبِدٍ فَرَثْتُمْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ - (حضرت اُمِّ کلثوم رضؓ حضرت علیؓ کی صاحبزادی نے کوفہ والوں سے فرمایا جب انہوں نے حضرت امام حسین علیہ السّلام کو شہید کرایا) ارے تم جانتے ہو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کس

جگر گوشہ کو پارہ پارہ کیا (ایسے جگر گوشہ کو جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم برزخ میں پریشانی ہوئی)

لَوْ تَفَرَّثَتْ كَبِدُهٗ عَطَشًا لَمْ يَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَيْرَفِيٍّ۔ اگر پیاس کے مارے جگر پھٹ جائے تب بھی صرّاف کے گھر کا پانی نہ پیئے۔

اِنْفِرَاثٌ۔ پھٹ جانا، پھیل جانا۔

لَا تَفْرُثْ۔ دُبر میں جماع نہ کر۔

اَلدُّبُرُ لَيْسَ بِحَرْثٍ بَلْ هُوَ فَرْثٌ۔ دُبر کھیتی نہیں ہے (وہاں سے کچھ پیدا نہیں ہوتا) بلکہ گوہ غلیظ کا مقام ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَأْتُوا حَرْثَكُمْ تو اس سے مراد فرج میں جماع کرنا ہے)

فَرَثَ كَبِدَهٗ۔ اُس کے جگر پر مارا، صدمہ دیا۔

فَرَثٌ۔ سیر ہونا، متفرق ہونا۔

سَبَقَ الْفَرْثَ۔ پیٹ کے گوبر سے آگے نکل گیا۔ (یعنی تیر اس طرح تیز صفائی کے ساتھ پار نکل گیا کہ اس کو کچھ نہ لگا۔)

فَرْجٌ۔ کھول دینا، لے جانا۔

تَفْرِيْجٌ۔ کھول دینا، بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ دینا۔

فَرَجٌ۔ شرمگاہ کھلی رہنا، دونوں سرین نہ ملنا بوجہ کلانی اور ضخامت کے، کشائش، رنج و غم کا دور کرنا۔

فَرْجٌ۔ شرمگاہ اندامِ نہانی۔

اِفْرَاجٌ۔ راستہ کھول دینا، سرک جانا، چھوڑ جانا، بچہ دار ہونا۔

اِنْفِرَاجٌ۔ کھل جانا۔

فَرْجَان۔ خراسان اور سیستان یا سندھ۔

فِرْجٌ۔ جو آدمی راز کو نہ چھپائے یعنی بھڑ بھڑیا جو دل میں ہو وہ کہہ ڈالے۔

فَرِجٌ۔ جس کی شرمگاہ کھلی رہے۔

فَرَجٌ بَعْدَ الشِّدَّةِ۔ ایک مشہور کتاب کا نام ہے یعنی سختی کے بعد آسانی اور راحت۔

اَلْعَقْلُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَا يُتْرَكُ فِي الْاِسْلَامِ مُفْرَجٌ۔ دیت تمام مسلمانوں پر ہے اسلام کے ملک میں کسی کا خون بے کار نہیں جا سکتا (کہ نہ دیت ملے نہ قصاص مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی جنگل میں مقتول پایا جائے جہاں قریب میں کوئی آبادی نہ ہو تو اُس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ بعضوں نے کہا ایک غیر شخص جو کسی قوم میں رہتا ہو تو وہ اُس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔ بعضوں نے کہا مفرج وہ ہے کہ ایک کافر مسلمان ہو اور کسی سے عقدِ موالاۃ نہ کرے وہ اگر کوئی جنایت کرے گا تو اس کی دیت بیت المال میں سے دی جائے گی کیونکہ اس کا کوئی عاقلہ نہیں ہے غرض مُفرَج وہ شخص ہے جس کے کنبے والے اور قوم والے نہ ہوں۔ بعضوں نے کہا جس پر دین یا فدیہ یا تاوان کا بوجھ ہو)

صَلّٰى وَعَلَيْهِ فَرُّوْجٌ مِّنْ حَرِيْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ ریشمی قبا پہنے ہوئے تھے (جو پیچھے سے چاک ہوتی ہے یعنی فراک کوٹ معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑے میں جب وہ پاک ہو تو نماز درست ہو جائے گی گو مرد کو اُس کا پہننا حرام ہے اور شاید یہ واقعہ حرمت سے پہلے کا ہو گا۔ بعضوں نے کہا حرمت کے بعد کا بھی ہو سکتا ہے آپ کو یہ منظور ہوا کہ جس نے یہ تحفہ بھیجا ہو اُس کے دل کو رنج نہ ہو لیکن پھر آپ نے اُس کو اُتار ڈالا کیونکہ اُس کے پہننے میں رعونت پیدا ہوتی ہے)

وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطٰنِ۔ شیطان کی خالی جگہیں نماز کی صف میں مت چھوڑو۔

(ایک روایت میں فُرَجَ الشَّیْطٰنِ ہے معنی وہی ہیں یہ جمع ہے فُرْجَۃٌ کی مطلب یہ ہے کہ صفوں میں جو خالی جگہیں ہوں اُن کو بھر دو خالی نہ چھوڑو یہ خالی چھوڑ دینا شیطانی کام ہے)

قَدِمَ رَجُلٌ مِّنْ بَعْضِ الْفُرُوْجِ۔ ایک شخص کسی سرحدی گھاٹی سے آیا۔

اِسْتَعْمَلْتُكَ عَلَى الْفَرْجَيْنِ وَالْمِصْرَيْنِ۔ میں نے تجھ کو فرجین اور مصرین کا حاکم بنایا۔ (فرجین سے مراد خراسان اور سیستان ہے اور مصرین سے بصرہ اور کوفہ)

فَمَلَأْتُ مَا بَيْنَ فُرُوْجِيْ۔ میں نے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان کو بھر لیا۔ یعنی خوب دوڑا (عرب لوگ گھوڑے کے لئے کہتے ہیں مَلَأَ فَرْجَهٗ یا فُرُوْجَهٗ جب وہ دوڑے اور بھاگے اور شرمگاہ کو بھی فرج کہتے ہیں کیونکہ وہ دونوں پاؤں کے درمیان ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ اَجْلَعَ فَرِجًا۔ زبیرؓ کے سامنے کے دانت کھلے رہتے اور بیٹھے میں اُن کا ستر کھل جاتا (یعنی شرمگاہ کھل جاتی)

اَدْرِكُوا الْقَوْمَ عَلٰى فَرْجَتِهِمْ۔ ان لوگوں کو پالو اُن کی شکست اور ہزیمت پر۔

مَنْ رَاٰى فُرْجَةً یا فُرَجَةً۔ جو شخص بیچ میں خالی جگہ دیکھے۔

فُرْجَۃٌ۔ بحرکاتِ ثلثہ در فا بمعنی راحت اور تسکین۔

كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آپ جب نماز پڑھتے تو سجدے میں اپنے ہاتھ بغل سے جُدا رکھتے۔

اِنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ۔ ابر پھٹ گیا اور مدینہ قمیص کے گریبان کی طرح گول دائرہ بن گیا (یعنی گرداگرد ابر اور بیچ میں کھلا ہوا)

فَافْرُجْ یا فَافْرِجْ عَنَّا فُرْجَةً۔ ہم پر ایک روزن کھول دے (جس میں سے ہم باہر نکل جائیں)۔

فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ۔ نماز پڑھو یہاں تک کہ یہ گہن کھل جائے (سورج صاف ہو جائے)

فُرِّجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ۔ میرے حجرے کی چھت کھولی گئی (فرشتے چھت توڑ کر اوپر سے آئے یہ واقعہ حضرت اُمّ ہانی کے گھر میں ہوا) دوسری روایت میں جو حطیم کا ذکر ہے یہ اُس کے مخالف نہیں ہے کیونکہ معراج آپؐ کو دوبارہ ہوا ایک بار سوتے میں ایک بار بیداری میں)

فَفَرَجَ صَدْرِيْ۔ میرا سینہ چاک کیا (یہ دوسرا شقِّ صدر ہے ایمان اور نبوّت کا نور داخل کرنے کے لئے اور پہلا شقِّ صدر جو حلیمہ سعدیہ کے پاس ہوا تھا وہ قوای بہیمیہ اور نفسانیہ نکالنے کے لئے)

وَفَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھی (یعنی سجدے میں ہاتھوں کو پہلو سے جُدا رکھا)

حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔ (اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کو اُس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرے گا) یہاں تک کہ اُس کی شرمگاہ کو بھی اُس کی شرمگاہ کے بدلے

مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً۔ جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت اور سختی دور کرے گا اللہ تکلیف رفع کرے گا یا اس کے رفع کرنے میں مدد دے گا)

لَعَنَ اللّٰهُ الْفُرُوْجَ عَلَى السُّرُوْجِ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن فرجوں پر (عورتوں پر) لعنت کی

جوزین پر سواری کریں (یعنی مردوں کی طرح موقع بے موقع
ہر وقت گھوڑے پر سواری کیا کریں۔ اس کا یہ مطلب
نہیں ہے کہ ضرورت کے وقت بھی عورتیں گھوڑوں پر سوار
نہ ہوں کیونکہ کئی مسلمان سلف کی بیویوں نے گھوڑوں
پر سوار ہو کر کافروں سے جہاد کیا ہے۔ بعضوں نے
کہا مطلب یہ ہے کہ جو زین مردوں کے ساتھ مخصوص
ہیں اُن پر سواری نہ کریں کیونکہ عورتوں کو مردوں کی مشابہت
اور مردوں کو عورتوں کی مشابہت کرنا ممنوع ہے)

اُھْدِیَ لَہٗ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ فَنَزَعَہٗ۔ آپؐ کو ایک ریشمی قبا تحفہ گزرانی گئی
آپؐ نے اُس کو پہنا پھر اُتار ڈالا (کیونکہ آپؐ کو ایسا
کپڑا پسند نہ تھا جس میں شان و شوکت اور رعونت
ہو۔ اور پہن اس واسطے لیا کہ تحفہ دینے والے کے
دل کو ملال نہ ہو)

اَللّٰھُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ۔
یا اللہ تیری ہی طرف سے راحت اور آسائش ہے
(یعنی تو ہی چین اور خوشی دینے والا اور رنج اور
مصیبت کو دور کرنے والا ہے)

دُعَاءُ الْفَرَجِ۔ مشکل رفع کرنے کی دعاء۔
(وہ یہ ہے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم
سبحان اللہ ربّ السمٰوٰت السبع و
ربّ العرش العظیم والحمد للہ ربّ
العٰلمین۔ یا یہ دعاء اللہ اللہ ربی لا اشرك
بہ شیئًا۔ یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم)

كَانَ النَّاسُ يُفْرِجُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْحَجَرِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم جب (طواف میں) حجر اسود پر پہنچتے تو لوگ
آپ کے لئے جگہ کشادہ کر دیتے (تاکہ آپؐ کو حجر اسود
کے استلام میں تکلیف نہ ہو)

اِسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَافْرَجُوْا لِیْ۔
میں نے لوگوں سے یہ چاہا کہ میرے لئے جائے کشادہ
کریں تو انہوں نے کشادہ کی۔

فُرُّوْجٌ۔ چوزۂ مُرغ (اُس کی جمع فَرَارِیْجُ
ہے)

رُبَّمَا تَكْرَهُ النُّفُوْسُ مِنَ الْاَمْرِ لَهٗ فُرْجَةٌ كَحَلِّ الْعِقَالِ۔ بعضے کاموں کو
کو نفس ناپسند کرتا ہے لیکن اُن میں اتنی خوشی ہوتی
ہے جیسے قید سے چھٹنے کی۔

فَرَحٌ۔ خوش ہونا، اترانا۔
تَفْرِیْحٌ اور اِفْرَاحٌ۔ خوش کرنا۔
اِفْرَاحٌ۔ گراں بار اور متفکر کرنا۔
فَارِحٌ۔ اور فَرْحَانٌ۔ خوش مرد
فَرِحَةٌ اور فَرْحٰی اور فَرْحَانَةٌ۔ خوش
عورت۔

مُفْرِحٌ۔ وہ دوا جو نشاط اور خوشی اور سرور
پیدا کرے۔

وَلَا يُتْرَكُ فِی الْاِسْلَامِ مُفْرَحٌ۔
اسلام میں کوئی شخص قرضوں اور ڈنڈوں (جرمانوں)
کے بوجھ میں دبا ہوا نہ چھوڑا جائے۔ (ایک روایت میں
مُفْرَجٌ ہے جیم معجمہ سے اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)

ذَكَرَتْ اُمُّنَا يُتْمَنَا وَجَعَلَتْ تُفْرِحُ لَهٗ۔ (عبد اللہ بن جعفر طیار رض نے کہا جب اُن کے
والد ماجد حضرت جعفر بن ابی طالب رض جنگ موتہ میں
شہید ہو گئے تھے) میری والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے ہماری یتیمی کا حال بیان کرنے لگیں اور اپنے
بوجھوں کا حال کہنے لگیں (کہ ایسی قرضداری اور زیر باری
اور بال بچوں کا بارِ گراں مجھ پر ہے اور میں مصیبت زدہ

ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو محتاجی سے ڈرتی ہے حالانکہ میں ان بچوں کا ولی موجود ہوں تجھ کو کیا فکر ہے میں ان کی فکر کروں گا۔ طبرانی نے جعلت تفرح له کا جملہ اپنی روایت میں سے نکال ڈالا کیونکہ وہ اس کا مطلب نہ سمجھے۔ نہایہ میں ہے کہ تُفْرِجُ جیم معجمہ سے بھی ہو سکتا ہے یعنی — عبداللہ رضؓ کی والدہ اپنی بے کسی اور بے وارثی کا شکوہ کرنے لگیں۔ یہ مُفْرَج سے ہے یعنی وہ شخص جس کے عزیز واقرباء کنبے والے رشتہ دار نہ ہوں)

اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ۔ اللہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے یا خوش ہوگا ایک تو افطار کی خوشی دوسرے خوشی اس وقت ہوگی جب روزے کا ثواب اپنے پروردگار سے پائے گا)

اِذَا رَاَيْتَ الْهِلَالَ فَلَا تَفْرَحْ۔ جب تو چاند دیکھے تو اِترا نہیں (بلکہ اللہ کا شکر بجا لا کہ اس نے تجھ کو اب تک زندہ رکھا)

فَرْخٌ۔ اطمینان ہونا، ڈر اور خوف جاتے رہنا، چپک جانا۔

تَفْرِيْخٌ۔ پرندوں کا چوزہ دار ہونا، انڈا پھوٹ کر اس میں سے بچہ نکلنا، موقوف ہو جانا، ضعیف اور ناتوان ہونا، کھیت میں سے موکے نکلنا۔

اِفْرَاخٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اَفْرِخْ رَوْعَكَ۔ اپنے دل کو اطمینان سے رکھ۔

اَفْرَخَ الْاَمْرُ۔ اب یہ امر کھل گیا، اشتباہ دور ہو گیا۔

فَرْخٌ۔ پرندے کا چوزہ، اور ناتوان ذلیل آدمی اور شاخ۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفُرُوْخِ بِالْمَكِيْلِ مِنَ الطَّعَامِ۔ جو غلہ ابھی بالی میں لگا ہوا ہو اس کو اترے ہوئے غلہ کے عوض (انداز کے ساتھ) بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے فُرُوْخ وہ بالی جس میں دانے بندھ گئے ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَخَ الزَّرْعُ۔ جب بالیوں میں دانے پھوٹنے لگیں)۔

اَتَاهُ قَوْمٌ فَاسْتَامَرُوْهُ فِىْ قَتْلِ عُثْمَانَ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ اِنْ تَفْعَلُوْا فَبَيْضًا فَلْتُفْرِخَنَّهٗ۔ (باغیوں میں سے) کچھ لوگ حضرت علی رضؓ کے پاس آئے اور ان سے حضرت عثمان رضؓ کے قتل کے باب میں رائے لی (یعنی اگر ہم حضرت عثمانؓ کو مار ڈالیں تو کیسا ہے) حضرت علی رضؓ نے ان کو اس سے منع کیا اور فرمایا کہ ایسا کرو گے تو انڈے کے بچے نکالو گے (یعنی اب تو ایک ہی فتنہ ہے اگر حضرت عثمانؓ قتل ہوئے تو اس فتنہ کے بہت بچے نکلیں گے مطلب یہ ہے کہ بہت فسادات پیدا ہوں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَخَتِ الْبَيْضَةُ جب انڈے میں سے بچہ نکل جائے اور انڈا خالی رہ جائے)

يَا اَهْلَ الشَّامِ تَجَهَّزُوْا لِاَهْلِ الْعِرَاقِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ بَاضَ فِيْهِمْ وَفَرَّخَ۔ اے شام والو! عراق والوں سے لڑنے کی تیاری کر لو کیونکہ شیطان نے ان لوگوں میں انڈے دیئے ہیں اور بچے نکالے ہیں۔

اَفْرِخْ رَوْعَكَ قَدْ وَلَّيْنَاكَ الْكُوْفَةَ وَكَانَ يَخَافُ اَنْ يُّوَلِّيَهَا غَيْرَهٗ۔ (معاویہ

نے عبیداللہ بن زیاد رض کو لکھا) اپنے دل میں اطمینان رکھ ہم نے تجھی کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا ہے ۔ وہ ڈرتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کسی دوسرے شخص کو کوفہ کا حاکم مقرر کردیں۔

وَلْيُفْرِخْ رَوْعَكَ ۔ تیرا دل اطمینان سے رہے تو گھبرا نہیں۔

يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ ۔ اے فرّوخ کی اولاد۔ (کہتے ہیں کہ فرّوخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک بیٹا تھا جو حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کے بعد پیدا ہوا تھا اُسی کی اولاد میں ایرانی اور عجمی لوگ ہیں)۔ (اس کے آگے یہ ہے کہ اگر میں جانتا کہ تم یہاں ہو تو میں وضو نہ کرتا، اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ عالم اور مجتہد شخص اگر ضرورت کی وجہ سے کسی رخصت پر یا شاذ قول پر عمل کرے تو عام جاہلوں کے سامنے نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ وہ بغیر ضرورت کے بھی ایسا کرنے لگیں یا کچھ فتنہ و فساد مچائیں)

فَجِيْئَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرَاخٌ ۔ پھر ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا گویا ہم پرندے کے چوزے تھے دبلے بال و پر یعنی بہت کمسن تھے)

فَاِنْ قَتَلَ فَرْخًا ۔ اگر پرندے کا چوزہ مار ڈالے۔ (یعنی احرام والا شخص)۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ بَاضَ وَفَرَّخَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ ۔ شیطان نے اُن کے سینوں میں انڈے بچے دیئے ہیں۔

فَرْدٌ ۔ طاق عدد جیسے تین، پانچ وغیرہ اور زوج کا نصف اور ایک کنارہ ڈاڑھی کا، اور بے نظیر اور یگانہ اور غریب نادار۔

فُرُوْدٌ ۔ فرد ہونا۔

تَفَرُّدٌ ۔ کسی کام کو تنہا خود کرنا، یا اکیلے ایک شخص کا حدیث روایت کرنا، جدا ہو جانا، گوشہ گیری کرنا۔

تَفْرِيْدٌ ۔ سمجھ دار ہونا، لوگوں سے عزلت کرنا، تیار کرنا۔

اِفْرَادٌ ۔ ایک ہی بچہ جننا۔

اِسْتِفْرَادٌ ۔ بے نظیر اور یگانہ ہونا، اکیلے آپ ہی ایک کام کرنا، تنہائی کرنا، تنہا شخص کی طرف قصد کرنا، یار دوستوں میں سے نکال دینا۔

فَرْدٌ ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے چونکہ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی جوڑ اور نظیر نہیں۔

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ يَا طُوْبٰى لِلْمُفَرِّدِيْنَ قِيْلَ مَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ اُهْتِرُوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا اُهْتِرُوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفرّد لوگ آگے بڑھ گئے، یا خوشی اور مبارکبادی ہے مفرد لوگوں کے لئے عرض کیا مفرد لوگ کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھومتے رہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی یاد پر حریص ہیں۔ (بعضوں نے کہا مفرّد لوگ وہ عمر والے لوگ ہیں جن کے ہم سِن سب مر گئے اور وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہوئے رہ گئے۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا مفرد وہ لوگ ہیں جن کو خداوند کریم کا عشق ہے ماسوی اللہ سے اُن کو کچھ غرض نہیں)۔

لَاُقَاتِلَنَّهُمْ حَتّٰى يَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ ۔ میں تو اُن سے برابر لڑتے جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں میری گردن اکیلی رہ جائے سارے بدن سے جدا ہو جائے۔ یہ موت سے کنایہ ہے)

لَا تُعَدُّ فَارِدَتُكُمْ ۔ نصاب زکوٰۃ سے جو کچھ زائد ہو وہ معاف ہوگا دوسرے نصاب میں نہ ملایا جائے گا۔

یاخیر من یمشی بنعل فرد۔ اُن لوگوں میں بہتر جو ایک تلے کی جوتی پہن کر چلتے ہیں (تلہ پر تلہ نہیں جوڑتے جیسے عجمیوں کی عادت ہے مراد عرب لوگ ہیں)

فمنکم المزدلف صاحب العمامة الفردة۔ تم میں وہ صاحب ہیں جو نزدیک ہونے والے ہیں (یعنی دشمنوں سے مقابلہ کرنے والے) اکیلا عمامہ باندھے ہوئے (اکیلے عمامے سے مطلب یہ ہے کہ جب وہ سوار ہوتے ہیں تو اُن کے سوا دوسرے لوگ عمامہ نہیں باندھتے اُن کی تعظیم اور بزرگی ظاہر کرنے کو)

فردة۔ ایک پہاڑ کا نام ہے طے قبیلے کے ملک میں اُس کو فردة الشموس بھی کہتے ہیں اور ایک پانی کا بھی نام ہے جو قبیلۂ جرم کا ہے طے کے ملکوں میں اُس کا ذکر زید الخیل کی حدیث میں اور زید بن حارثہ رض کے سریہ میں ہے۔ بعضوں نے اُس کو ذو القردة پڑھا ہے۔

ترمی الغیوب بعینی مفرد لهق۔ (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) مُفرد جنگلی نرگاؤ (جس کو ہندی میں نیل گائے کہتے ہیں) اور لہق سفید (اونٹنی کو اُس سے تشبیہ دی ہے)

أفردت الحج۔ صرف حج کی نیت سے میں نے احرام باندھا (ایسے حج کو حج مفرد کہتے ہیں اگر حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے تو اُس کو قران کہتے ہیں)

فردسة۔ پچھاڑنا، زمین پر دے مارنا، کشادگی

رجل فرادس۔ بڑی چوڑی ہڈیوں والا۔

فردوس۔ وہ باغ جس میں انگور ہوں اور دوسرے میوہ دار درخت (جنّة بھی انگور کا باغ اگر انگور نہ ہوں دوسرے میوہ کے درخت ہوں تو اُس کو حدیقة کہیں گے روضة اور بستان ہر باغ کو کہیں گے)

فردوس۔ بہشت کا بالائی طبقہ جو بیچوں بیچ میں سب سے بلند ہے۔ (جنة الفردوس بھی اسی کا نام ہے)

منها تفجر الأنهار۔ اسی جنت الفردوس سے سب نہریں پھوٹی ہیں (یعنی سب کا منبع وہیں ہے)

فرّ۔ یا فرار یا مفرّ یا مفِرّ۔ بھاگ جانا، سرک جانا، جانور کا منہ کھولنا اُس کے دانت دیکھنے کو تاکہ اُس کی عمر معلوم ہو جانا، بحث کرنا۔

فرّ الأمر جذعًا۔ جیسا شروع میں تھا ویسا ہی ہوگیا۔

إفرار۔ بھگانا، چیرنا۔

تفرّر۔ ہنسنا۔

تفارّ۔ بھاگنا۔

افترار۔ تبسم کرنا، ہنسنا، چمکنا۔

فُرار۔ بھیڑ یا بکری یا نیل گائے کا بچہ۔

فرّار۔ بھاگنے والا۔

ما یُفرّك إلا أن یقال لا إله إلا الله۔ تجھ کو کوئی بھگانے والا نہیں مگر لا إله إلا الله کہنا۔ (یعنی جب کوئی لا إله إلا الله کہے تو اُس سے الگ ہو جا اُس کو مت مار) ایک روایت میں ما یَفُرّك ہے لیکن صحیح نہیں ہے صحیح یُفرّك ہے۔

أفرّ صیاح القوم عزم قلوبهم
فهنّ هواء والحلوم عوازب

لوگوں کی آواز یعنی چیخ پکار نے اُن کے دلوں کی ہمت کو بھگا دیا۔ وہ ہوا ہوگئی اور عقلیں غائب غُلّہ ہوئیں۔

كَالْكَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ۔ وہ اُس شخص کی طرح ہے جو بھاگ جانے کے بعد لوٹے اور دوبارہ حملہ کرے۔

اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ۔ طاعون سے ڈر کر (دوسرے ملک کو) بھاگنے والا ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے (یعنی سخت حرام اور گناہ ہے البتہ یہ منع نہیں ہے کہ جس محلہ یا مکان میں طاعون ہو وہاں سے نقل مکان کر کے دوسرے محلہ یا مکان میں چلا جائے یہ جو دوسرے ملک میں جانے سے منع فرمایا اس میں بڑی حکمت یہ ہے کہ طاعون کا مادّہ دوسرے ملک والوں میں نہ پھیلے اور اسی لئے جہاں طاعون ہو وہاں جانے سے بھی منع فرمایا)

كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ۔ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کی صفت بیان فرمائی جب جنگ خیبر میں لڑائی کے لئے اُن کو سردار بنا کر بھیجا)

هٰذَانِ فَرُّ قُرَيْشٍ اَلَا اَرُدُّ عَلٰى قُرَيْشٍ فَرَّهَا۔ (سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا) یہ دونوں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض) قریش کے بھاگے ہوئے ہیں کیا میں قریش کو اُن کے بھاگے ہوئے لوگ نہ لوٹا دوں۔ (فَرٌّ بمعنی فارٌّ کے ہے اور اُس کا اطلاق واحد اور تثنیہ اور جمع سب پر ہوتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَرٌّ اور رَجُلَانِ فَرٌّ اور رِجَالٌ فَرٌّ یعنی بھاگے ہوئے لوگ)

وَيُفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہنستے تھے تو گویا اولے کھولتے تھے (اولہ نہایت سفید اور شفاف اور چمک دار ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور سفید تھے اور آپ ہنسی میں صرف اُن کو کھولتے تھے یعنی تبسّم فرماتے تھے قاہ قاہ آواز نہیں نکالتے تھے)

اَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَ بَدَنَةً فَقَالَ فُرَّهَا۔ ایک اونٹ خریدنا چاہا تو کہا اُس کے دانت کھول کر دیکھو (تاکہ عمر معلوم ہو یہ فَرَرْتُ الدَّابَّةَ اَفُرُّهَا سے نکلا ہے یعنی میں نے جانور کا ہونٹ کھولا اُس کا سن دریافت کرنے کو)

كَانَ يَبْلُغُنِيْ عَنْكَ اَشْيَاءُ كَرِهْتُ اَنْ اَفُرَّكَ عَنْهَا (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی باتیں پہنچیں جن کا کھولنا، تم سے بیان کرنا مجھ کو ناپسند ہے۔

لَقَدْ فُرِرْتُ عَنْ ذَكَاءٍ وَّتَجْرِبَةٍ۔ مجھ کو عقلمندی اور تجربہ سے کھول گیا۔

فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا۔ جب طاعون کسی ملک میں آئے اور تم وہاں ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو (اگر بھاگنے کی نیت نہ ہو بلکہ کسی ضرورت سے نکلے تو منع نہیں ہے۔ کیونکہ طاعون اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے وہ بھاگنے سے رفع نہیں ہو سکتا بلکہ اُس کے لئے توبہ اور استغفار ضروری ہے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے آپ کو گنہگار سمجھ کر یہ تصوّر کرے کہ شاید طاعون اُس کی شومئ اعمال کی وجہ سے آیا اور توبہ اور استغفار کرے)

وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ۔ کافروں کے مقابلہ سے (جب وہ دوچند سے زیادہ نہ ہوں) بھاگنا گناہ کبیرہ ہے۔

فَرْفَرَةٌ۔ خفت اور طیش۔

فَرْز۔ جدا کرنا، علیحدہ کرنا، ہٹا دینا۔

تَفْرِیْز۔ قطع کرنا۔

مُفَارَزَۃ۔ جدا کرنا، قطع کرنا۔

اِفْرَاز۔ جدا کرنا، تقسیم کرنا، علیحدہ کرنا۔

اِفْتِرَاز۔ قطع کرنا۔

کَلَامٌ فَارِزٌ۔ کھلی ہوئی صاف بات۔

مَنْ اَخَذَ فِرْزًا فَهُوَ لَهٗ۔ جو شخص کوئی حصّہ لے لے تو وہ اُسی کا ہوگا۔ (یعنی تقسیم کے بعد جو شریک کوئی حصّہ پسند کرلے تو وہ اُسی کا ہوگا اب دوسرے شریکوں کو اُس میں مداخلت نہ ہوگی)۔

مَالٌ مُفْرَزٌ۔ جو مال علیحدہ ایک ہی شخص کی ملک ہو یا کئی شخصوں کی مگر چرانے والے کا اُس میں کوئی حصّہ نہ ہو اگر چور کا بھی اُس میں حصّہ ہو تو اُس کے چرانے میں اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

فُرْزٌ۔ صحیح سالم غلام یا آزاد تندرست شخص۔

فِرْزَۃٌ۔ ایک ٹکڑا جو علیحدہ کیا گیا۔

اَلتَّخَتُّمُ بِالْفَیْرُوْزَجِ یُقَوِّی الْبَصَرَ وَیَزِیْدُ فِیْ قُوَّةِ الْقَلْبِ۔ فیروزہ کی انگوٹھی پہننا نگاہ کو قوی کرتا ہے اور دل کو زیادہ قوت دیتا ہے (فیروزہ ایک مشہور سبز پتھر ہے جو ملکِ ایران کے پہاڑوں میں سے نکلتا ہے)۔

فَیْرُوْز۔ ابولؤلؤ حضرت عمرؓ کے قاتل کا نام تھا۔

فَرْس۔ گردن توڑ ڈالنا۔

فِرَاسَۃٌ۔ کسی کو دیکھ کر اُس کے باطن کا حال دریافت کر لینا۔

فَرْسٌ۔ ہمیشہ فراس (سیاہ کھجور) کھانا۔

فَرَاسَۃٌ۔ گھوڑے کی سواری میں ماہر ہونا۔ (جیسے فُرُوْسَۃٌ اور فُرُوْسِیَّۃٌ ہے)۔

تَفْرِیْسٌ۔ گھوڑا سوار بنانا، گھوڑے پر چڑھانا، یا چھت پر سفید مٹی لگانا۔

اِفْرَاسٌ۔ کچھ مال لینا، کچھ چھوڑ دینا، غفلت کرنا، کسی کو چھوڑ دینا اِس لئے کہ شیر اُس کو لے جائے اور خود بچ جائے۔

تَفَرُّسٌ۔ نظر جمانا باطن کا حال دریافت کرنے کے لئے۔

اِفْتِرَاسٌ۔ شکار کرنا۔

فَرَسٌ۔ گھوڑا اور گھوڑی (اور نر کو حِصَانٌ اور مادہ کو حِجْرٌ بھی کہتے ہیں)۔

فُرِیْسَ۔ قتل کیا گیا۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے (اور دلوں کے اندر کی حالت معلوم کر لیتا ہے بعضوں نے کہا فراست سے وہ تجربہ مراد ہے جو مختلف لوگوں کی صورتیں دیکھنے سے آدمی کو حاصل ہوتا ہے یعنی علمِ قیافہ جس سے انسان کی باطنی خصلتیں دریافت کی جاتی ہیں)

اَفْرَسُ النَّاسِ ثَلٰثَةٌ۔ تین آدمی سب سے زیادہ فراست رکھتے ہیں (اُن کی فراست صحیح نکلتی ہے)

اِنَّهٗ عَرَضَ یَوْمًا الْخَیْلَ وَعِنْدَهٗ عُیَیْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَقَالَ لَهٗ اَنَا اَعْلَمُ بِالْخَیْلِ مِنْكَ فَقَالَ وَاَنَا اَفْرَسُ بِالرِّجَالِ مِنْكَ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھوڑے لائے گئے اُس وقت عُیینہ بن حصنؓ موجود تھے وہ کہنے لگے میں گھوڑوں کو آپ سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں آدمیوں کو تجھ سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ (عرب

لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَارِسٌ بِالْاَمْرِ اس کام کو خوب جاننے والا)

عَلِّمُوْا اَوْلَادَکُمُ الْعَوْمَ وَالْفِرَاسَةَ۔ اپنی اولاد کو پانی میں تیرنا اور گھوڑے کی سواری سکھلاؤ (تیرنے میں تمام بحری فنون متعلقۂ جنگ آ گئے اور گھوڑے سواری میں تمام برّی فنونِ حرب۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی اولاد کو جنگ بحری اور برّی دونوں کے لئے تیار رکھو)

کَرِهَ الْفَرْسَ فِی الذَّبِیْحِ۔ ذبح کئے ہوئے جانوروں میں اُن کے ٹھنڈے ہونے سے پہلے گردن توڑنا بُرا جانا۔ (جب ذبیحہ ٹھنڈا ہو جائے اُس کی جان بالکل نکل جائے اُس وقت گردن توڑنی چاہیئے)

اَمَرَ مُنَادِیَهٗ فَنَادٰی اَنْ لَا تَنْخَعُوْا وَلَا تَفْرِسُوْا۔ حضرت عمرؓ نے منادی کو حکم دیا، اُس نے یہ ندا کی دیکھو ذبح کئے جانوروں کی گردن نہ کاٹو نہ توڑو۔ (جب تک ٹھنڈے نہ ہو جائیں، بعضوں نے کہا نخع یہ ہے کہ چھری یا تلوار کی نوک سے جانور کو مارنا)

یُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ النَّغَفَ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر نغف کی بیماری بھیجے گا سب کے سب ایک ہی دن میں مرے پڑے ہوں گے (نغف وہ کیڑے کی بیماری جو اونٹ یا بکری کی ناک میں ہو جاتی ہے) یہ فَرَسَ الذِّئْبُ الشَّاةَ سے ماخوذ ہے یعنی بھیڑیئے نے بکری کو مار ڈالا۔

اِفْتَرَسَ کے بھی یہی معنے ہیں فَرْسٰی جمع ہے فَرِیْس کی بمعنے قَتِیْل)

وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا اَخَذَتْهَا الْفَرْسَةُ۔ اُس کے ساتھ اُس کی ایک بیٹی تھی جس کی گردن بیماری کی وجہ سے ٹوٹنے کو تھی یا پیٹھ میں ریاح کی بیماری تھی جس کی وجہ سے آدمی کبڑا ہو جاتا ہے۔

فِیْ رَجُلٍ اٰلٰی مِنْ اِمْرَأَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ هُمَا کَفَرَسَیْ رِهَانٍ اَیُّهُمَا سَبَقَ اُخِذَ بِهٖ۔ ایک شخص نے اپنی عورت سے ایلاء کیا پھر اُس کو طلاق دے دی تو ضحاکؒ نے کہا ایلاء اور طلاق دونوں شرط کے گھوڑوں کی طرح چلتے رہیں گے جو آگے نکل جائے گا اسی کے موافق حکم ہوگا (یعنی اگر عدّت تین طہر یا تین حیض ایلاء کی مدّت یعنی چار مہینے سے پیشتر گزر گئے تو عورت بائن ہو جائے گی اب ایلاء کا اُس پر کوئی اثر نہ ہوگا اور اگر ایلاء کی مدت پیشتر پوری ہو گئی تب وہ عورت ایلاء کی وجہ سے ایک طلاق پا کر بائن ہو جائے گی اور ایک طلاق اور یعنی دو طلاق پڑ جائیں گی)

کُنْتُ شَاکِیًا بِفَارِسَ فَکُنْتُ اُصَلِّیْ قَاعِدًا۔ میں فارس کے ملک میں بیمار ہو گیا تو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا۔ (ایک روایت میں بِنِقْرِسٍ ہے یعنی نقرس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا جو ایک مشہور مرض ہے پاؤں کے انگوٹھے میں سخت درد ہوتا ہے)

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَمِّی الْاُنْثٰی مِنَ الْخَیْلِ فَرَسًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مادیاں گھوڑی کو بھی فرس کہتے (کیونکہ فرس نر اور مادہ دونوں کو کہتے ہیں اور مادہ کو فرسة نہیں کہتے۔ بعضوں نے فَرَسَةٌ کہنا درست رکھا ہے)

فَارِسٌ۔ ایک گروہ ہے آدمیوں کا جو ملک ایران میں رہتا ہے وہاں کے باشندوں کو فارس کہتے ہیں، ایرانی۔

سَلْمَانُ فَارِسِیُّ۔ اہنی (ایرانی) لوگوں میں سے تھے۔ اصفہان یا مرازم کے رہنے والے اُن کی عمر تین سو پچاس سال یا دوسو پچاس سال کی ہوئی۔

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْرَاسٌ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی گھوڑے تھے دس تھے جن کے نام سکب اور مرتجز اور لزاز اور ظرز اور لحیف اور ورد اور خرش تھے۔ بعضوں نے کہا آپ کے اور گھوڑے بھی تھے جیسے ابلق اور ذو العقال اور ذوالّمہ اور مرتجل اور سرحان اور یعسوب اور بحر اور ادہم وغیرہ)

اِیَّاکَ وَ فَرِیْسَۃَ الْاَسَدِ۔ تو نماز میں اُس جانور کی طرح مت ہو جس کو شیر داب لیتا ہے (یعنی سجدے میں سینہ وغیرہ زمین سے جُدا رکھ)

اَبُوْ فِرَاس۔ شیر کی کنیت ہے۔

فَرْسَخَۃٌ۔ ٹوٹ جانا، کشادہ ہونا۔

تَفَرْسُخٌ اور اِفْرِنْسَاخٌ۔ ٹوٹ جانا، تیزی موقوف ہو جانا، کھل جانا۔

فَرْسَخٌ۔ سکون اور ساعت اور راحت تین میل کی مسافت یا بارہ ہزار یا دس ہزار ہاتھ اور روزن اور وہ چیز جس میں روزن نہ ہو اور جو چیز بہت ہو ہمیشہ رہے (اُس کی جمع فَرَاسِخُ ہے)

مَا بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ اَنْ یُّصَبَّ عَلَیْکُمُ الشَّرُّ فَرَاسِخَ اِلَّا مَوْتُ رَجُلٍ یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔ (حذیفہ بن یمانؓ نے کہا) تم پر بے حد اور بے حساب مصیبت اور شر آنے میں ایک شخص کی موت صرف حائل ہے (جب تک وہ زندہ ہے یہ بے انتہا مصیبت نہیں آسکتی۔ شخص سے مراد حضرت عمرؓ کو لیا)

فِرْسِقٌ۔ یا فِرْسِکٌ۔ زرد آلو یا اُس کی ایک عمدہ قسم جو سُرخ ہو، بن ریشہ۔

اِنَّ قِبَلَنَا حِیْطَانًا فِیْھَا مِنَ الْفِرْسِکِ مَا ھُوَ اَکْثَرُ غَلَّۃً مِّنَ الْکُرُوْمِ (سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے جو طائف کے عامل تھے حضرت عمرؓ کو لکھا) ہمارے ملک میں کچھ باغات ہیں اُن میں زرد آلو اتنے ہیں جن کی آمدنی انگور سے زیادہ ہے۔

فِرْسِکٌ۔ بمعنی فِرْسِقٌ جو اُوپر گذرا۔

فِرْسِنٌ۔ اُونٹ کا کھُر یا بکری کا کھُر جس کو ظلف بھی کہتے ہیں۔

فُرَاسِنُ۔ شیر۔

فَرَاسِیُوْنُ۔ جنگلی گندنا۔ بعضوں نے کہا فِرْسِنٌ صرف اونٹ کے کھُر کو کہتے ہیں جیسے قَدَمٌ انسان کے لئے)۔

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّ لَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ۔ کسی تحفہ یا ہدیہ یا احسان کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ بکری کا ایک کھُر ہو (جس پر ذرا سا گوشت ہوتا ہے باقی سب ہڈی ہڈی مطلب یہ ہے کہ غریب آدمی بھی کوئی حصّہ یا تحفہ بھیجے تو اس کی حقارت نہ کرنا چاہیئے ورنہ اس کے دل کو رنج ہوگا بلکہ بڑی خوشی سے اُس کو قبول کرنا اور بھیجے والے کا دل خوش کرنا چاہیئے ؎ دل بدست آور کہ حج اکبر است۔)

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا وَ لَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے حصّہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ ایک بکری کا کھُر ہی بھیجے۔

فَرْشٌ۔ یا فِرَاشٌ۔ بچھانا، کشادہ کرنا، اندر کا حال بیان کر دینا، جھوٹ بولنا۔

تَفَرْنُشٌ۔ پنکھ پھیلانا، پھیل جانا۔

اِفْرَاشٌ۔ بہت فرش ہونا، علیحدہ ہونا

برائی بیان کرنا، غیبت کرنا، سواری کا جانور دینا، باریک اور تیز کرنا، زمین پر لٹانا ذبح کرنے کے لیۓ، نکاح کرنا۔

تَفَرُّشٌ - پنکھ پھیلانا۔

اِفْتِرَاشٌ - روندنا، پھیلا دینا، بچھا دینا، غالب آنا، پھاڑ دینا، جو چاہے وہ زبان سے نکالنا، غصب کرنا، نکاح کرنا۔

فِرَاشٌ - خاوند اور بیوی۔

نَهٰى عَنْ اِفْتِرَاشِ السَّبُعِ فِي الصَّلٰوةِ - نماز میں درندے کی طرح باہیں زمین پر پھیلا دینے سے منع فرمایا (یعنی سجدے میں باہیں زمین سے اٹھی رکھے گئے اور بھیڑیئے کی طرح زمین پر نہ پھیلا وے)۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ - لڑکا خاوند ہی کا یا لونڈی کے مالک کا سمجھا جاۓ گا اور زنا کرنے والے کے لیۓ پتھر ہے (یعنی اُس کو کچھ نہیں ملے گا)

اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَالًا مُفْتَرَشًا - مگر جب وہ غصب کا مال ہو۔ (جس پر غاصبوں نے ہاتھ پھیلایا ہو دست درازی کی ہو۔ (یہ **اِفْتَرَشَ عِرْضَ فُلَانٍ** سے ماخوذ ہے یعنی فلاں شخص کی عزت لی اُس کو برا بھلا کہا گویا بچھونے کی طرح اُس کو پاؤں سے روندا)

لَكُمُ الْفَارِضُ وَالْفَرِيْشُ - بوڑھی اونٹنی جو نئی جنی ہو وہ تم رکھو۔ (یہ دونوں زکوٰۃ میں نہ لی جائیں پہلی اس واسطے کہ خراب اور ناکارہ ہے اور دوسری اس واسطے کہ عمدہ اور بہترین مال ہے اور زکوٰۃ میں متوسط درجہ کا مال لینا چاہیۓ۔ ایک روایت میں **وَلَكُمُ الْعَارِضُ وَالْفَرِيْشُ** ہے یعنی بیمار جانور رکھو اور فریش سے بعضوں نے وہ سبزی مراد رکھی جو زمین پر پھیلی ہوئی ہو اور جڑ پر سیدھی نہ کھڑی رہے)

وَتَرَكْتُ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا - میں نے گھاس کو اس حال میں چھوڑا کہ جل کر کالی ہو گئی تھی۔

فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ - لال کی مادہ آئی اور اپنے پر پھیلانے لگی (زمین پر گر رہی تھی)

فِي الظُّفُرِ فَرَشٌ مِّنَ الْاِبِلِ - ناخن میں ایک چھوٹا اونٹ دینا ہوگا۔ بعضوں نے کہا فرش وہ اونٹ یا گاۓ یا بکری جو کاٹنے کے سوا اور کام میں نہ آۓ)

فَرْش - ایک وادی کا بھی نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے وقت اُس میں سے گئے تھے۔

فَتَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنْبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ - دونوں کنارے پل صراط کے اُن کو دوزخ میں اس طرح گرائیں گے جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں۔

تَقَادُعٌ - پے درپے گرنا یا مرنا۔

جَعَلَ الْفَرَاشَ وَهٰذِهِ الدَّوَابَّ تَقَعُ فِيْهَا - پروانے اور اُن جانوروں کو آگ میں گرانے والے بنایا۔

غَشِيَهَا فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ - سونے کے پروانوں نے اُس کو ڈھانپ لیا تھا (وہ فرشتے تھے جن کے پر سونے کی طرح چمکتے تھے۔)

زَوْجَتُكَ وَفَرْشَتُكَ - تیری بیوی اور تیرا بچھونا۔ (بیوی کو بھی بچھونا کہتے ہیں کیونکہ مرد اس پر سوار ہوتا ہے وہ فرش کی طرح نیچے رہتی ہے)

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ - ایک بچھونا خود مرد کے لیۓ چاہیۓ اور دوسرا بیوی کے لیۓ (اگر کوئی عذر ہو جس کی وجہ سے اس کا الگ سونا

مناسب ہو اور بے عذر بھی الگ سلانا جائز ہے۔ بعضوں
نے کہا مستحب ہے اکثر علماء کے نزدیک مستحب یہ ہے
کہ بیوی اور خاوند دونوں ایک ہی بچھونے پر سوئیں۔
جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا) اور
تیسرا بچھونا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے
ہے (کیونکہ بے ضرورت اور فضول ہے خالی رہے گا تو
شیطان اُس پر آرام کرے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا
کہ بے ضرورت سامان اکٹھا کرنا، اور بے ضرورت فرنیچر
وغیرہ سے گھر کو آراستہ کرنا خوب نہیں ہے ضرورت
کے موافق فرنیچر وغیرہ رکھے تو قباحت نہیں ہے)۔

فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ۔ بہشت کا
ایک فرش اُس کے لئے بچھاؤ۔

كَانَ يَفْرُشُ۔ بچھونا کرتا تھا۔

كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ایسا ہی تھا جیسا قبر میں آپ
کے لئے بچھایا گیا تھا۔ (ایک سُرخ چادر آپ کی قبر میں
بچھا دی گئی تھی) اور آپ جب آرام فرماتے تو سر مبارک
مسجد کی طرف رہتا (مسجد کی طرف پاؤں نہ کرتے)۔

ضَرْبٌ يَطِيْرُ مِنْهُ فَرَاشُ الْهَامِ۔
تلوار کی ایسی ضرب جس سے سر کی پتلی پتلی ہڈیاں اڑیں۔

فَرَاشَةُ الْقُفْلِ۔ قفل کے پر۔

فِي الْمُنَقِّلَةِ الَّتِي تَطِيْرُ فَرَاشُهَا خَمْسَةَ عَشَرَ۔ اُس زخم میں جو ہڈی کو سرکا دے
اُس کی پرتیں اُڑ جائیں پندرہ۱۵ اونٹ دینا ہوں گے۔
(دیت کے)

اِنَّكُمْ تَتَهَافَتُوْنَ فِي النَّارِ تَهَافُتَ الْفَرَاشِ۔ تم تو آگ میں اس طرح گرے پڑتے ہو جیسے
پروانے گرتے ہیں (جل کر مر جاتے ہیں۔ آدمی پروانہ سے
بھی بڑھ کر جاہل ہے گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو
دوزخ کی آگ میں گراتا ہے پھر پروانہ اچھا ہے وہ تو
اُسی وقت جل کر خاک ہو جاتا ہے مگر آدمی تو ابدالآباد
یا مدتِ دراز تک دوزخ میں جلتا رہے گا۔ نہ مرے
گا کہ چین ہو جائے نہ دوزخ سے چھٹے گا)

لَا تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ۔ اپنی باہیں
سجدے میں زمین پر مت بچھا جیسے کتا بچھا دیتا ہے
(اُس کا ذکر اُوپر گزر چکا)

فَرْشَحَةٌ۔ کودنا، بیٹھنے میں رانوں کو زمین سے
لگا دینا، دونوں پاؤں میں فاصلہ رکھنا۔

فِرْشَاحٌ۔ کشادہ عریض زمین۔

فِرْشِيْحٌ۔ ذکر۔

كَانَ لَا يُفَرْشِحُ رِجْلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نماز میں اپنے دونوں
پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ کرتے (ایک پاؤں کو دوسرے
پاؤں سے خوب الگ کر کے بیچ میں فاصلہ دے کر نہ
کھڑے ہوتے جس کو عربی میں تَفَحُّج کہتے ہیں)

فَرْصٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا، چیرنا۔

فَرِيْصَةٌ۔ پر مارنا۔

تَفْرِيْصٌ۔ نقش کرنا۔

مُفَارَصَةٌ۔ باری کرنا۔

اِفْرَاصٌ۔ قدرت دینا۔

تَفَارُصٌ۔ باری باری کرنا۔

اِفْتِرَاصٌ۔ فرصت پانا۔

فِرَاصٌ۔ کپڑا۔

فَرْصَةٌ۔ وہ ہوا جس سے قحط سالی ہوتی
ہے۔

فِرْصَةٌ۔ وہ چیتھڑا یا روئی کا ٹکڑا جس سے

عورتیں حیض کا خون پونچھتی ہیں۔

فُرْصَۃٌ۔ نوبت، وقت، وہ وقت جب آدمی اشتغال سے خالی ہو۔

فَرِیْصَۃٌ۔ گردن کی رگ یا گوشت کا وہ لوتھڑا جو پہلو اور مونڈھے کے درمیان ہوتا ہے، یا چھاتی اور مونڈھے کے درمیان ڈر کے وقت وہ کپکپانے لگتا ہے۔

خُذِیْ فِرْصَۃً مُّمَسَّکَۃً فَتَطَهَّرِیْ بِهَا یا خُذِیْ فِرْصَۃً مِّنْ مِّسْكٍ۔ یعنی مشک لگا ہوا ایک چیتھڑا یا روئی کا پھایہ لے اس سے پاکی کر (ایک روایت میں قَرْصَۃً ہے یعنی چٹکی برابر مشک لے اور ایک میں قَرْضَۃً ہے یعنی ایک ٹکڑا)

اِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اَرَی الرَّجُلَ ثَائِرًا فَرَائِصُ رَقَبَتِهٖ قَائِمًا عَلٰی مُرَیَّتِهٖ یَضْرِبُهَا۔ میں اس بات کو برا جانتا ہوں کہ آدمی کی گردن کی رگیں (مارے غصہ کے) پھولی دیکھوں وہ اپنی چھوٹی عورت کو کھڑا مار رہا ہو (بیوی کو مارنا آپؐ نے مکروہ جانا)۔

فَجِیْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا۔ پھر ان دونوں آدمیوں کو لایا گیا (ڈر کے مارے) ان کے فریصے پھڑک رہے تھے۔

تَرْجُفُ فَرَائِصُهٗ یا بَوَادِرُهٗ۔ اس کے مونڈھے کے گوشت پھڑک رہے تھے۔

رَفَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مُسْلِمًا ظُلْمًا۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص پر تنگی نہ کرے گا (اس کا قصور معاف کر دے گا) مگر جس نے کسی مسلمان کی جان یا عزت کو ظلم کی راہ سے موقع پا کر نقصان پہنچایا ہو (یہ بہت سخت قصور ہے جو معافی کے قابل نہیں ہے جیسے حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں ؎

مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن، کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست ؏)

وَمَعَهَا اِبْنَۃٌ لَّهَا اَخَذَتْهَا الْفَرْصَۃُ۔ اس کے ساتھ اس کی ایک بچی تھی جس کو ریح کی بیماری نے کبڑا کر دیا تھا (پشت میں ریحی درد تھا)

اِرْتَعَدَتْ فَرَائِصُهٗ وَاصْطَكَّتْ فَرَائِصُ الْمَلٰٓئِکَۃِ۔ مونڈھے کے گوشت لرزنے لگے اور فرشتوں کے مونڈھوں کے گوشت رگڑ کھانے لگے۔

فَرْضٌ۔ وقت مقرر کرنا، کاٹنا، واجب کرنا، لازم کرنا، اندازہ کرنا، تصور کرنا، معین کرنا، ٹھہرانا، سوچنا، بچار کرنا، حکم دینا، ادا کرنا، حصہ ٹھہرانا، تنخواہ مقرر کرنا۔

فُرُوْضٌ اور فَرَاضَۃٌ۔ معمر ہونا، بوڑھی ہونا۔

تَفْرِیْضٌ۔ فریضہ ہونا، کاٹنا، ایک فرض کے بعد دوسرا فرض بیان کرنا۔

اِفْرَاضٌ۔ نصاب تک پہنچا دینا، عطا کرنا۔

اِفْتِرَاضٌ۔ واجب کرنا، لازم کرنا، گزر جانا اپنی اپنی ماہواریں لے لینا۔

فَارِضٌ۔ بوڑھی عمر والی۔

فَرْضٌ۔ اصطلاح فقہ میں وہ کام جس کا ضروری ہونا آیت قرآنی یا حدیث نبوی سے ثابت ہو وہ دو قسم کا ہے ایک فرض عین جو ہر شخص پر فرض ہے دوسرے فرض کفایہ جو اگر کچھ لوگ کر لیں تو کافی ہے جیسے جہاد، نماز جنازہ وغیرہ۔

هٰذِهٖ فَرِیْضَۃُ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الْمُسْلِمِينَ ۔ یہ زکوٰۃ فرض ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی ہے۔

فَإِنَّ لَهُ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ ۔ ہم کو اُنہیں چھ اونٹ دینا ہے (زکوٰۃ میں جو اونٹ لیا جاتا ہے اُس کو فریضہ کہتے ہیں کیونکہ وہ اونٹ کے مالک پر دینا فرض ہوتا ہے پھر ہر ایک اونٹ کو فریضہ کہنے لگے)۔

مَنْ مَنَعَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ ۔ جو شخص اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو روکے (اُس کو ادا نہ کرے)۔

فِي الْفَرِيضَةِ تَجِبُ عَلَيْهِ وَلَا تُوجَدُ عِنْدَهُ ۔ اگر زکوٰۃ کا معینہ جانور (جیسے بنت مخاض یا بنت لبون یا حقہ یا جذعہ) ایک شخص پر دینا ہو لیکن ویسا جانور (اُس عمر کا) اُس کے پاس نہ ہو۔

لَكُمْ فِي الْوَظِيفَةِ الْفَرِيضَةُ ۔ نصاب زکوٰۃ میں جو بوڑھا جانور ہو وہ تم ہی رکھو (زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا۔ ایک روایت میں عَلَيْكُمْ فِي الْوَظِيفَةِ الْفَرِيضَةُ ہے یعنی ہر نصاب میں جو زکوٰۃ مقرر ہے وہ تم کو دینا ہوگی)۔

لَكُمُ الْفَارِضُ وَالْفَرِيضُ ۔ بوڑھا جانور تم ہی رکھو (ایک روایت میں اَلْعَارِضُ ہے اُس کا ذکر اُوپر گزر چکا ہے)

رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنَ الْفَرَائِضِ ۔ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ نے مجھ کو لات ماری۔

اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ ۔ علم دین تین علم ہیں ایک تو انصاف اور عدل کے ساتھ ترکوں کے حصوں کا علم یعنی علم فرائض جو قرآن و حدیث میں صاف مذکور ہے (بعضوں نے کہا فریضہ عادلہ میں ہر وہ حصہ بھی داخل ہے جو قرآن و حدیث سے نکالا گیا ہو گو صاف طور سے اُن میں مذکور نہ ہو۔ بعضوں نے کہا فریضہ عادلہ ہر وہ فرض ہے جس کی فرضیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کا منکر کافر ہے مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ)

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ ۔ اسلام کے فرائض اور قرآن سیکھو (کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں۔ بعضوں نے فرائض سے علم فرائض یعنی ترکہ کی تقسیم کا علم مراد رکھا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے میری اُمّت سے علم فرائض اُٹھا لیا جائے گا)۔

عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ ۔ پانی کے اُتار کے پاس۔

طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ ۔ حلال روزی طلب کرنا ایک فرض ہے دوسرے فرضوں کے بعد یا ہمیشہ فرض ہے ایک کے بعد ایک۔

فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ ۔ (حضرت عمرؓ نے) اُسامہ بن زیدؓ کی سالانہ تنخواہ بیت المال میں سے تین ہزار پانچسو (۳۵۰۰) درہم مقرر کی۔ (اور اپنے فرزند عبداللہؓ کی تین ہزار درہم) اُس پر عبداللہؓ نے شکایت کی کہ خیر دوسرے انصار اور مہاجرین کا تو مرتبہ مجھ سے اعلیٰ ہے جن کی تنخواہیں آپؐ نے زیادہ مقرر کیں مگر اسامہؓ کو مجھ پر کیوں ترجیح دی وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں مجھ سے سابق نہیں ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارا کہنا صحیح ہے لیکن بات یہ ہے کہ اُسامہؓ کے باپ حضرت زیدؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے باپ سے زیادہ چاہتے تھے

توکیا ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کو اپنی محبّت پر ترجیح نہ دوں)

اِنَّ لِلْاِیْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُوْدًا وَّسُنَنًا۔ ایمان کے کچھ فرائض ہیں یعنی وہ اعمال جن کا بجا لانا فرض ہے اور کچھ عقائد ہیں اور کچھ ممنوعات (حرام) ہیں اور کچھ سُنن اور آداب ہیں (یہ سب ایمان میں داخل ہیں اسی لئے ایمان کم وزیادہ ہوتا ہے)

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِیْنَ۔ مہاجرین کے لئے سالانہ معاش مقرر کی۔

مَاتَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشَیْءٍ اَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ۔ بندہ میری نزدیکی حاصل کرنے کیلئے جو کام کرتا ہے اُن میں فرضوں سے زیادہ کوئی مجھ کو پسند نہیں ہے (تو پہلے انسان کو فرائض کے ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے یعنی سُنن اور آداب کے ساتھ اگر فرضوں سے فرصت اور فراغت ہو تب نوافل ادا کرے یہ نہیں کہ نوافل میں مشغول ہو اور فرض کا خیال نہ رکھے)۔

اَتَیْتُ عُمَرَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ قَوْمِیْ فَجَعَلَ یَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَیٍّ فِی الْفَیْنِ وَیُعْرِضُ عَنِّیْ۔ (عدی بن حاتم طائیؓ نے کہا) میں حضرت عمرؓ کے پاس اپنی قوم کے چند لوگوں سمیت آیا وہ قبیلۂ طی کے ایک ایک شخص کے لئے دو دو ہزار درہم (سالانہ) مقرر کر رہے تھے اور میری طرف توجہ ہی نہ کرتے تھے۔

اِتَّخَذَ عَامَ الْجَدْبِ قَدَحًا فِیْهِ فُرُوْضٌ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں تیر کی ایک لکڑی رکھی تھی اُس میں کٹاؤ تھا۔

لَمْ یَفْتَرِضْهَا وَلَدٌ۔ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پہلے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی (بلکہ آپ کنواری تھیں پہلی اولاد حضرت عیسٰی علیہ السّلام تھے)۔

اِسْتَقْبَلَ فُرْضَتَیِ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کے دونوں اُبھاروں کی طرف مُنہ کیا۔

فُرْضَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کا نشیبی حصہ پیچ میں ہو یا کنارے میں (اور فُرْضَةُ النَّهْرِ نہر کا دہانہ۔ کرمانی رح نے کہا فُرْضَةُ الْجَبَلِ پہاڑ پر جانے کا راستہ)

حَتّٰی اَرْفَا بِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ النَّهْرِ۔ نہر کے دہانہ کی جانب کشتی ٹھہرائی (اُس کا لنگر ڈالا)

وَاجْعَلُوا السُّیُوْفَ لِلْمَنَایَا فُرَضًا۔ تلواروں کو موت کا دہانہ بناؤ (یعنی شہادت حاصل کرو)۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔ علم حاصل کرنا (یعنی بقدرِ ضرورت دین کا علم حاصل کرنا) ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے (بقدر ضرورت کی قید اس واسطے لگائی کہ اگر کسی کے پاس مال ہی نہ ہو تو اُس کو زکوٰۃ کے مسائل سیکھنا فرض نہیں ہے اسی طرح جس کو حج کا مقدور نہ ہو اُس کو حج کے ارکان اور آداب کا سیکھنا فرض نہیں ہے باقی ایمان کے ضروری عقائد اور نماز روزے کے ضروری احکام سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسی طرح عورتوں کو حیض اور نفاس کے مسائل سیکھنا)۔

اِنَّهَا فَرِیْضَةٌ وَّاجِبَةٌ۔ زکوٰۃ فرض ہے اور واجب ہے۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْاَرْضِ فَرِیْضَةٌ۔ سجدہ زمین پر کرنا فرض ہے (یعنی بہتر ہے گو اور پاک

چیزوں پر بھی سجدہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کھانے اور پہننے کی چیزیں نہ ہوں۔ علمائے امامیہ کا یہی قول ہے)

فَرَضَ اللّٰہُ عَلَی النِّسَاءِ۔ اللہ نے عورتوں کے لئے یہ مقدر کیا ہے۔

فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ وَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْجُہٍ۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کو فرض کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی دس قسمیں سنت ٹھہرائیں (یعنی مقرر کیں اور تفصیل سے بیان کیں جیسے صلوٰۃ السفر، صلوٰۃ الحضر، صلوٰۃ الخوف صلوٰۃ المسافر، صلوٰۃ المریض، صلوٰۃ الکسوف، صلوٰۃ الخسوف، صلوٰۃ الجنازۃ، صلوٰۃ العیدین، صلوٰۃ الجمعۃ اب جو شخص صرف قرآن کو دیکھے اور حدیث کو نہ مانے وہ گمراہی میں پڑ گیا)

فِرْضَخٌ۔ بچھو۔

فِرْضَاخٌ۔ موٹا بلند آدمی۔

فِرْضَاخَۃٌ۔ بڑی چھاتیوں والی عورت۔

اِنَّ اُمَّہٗ کَانَتْ فِرْضَاخِیَّۃً۔ دجال کی ماں بڑی موٹی تازی، بڑی چھاتیوں والی ہے۔

اَلْمُفْرَضِخُ۔ ضعیف، ناتواں۔

فَرْطٌ۔ قصور کرنا، اور ضائع کرنا یہاں تک کہ فوت ہو جائے۔

فُرُوْطٌ۔ آگے بڑھنا، سابق ہونا۔

فَرْطٌ۔ ایک بات منہ سے بن سوچے نکل جانا، ضائع ہونا، فوت ہونا، اسراف کرنا بچوں کا چھٹپن میں مرجانا، بھیجنا، آگے کرنا، جلدی کرنا زیادتی کرنا، غالب آنا۔

فَرْطٌ اور فَرَاطَۃٌ۔ قافلہ سے آگے بڑھ کر پانی اور چارے کا انتظام کرنا۔

تَفْرِیْطٌ۔ کمی کرنا، قصور کرنا، بھیجنا، چھوڑ دینا، جدا کرنا، حد سے زیادہ تعریف یا ہجو کرنا، علیحدہ کرنا۔

مُفَارَطَۃٌ اور فِرَاطٌ۔ پانا، مسابقت کرنا، بھرنا، یہاں تک کہ پانی بہہ نکلے، بھول جانا، چھوڑ دینا، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔

اِفْرَاطٌ۔ حد سے بڑھ جانا زیادتی اور کمال کی جانب میں۔

تَفْرِیْطٌ۔ جانب نقصان اور تقصیر میں حد سے بڑھ جانا۔

تَفَرُّطٌ۔ آگے بڑھنا۔

تَفَارُطٌ۔ مسابقت کرنا۔

اِنْفِرَاطٌ۔ گھل جانا۔

اِفْتِرَاطٌ۔ بچے کا چھٹپن میں مرجانا۔

فَارِطٌ اور فَرَطٌ۔ وہ شخص جو لوگوں کے آگے جاکر اُن کے دانہ چارہ کھانے پانی کا انتظام کرتا ہے (بعضوں نے کہا جو حوض اور ڈول رسی وغیرہ کا انتظام کرتا ہے)

اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ۔ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (نہایہ میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں فَرَطَ یَفْرُطُ فَھُوَ فَارِطٌ اور فَرَطٌ جب کوئی شخص آگے بڑھ کر لوگوں کے لئے پانی کی تلاش کرے اور رسیاں ڈول حوض وغیرہ اُن کے لئے تیار کرے)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا۔ یا اللہ! اس بچہ کو ہمارا پیش خیمہ بنادے (یعنی اجر اور ثواب جو ہم نے آگے بھیجا آخرت میں کام آنے کے لئے یا ہمارا سفارشی بنادے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ

کہ صغیر سن بچہ جو گذر گیا ہو اپنے ماں باپ کی سفارش کرے گا)۔

عَلٰی مَا فَرَطَ مِنِّیْ۔ مجھ سے جو قصور سرزد ہوا یا جو کام آگے کر چکا ہوں۔

اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ فُرَّاطُ الْقَاصِفِیْنَ۔ میں اور دوسرے پیغمبر ہجوم کرنے والوں کے پیش خیمہ ہوں گے۔ (اپنی اپنی امتوں کی شفاعت اور نجات دلانے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ یہ جمع ہے فارِطٌ کی)۔

تَقْدَمِیْنَ عَلٰی فَرَطِ صِدْقٍ تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا اس بیماری میں جس میں وہ گزر گئیں) تم تو سچے پیش خیموں کے پاس جاتی ہو (جو تمہاری راحت اور آرام کا سب سامان وہاں کرلیں گے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ)

قَالَتْ لِعَائِشَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَاکِ عَنِ الْفُرْطَةِ فِی الدِّیْنِ۔ حضرت بی بی اُمّ سلمہؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو دین کے کاموں میں حد سے زیادہ بڑھ جانے سے منع فرمایا ہے (یعنی غلو اور افراط سے وہ یہ ہے کہ مباح کو مستحب یا سنّت اور مستحب کو واجب اور لازم یا مکروہ کو حرام کر ڈالے)

مَنْ یَّسْبِقُنَا اِلَی الْاُثَایَةِ فَیَمْدُرُ حَوْضَہَا وَیُفْرِطُ فِیْہِ فَیَمْلَؤُہٗ حَتّٰی نَأْتِیَہٗ۔ کون شخص ہم میں سے اثایہ کی طرف آگے بڑھ کر جاتا ہے (اُثایہ ایک موضع کا نام ہے جحفہ کے راستہ میں) وہاں حوض کو لیپ پوت کر تیار کرتا ہے پھر اس میں اتنا پانی بھرتا ہے کہ لبالب ہو جائے ہمارے آنے تک۔

اَلَّذِیْ یُفْرِطُ فِیْ حَوْضِہٖ۔ جو شخص اپنے حوض کو پانی سے بھر دے۔

تَنْفِی الرِّیَاحُ الْقَذٰی عَنْہُ وَاَفْرَطَہٗ۔ ہوائیں اُس پر سے کوڑا (کچرا) اُڑا دیتی ہیں اور اُس نے اُس کو بھر دیا، یا چھوڑ دیا۔

مُلْکُ بَنِیْ سَاسَانَ اَفْرَطَہُمْ۔ سلطنت نے بنی ساسان کو چھوڑ دیا (یعنی اُن کی بادشاہت جاتی رہی ہے)

لَا یُرٰی الْجَاہِلُ اِلَّا مُفْرِطًا اَوْ مُفَرِّطًا۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) جاہل کو جب دیکھو گے یا تو ایک کام میں حد سے بڑھ جانے والا پاؤ گے یا کمی کرنے والا پاؤ گے (یعنی ہمیشہ افراط یا تفریط میں مبتلا رہے گا اعتدال کا درجہ کبھی اس کو نصیب نہ ہوگا ہر کام میں اعتدال کرنا علم اور دانش مندی کی نشانی ہے)

اِنَّہٗ نَامَ عَنِ الْعِشَاءِ حَتّٰی تَفَرَّطَتْ۔ آپ عشاء کی نماز نہ پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ قضا ہو گئی (اس کا وقت گزر گیا)

حَتّٰی اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ۔ یہاں تک کہ انہوں نے جلدی کی اور جہاد کا وقت گزر گیا۔ (ایک روایت میں تَفَرَّطَ ہے معنے وہی ہیں۔ مجمع البحار میں ہے یعنی مجاہدین آگے نکل گئے)۔

کَانَ النَّاسُ اِنَّمَا یَذْہَبُوْنَ فَرْطَ الْیَوْمَیْنِ فَیَبْعَرُوْنَ کَمَا تَبْعَرُ الْاِبِلُ۔ لوگ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) دو دو دن کے بعد پاخانہ کو جایا کرتے اور اونٹ کی طرح سوکھی

بینگنیاں نکالتے۔ (کیونکہ کھانا کم میسّر ہوتا دوسرے ملتا بھی تو خشک کھانا اُس میں چکنائی نہ ہوتی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اٰتِیْكَ فَرْطَ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ۔ مَیں تیرے پاس ایک دن یا دو دن بعد آیا کروں گا۔ اور لَقِیْتُهُ الْفَرْطَ بَعْدَ الْفَرْطِ۔ مَیں اُس سے وقت بہ وقت ملتا رہا)

فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ۔ ہم نے تو بہت قیراطوں کا نقصان کیا (یعنی اُن ثوابوں کا جو جنازے کے ساتھ دفن تک شریک رہنے سے ملتے ہیں کیونکہ ہم جنازے پر نماز ادا کرتے ہی اپنے گھر کو لوٹتے رہے دفن میں شریک نہیں ہوئے)

فَرَطَ مِنْهُ اَمْرٌ۔ اُس سے ایک قصور سرزد ہوا (یا ایک کام اُس نے بے سوچے سمجھے کر لیا)

عَلٰی مَا فَرَطَ مِنِّیْ۔ اُن کاموں پر جو میں آگے کر چکا ہوں۔

نَحْنُ اَفْرَاطُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَبْنَاءُ الْاَوْصِیَاءِ ہم اہل بیت پیغمبروں کے نشان ہیں جن سے لوگ راہ پاتے ہیں اور وصی کی اولاد ہیں (یعنی حضرت علیؓ کی جو امامیہ کے اعتقاد کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے)

اَلسِّوَاكُ لَا یَضُرُّكَ تَرْكُهٗ فِیْ فَرْطِ الْاَیَّامِ۔ اگر بعضے اوقات مسواک چھوڑ دے تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (ابو عبیدہؓ نے کہا فرط کی مقدار پندرہ ۱۵ دن سے زائد نہیں ہوتی)۔

فَرْطَمَةٌ اُونچا کرنا۔

فُرْطُوْمٌ۔ موزے کی چونچ (اُس کی جمع فَرَاطِیْمُ ہے)۔

خِفَافُهُمْ مُّفَرْطَمَةٌ۔ اُن کے جوتوں کی نوکیں لمبی ہوں گی، چونچ دار (جیسے سلیم شاہی جوتوں کی نوک ہوتی ہے)۔

فَرْعٌ چڑھنا، اُترنا، ازالۂ بکارت کرنا، اوپر اُٹھانا، خوبصورتی یا شرافت میں بلند ہونا، روکنا، حائل ہونا، اصلاح کرنا۔

فَرَعٌ۔ پورے سر پر بال ہونا۔

تَفْرِیْعٌ۔ نیچے اُترنا، اُوپر چڑھنا، فرع کا ذبح کرنا، (اُس کا بیان آگے آئے گا) شاخیں کرنا، ایک اصل قاعدۂ کلیہ سے اور باتیں نکالنا۔

اِفْرَاعٌ۔ نیچے اُترنا۔

تَفَرُّعٌ۔ شاخدار ہونا، ایک اصل سے دوسرے مسائل نکلنا۔

اِفْتِرَاعٌ۔ ازالۂ بکارت کرنا۔

اِسْتِفْرَاعٌ۔ فرع کو ذبح کرنا۔

لَا فَرَعَةَ یا لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ۔ اسلام میں فرع کوئی چیز نہیں ہے نہ عتیرہ (رجب کی قربانی) (فَرَع کہتے ہیں اونٹنی کے پہلوٹے بچہ کو، مشرک لوگ اُس کو اپنے معبودوں کے نام پہ کاٹتے اُن کی نذر کرتے مسلمانوں کو اُس سے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ جب سَو اونٹ کسی کے پورے ہو جاتے تو وہ ایک جوان اونٹ بُت کے نام پر کاٹتا۔ اس کو فَرَع کہتے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی ایسا کیا کرتے[1] پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا)

فَرِّعُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَلٰكِنْ لَا تَذْبَحُوْهُ غَرَاةً حَتّٰی یَكْبَرَ۔ (اگر تم چاہو تو اب بھی فرع کی قربانی کر سکتے ہو) لیکن بالکل بچہ جس کا گوشت سریش کی طرح چپک دار اور ملائم ہو نہ کاٹو جب بڑا

[1] یعنی سَو اونٹ پورے ہونے پر ایک اونٹ کی قربانی اللہ کے نام پر کیا کرتے ۱۲ منہ

ہو تو کاٹو۔

فِیْ کُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ۔ ہر چرنے والے جانور (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ) میں فرع کی قربانی ہے (یعنی سو راس پورے ہونے پر ایک جانور کی قربانی کرنا) مجمع البحار میں ہے کہ مشہور قول یہ ہے کہ فرع اور عتیرہ میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر اللہ کے نام پر کی جائے بلکہ مستحب ہے اور لا فرع ولا عتیرۃ کی حدیث سے یہ مراد ہے کہ وہ واجب نہیں ہیں جس کا جی چاہے کرے جس کا جی نہ چاہے نہ کرے اور فقراء اور مساکین کو گوشت بانٹنا صدقہ ہے اور نیک کام ہے۔

اِنَّ جَارِیَتَیْنِ جَاءَ تَا تَشْتَدَّانِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَاَخَذَ تَا بِرُکْبَتَیْہِ فَفَرَعَ بَیْنَھُمَا۔ دو چھوکریاں دوڑتی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپؐ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے آپ کے گھٹنے تھام لئے آپؐ نے اُن دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا (اُن کو لڑائی سے روک دیا)

اِخْتَصَمَ عِنْدَہٗ بَنُوْ اَبِیْ لَھَبٍ فَقَامَ یُفَرِّعُ بَیْنَھُمْ۔ ابو لہب کے بیٹے آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے آپ کھڑے ہوکر اُن میں بیچ بچاؤ کرنے لگے۔

کَانَ یُفَرِّعُ بَیْنَ الْغَنَمِ۔ آپ بکریوں کو جب وہ ایک دوسرے سے لڑتیں جدا کر دیتے (ہروی نے یُفَرِّعُ قاف سے ذکر کیا ہے ابو موسیٰ رح نے کہا یہ اُن کی غلطی ہے)

یَکَادُ یَفْرَعُ النَّاسَ طُوْلًا۔ آپؐ لوگوں سے بلند اور دراز معلوم ہوتے۔

کَانَتْ تَفْرَعُ النِّسَاءَ طُوْلًا۔ حضرت ام المومنین سودہؓ کا قد سب عورتوں سے اونچا تھا۔

تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰی عَلٰی مَنْ یَّعْرِفُھَا۔ حضرت ام المومنین سودہؓ اپنے بھاری بھرکم جسم اور درازئ قامت سے پہچان لی جاتیں جو شخص اُن کو جانتا ہوتا وہ اُن کو پہچان لیتا (گو کپڑے میں لپٹی ہوئی نکلتیں)۔

کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلٰی فُرُوْعِ اُذُنَیْہِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) اپنے ہاتھوں کو کانوں کے بالائی حصہ تک اُٹھاتے۔ (ایک روایت میں مونڈھوں تک ہے اور امام شافعیؒ نے دونوں روایتوں میں یوں جمع کیا ہے کہ انگوٹھے تو کانوں کی لو کے برابر آجاتے اور ہتھیلیاں مونڈھوں تک رہتیں۔ بعضوں نے دونوں طرح جائز رکھا ہے)

فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔ ہم رمضان میں تراویح سے اُس وقت فارغ ہوتے جب صبح کی ابتداء قریب ہوتی۔

اِنَّ لَھُمْ فِرَاعَھَا۔ زمین کا بلند حصہ وہ لے لیں۔

فِرْعٌ۔ اونچا پہاڑ

سُئِلَ مِنْ اَیْنَ اَرْمِی الْجَمْرَتَیْنِ قَالَ تَفْرَعُھُمَا۔ عطاءؒ سے پوچھا گیا ہم دونوں جمروں پر کہاں سے کنکریاں ماریں۔ انھوں نے کہا بلند جانب پر کھڑے ہوکر۔

اَیُّ الشَّجَرَۃِ اَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ قَالُوْا فَرْعُھَا قَالَ وَکَذٰلِکَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ۔ درخت کا کونسا حصہ میوہ توڑنے والے کو دور پڑتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اوپر کی شاخیں فرمایا صف اوّل کی یہی مثال ہے۔ (یہ حدیث کتاب النحاء میں گذر چکی ہے)۔

أَعْطَى الْعَطَايَا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَارِعَةً مِّنَ الْغَنَائِمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حُنین کی لُوٹ میں سے لوگوں کو عطیات دیئے پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے (یعنی اصل مال میں سے خمس علیحدہ کرنے سے پہلے)

كَانَ يَجْعَلُ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ وَكَانَ مَسْرُوْقٌ يَجْعَلُهُ فَارِعًا مِّنَ الْمَالِ۔ شریح قاضی مدبر غلام یا لونڈی کی آزادی تہائی مال میں سے نافذ کرتے (یعنی تہائی مال میں جہاں تک گنجائش ہوتی اتنا حصہ اُس کا آزاد ہوتا) اور مسروق تابعی اُس کو کُل مال سے نافذ کرتے۔

اَلْفُرْعَانُ أَفْضَلُ أَمِ الصُّلْعَانُ فَقَالَ الْفُرْعَانُ قِيْلَ فَأَنْتَ أَصْلَعُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَعَ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سر کے بال انبوہ ہوں، سارے سر پر بال ہوں یا جن کے سامنے کا حصہ سر کے بالوں سے صاف ہو (پہلے لوگوں کو افرع کہتے ہیں اور دوسروں کو اصلع) آپؓ نے فرمایا افرع بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا آپ تو اصلع ہیں کہنے لگے (میں اصلع ہوا تو کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افرع تھے (آپ کے سارے سر مبارک پر گھنے ہوئے بال تھے۔ بعضوں نے کہا افرع وہ شخص جس کے بال مونڈھوں تک ہوں۔ غرض حضرت عمرؓ کی یہ ہے کہ جو صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی وہی افضل ہے)

لَا يَؤُمَّنَّكُمْ أَنْصَرُ وَلَا أَزَنُّ وَلَا أَفْرَعُ۔ جو شخص بے ختنہ ہو یا پاخانہ پیشاب کو روکے ہوئے ہو یا وسواس والا ہو وہ شخص تمہاری امامت نہ کرے۔

فُرُعٌ۔ ایک مقام کا نام ہے حرمین شریفین کے درمیان۔

يَفْتَرِعُهَا۔ اُس کی ازالۂ بکارت کرے (یعنی لونڈی کی تو حاکم اُس سے اس قدر نقصان لونڈی کے مالک کو دلوائے جو ثیبہ کی قیمت میں بہ نسبت باکرہ کے ہے)

مَضَتْ أُصُوْلٌ نَحْنُ فُرُوْعُهَا۔ جڑیں گزر گئیں ہم ان کی شاخیں ہیں (یعنی باپ دادا گزر گئے بیٹے پوتے باقی ہیں)

عَلَيْنَا أَنْ نُّلْقِيَ إِلَيْكُمُ الْأُصُوْلَ وَعَلَيْكُمْ أَنْ تُفَرِّعُوْا۔ امام محمد باقرؒ اور امام جعفر صادق علیہما السّلام نے فرمایا ہمارا کام یہ ہے کہ تم کو اصلیں (قواعد کلیہ) بتلائیں پھر تم اُن سے شاخیں نکال لو (جزئی مسائل ایک کلی قاعدے سے نکال لو جیسے تمام فقہاء کی عادت ہے مثلاً امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ شراب اس وجہ سے حرام ہے کہ اُس سے نشہ ہوتا ہے اب سب نشہ لانے والی چیزوں کی حرمت اس سے سمجھ لو۔)

فَلَمَّا افْتَرَعَهَا غَلَبَ الدَّمُ۔ جب اُس کی ازالۂ بکارت کی تو خون بہت بہنے لگا۔

إِذَا فُرِعَتِ الْمَرْأَةُ ذَهَبَ جُزْءٌ مِّنْ حَيَاهَا۔ جب کسی عورت کی بکارت زائل کی جائے تو اس کی شرم اور حیا کا ایک حصہ جاتا رہے گا (کیونکہ کنواری کو بہ نسبت ثیبہ کے زیادہ شرم ہوتی ہے)

إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ الْمُفْتَرَعَ قِيْلَ لَهُ وَمَا الْكَذِبُ الْمُفْتَرَعُ قَالَ يُحَدِّثُكَ الرَّجُلُ بِحَدِيْثٍ فَتَتْرُكُهُ فَتَرْوِيْهِ عَنْ غَيْرِ الَّذِيْ حَدَّثَكَ بِهِ۔ مفترع جھوٹ سے بچے رہو۔ لوگوں نے عرض کیا مفترع جھوٹ کیا ہے فرمایا وہ یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کوئی بات بیان کرے اور تم اُس کو چھوڑ کر دوسرے شخص سے اُس کو نقل کرو

(یعنی دوسرے شخص کا نام لو کہ اُس نے تم سے یہ بیان کیا تھا)

فِرْعَوْن۔ ایک عجمی نام ہے (اُس کی جمع ـــ فَرَاعِیْن ہے) ابن جوزیؒ نے کہا فرعون تینؔ گزرے ہیں۔ ایک حضرت ابراہیمؑ کا فرعون اُس کا نام سنان تھا۔ دوسرے حضرت موسٰیؑ کا فرعون اُس کا نام ولید بن مصعب تھا۔ تیسرے حضرت یوسفؑ کا فرعون اُس کا نام ریان بن ولید تھا اور حضرت یوسف علیہ السّلام جب مصر میں گئے تھے اُس دن میں اور جس دن حضرت موسٰی علیہ السّلام وہاں گئے تھے چارؔ سو برس کا فاصلہ تھا اور ہر ایک شریر اور سرکش کو فرعون کہتے ہیں اور سرکشوں کو فَرَاعِنَہ اور عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَفَرْعَنَ یا ذُوْ فِرْعَنَۃٍ یعنی مکر اور فریب اور شرارت والا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْرَعَ وَاَبُوْبَکْرٍ اَفْرَعَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدّیقؓ دونوں کے سارے سر پر جھنڈ بال تھے (سر کا سامنے کا حصّہ بالوں سے خالی نہ تھا یعنی اصلع نہ تھے لیکن حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ دونوں اصلع تھے)

فُرْعُلٌ۔ بجو کا بچہ (نر کو فُرْعُلَان کہتے ہیں اور مادہ کو فُرْعُلَۃٌ اُس کی جمع فَرَاعِلُ اور فَرَاعِلَۃٌ)

سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَلْفُرْعُلُ تِلْکَ نَعْجَۃٌ مِّنَ الْغَنَمِ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ بجو کا کھانا کیسا ہے (یعنی حلال ہے یا حرام ہے) انھوں نے کہا بجو تو ایک بھیڑ ہے بکری کی قسم میں سے (یعنی بکری کی طرح وہ حلال ہے)۔

فَرْغٌ۔ بہہ جانا۔

فُرُوْغٌ اور فَرَاغٌ۔ خالی ہونا، قصد کرنا، بیکار جانا۔

فَرَاغَۃٌ۔ کشادگی، بےصبری، بےقراری۔

تَفْرِیْغٌ۔ بہانا، خالی کرنا۔

اِفْرَاغٌ۔ بہانا، اُتارنا۔

تَفَرُّغٌ۔ بیکاری، کوشش کرنا۔

اِفْتِرَاغٌ۔ اپنے اوپر پانی بہانا۔

اِسْتِفْرَاغٌ۔ قے کرنا، بہت کوشش کرنا۔

کَانَ یُفْرِغُ عَلٰی رَأْسِہٖ ثَلٰثَ اِفْرَاغَاتٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل میں تینؔ بار اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَغْتُ الْاِنَاءَ اِفْرَاغًا یا فَرَّغْتُہٗ تَفْرِیْغًا۔ جب برتن کو اُلٹ کر جو کچھ اُس میں ہے وہ سب بہا دے)

ثُمَّ تُفْرِغَانِہٖ فِیْ اَفْوَاہِ الْقَوْمِ۔ پھر لوگوں کے مونہوں میں اُس کو بہاؤ (یعنی پلاؤ)

فَاَفْرَغَہَا فِیْ صَدْرِیْ۔ پھر اُس کو میرے سینے میں اُنڈیل دیا (یعنی اُس طشت کو جس میں فرشتے ایمان اور علم بھر کر لائے تھے)۔

اُفْرُغْ اِلٰی اَضْیَافِکَ۔ اپنے مہمانوں کی طرف جا، یا دل کھول کر فراغت کے ساتھ اُن کی مہمانی کر۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ حَمَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لَّنَا قَطُوْفٍ فَنَزَلَ عَنْہُ فَاِذَا ھُوَ فِرَاغٌ لَا یُسَایَرُ۔ ایک انصاری شخص نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ایک گدھے پر سوار کیا جو منٹھا اور سست دیر میں چلنے والا تھا جب (آپؐ سواری کر کے) اُس پر سے اُترے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چالاک اور تیز رو ہو گیا

ہے کوئی جانور اُس کے برابر چل نہیں سکتا یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا کہ مٹھا جانور آپؐ کی سواری کی برکت سے تیز اور چالاک ہو گیا)

وَلَا یَعْجَلَنَّ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ۔ جلدی نہ کرے اچھی طرح فراغت کے ساتھ پیٹ بھر کر کھالے۔

مَنِ اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ۔ جو شخص جنازے کے ساتھ رہے اخیر تک یعنی دفن سے فراغت تک اُس کو ثواب کے دو قیراط ملیں گے (ان قیراطوں کا وزن اللہ ہی جانتا ہے)

وَدِدْتُ عَمَلًا اَعْمَلُهٗ فَاَفْرُغَ مِنْهُ۔ میں چاہتی ہوں کہ نیک کام ایسا کروں جس سے فراغت کر لوں (جیسے معیّن کام کی نذر کرنا مثلاً ایک بُردہ آزاد کرنے کی یا ایک مہینہ روزہ رکھنے کی برخلاف غیر معیّن کام کے اُس میں دل کو اطمینان نہیں ہوتا کہ وہ کام پورا ہوا یا نہیں)۔

لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلِتَنْكِحَ۔ جس عورت کو پیغامِ نکاح دیا جائے وہ اپنی سوکن کو طلاق دے ڈالنے کی خواہش نہ کرے تاکہ اُس کی کھانے کی رکابی بھی خود مارلے (یعنی اُس کے حصّہ کا جو نان و نفقہ ہے وہ مجھ ہی کو مل جائے) اور نکاح کرلے۔

فَرَغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ۔ ہر بندے کی پیدائش میں اُس کی پانچ باتوں سے فراغت ہو جاتی ہے (اُسی وقت لکھ دی جاتی ہیں جن میں تغیّر و تبدل نہیں ہو سکتا)

قَوْسٌ فِرَاغٌ۔ وہ کمان جس سے جلد جلد تیر ماریں یا جس کا تیر دُور تک جائے۔

اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا۔ اس پانی میں سے پیتے رہو اور بدن پر ڈالتے رہو۔

فَرْغُ الدَّلْوِ۔ ڈول کا وہ حصّہ جہاں سے پانی نکلتا ہے۔

فَرْغَانَه۔ ایک ملک کا نام ہے۔

طَعْنَةٌ فُرْغَاءُ۔ ایسا زخم بھالے کا جو کشادہ اور وسیع ہو۔

ذَهَبَ دَمُهٗ فِرْغًا۔ اس کا خون بیکار گیا (ضائع ہوا نہ دیت نہ قصاص)

وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ۔ (دُعاء قبول ہونے کی کئی شرطیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے) ایسے امر کی دعاء نہ کرے جس سے فراغت ہو چکی ہے (جو پیدا ہونے تک لکھ دیا گیا ہے اُس میں تغیّر و تبدل نہیں ہو سکتا مثلاً یہ کہ میں کبھی نہ مروں ہمیشہ زندہ رہوں یا میرا حشر نہ ہو یا مجھ کو غیب کا علم حاصل ہو جائے)۔ **مترجم** کہتا ہے کہ رزق اور روزی اور سعادت اور شقاوت اور عمر بھی پیدا ہوتے ہی لکھ دی جاتی ہے مگر اُن کے لئے دُعاء کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسے اَللّٰھُمَّ اجعلنی طویل العمر کثیر الرزق اور اللّٰھم وسع لی فی رزقی وفی اجلی اللّٰھم اجعلنی سعیدًا تو اس حدیث میں قد فرغ منہ سے وہ امر مراد ہیں جن کے خلاف ہونا محال ہے مثلاً ہر آدمی کے لئے ایک دن موت لازمی ہے اب یہ دعاء کرنا کہ میں کبھی نہ مروں سفاہت اور نادانی ہے۔

سَاَفْرُغُ لَكَ۔ یہ تہدید کے لئے کہا جاتا ہے یعنی اب مَیں سب کام چھوڑ کر تمہاری خبر لوں گا۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ۔ اب ہم تم سے حساب لیں گے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَلَمَّا فَرَغَ۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت پیدا کی جب اُس سے فارغ ہوا۔

اُفٍّ لِرَجُلٍ لَا يُفَرِّغُ نَفْسَهٗ بِكُلِّ جُمُعَةٍ لِاَمْرِ دِيْنِهٖ ۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو جُمعہ کے دن اپنے دین کے کام کے لئے فارغ نہ ہو (جمعہ کے دن بھی دنیا کے کام نہ چھوڑے اور جمعہ کی نماز ادا نہ کرے)

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كَثْرَةَ الْفَرَاغِ۔ اللہ تعالیٰ بہت بیکاری کو بُرا جانتا ہے (یعنی بطالت اور بے شغلی کو۔ آدمی کو چاہیئے کہ اپنے اوقات ضائع نہ کرے دنیا اور دین دونوں کے اشغال میں مصروف رہے)

اَفْرَغَ عَلَيْهِ النِّعْمَةَ ۔ اُس پر نعمتوں کو اُنڈیلا۔ یعنی اُس کے ساتھ بہت احسانات کئے۔

اَفْرَغْتُ الدِّمَاءَ ۔ میں نے خونریزی کی۔

فَرْفَرَةٌ ۔ چیخنا، آمیزش کرنا، بہت کرنا، توڑنا کاٹنا، ہلانا، کسی کی عزت لینا، اپنا بدن جھاڑنا، جلدی کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا، ہلکا ہونا، پھاڑنا، زبان کو دانتوں پر ملنا، سر ہلانا۔

فَرْفَارٌ ۔ ایک کالا درخت ہے آبنوس کی طرح خوشبودار۔

فُرْفُورٌ ۔ بھیڑ کا بچہ۔

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا يُفَرْفِرُ الدُّنْيَا فَرْفَرَةَ هٰذَا الْاَعْرَجِ ۔ میں نے کسی شخص کو دنیا کی بُرائی کرتے اور پھاڑتے اس لنگڑے سے زیادہ نہیں دیکھا (یعنی ابوحازم رضؓ سے وہ دنیا کی بہت مذمت کرتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَلذِّئْبُ يُفَرْفِرُ الشَّاةَ ۔ بھیڑیا بکری کو پھاڑ ڈالتا ہے)

فِرْفَارٌ ۔ وہ شیر جو اپنے برابر والے شیر کو پھاڑ ڈالے۔

فَرْقٌ ۔ جُدا کرنا، بیٹ کرنا، فیصلہ کرنا، تفصیل سے بیان کرنا، چیرنا، کُھل جانا، واضح ہونا۔

فَرَقٌ ۔ ڈرنا، اور ایک پیمانہ ہے سولہ رطل یا تین صاع کا۔

تَفْرِيْقٌ اور تَفْرِقَةٌ ۔ جُدا کرنا، پریشان کرنا، ڈرانا۔

مُفَارَقَةٌ اور فِرَاقٌ ۔ جدا ہونا، علیحدہ ہو جانا

اِفْرَاقٌ ۔ پرندے کا بیٹ کرنا، چنگا ہونا۔

تَفَرُّقٌ ۔ جُدا ہونا۔

فَارُوْقٌ ۔ جُدا کرنے والا۔ اور حضرت عمرؓ کا لقب ہے کیونکہ انہوں نے حق کو باطل سے اور مسلمان کو منافق سے جُدا کیا۔

يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے جس کو فَرَق کہتے (اُس میں بارہ مُد یا سولہ رطل یا تین صاع پانی آتا ہے بعضوں نے کہا فَرَق پانچ قسط کا ہوتا ہے ایک قسط نصف صاع کی۔ اور فَرْقٌ بہ سکون راء ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے) کرمانی نے کہا یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ آپؐ ایک صاع پانی سے غسل کیا کرتے۔ کیونکہ مختلف حالات اور مواقع ہیں کبھی ویسا بھی کرتے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فَرَق بھر پانی سے غسل کرتے بلکہ برتن کا بیان کرنا منظور ہے یعنی غسل کا برتن فَرَق تھا جس میں تین صاع پانی سماتا۔

مَا اَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فَالْحُسْوَةُ

مِنْهُ حَرَامٌ۔ جس شراب کا ایک فرق نشہ کرے اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ تَكُوْنَ كَصَاحِبِ فَرَقِ الْاُرُزِّ فَلْيَكُنْ مِثْلَهٗ۔ جو شخص ایسا ہوسکے جس کے پاس ایک فرق چاول ہوں تو ویسا ہو جائے (لوگوں سے مستغنی اور بے پرواہ رہے)۔

فِیْ كُلِّ عَشَرَةِ اَفْرُقٍ عَسَلٍ فَرَقٌ۔ ہر شہد کے دس فرق میں سے ایک فرق زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔

فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا۔ میں اُس سے ڈر گیا، سہم گیا (فرق بمعنے ڈر اور خوف)

اَبِاللّٰهِ تُفَرِّقُنِیْ۔ کیا تم مجھ کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے ہو۔

فَرَقًا مِنْكَ۔ تجھ سے ڈر کر۔

فَرَقًا مِنْ اَنْ اُصِيْبَ۔ ڈر کر ایسا نہ ہو کہ مجھ کو صدمہ پہنچے۔

اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔ مارے ڈر کے کانپنے لگا۔

اَمَا تَفْرَقُ مِنِّیْ۔ کیا تم مجھ سے نہیں ڈرتے۔

حَتّٰى فَرِقْتُ۔ یہاں تک کہ میں ڈر گیا۔

اَوْ قَالَ فَرَقٌ مِنْكَ۔ یا یوں کہا تجھ سے ڈر کر۔

وَيَفْرَقُ لِرُؤْيَتِهٖ مَنْ لَمْ يَرَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا وہ آپ کو دیکھ کر ڈر جاتا (آپ کے چہرۂ مبارک پر ایسا رعب و داب تھا پھر جب کوئی آپ کے پاس جاکر ہم کلام ہوتا تو آپ کو بے انتہا خلیق اور مہربان پاتا)

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْصَتُهٗ فَرَقَ۔ اگر آپ کے بالوں کا چٹلا خود بخود دو ٹکڑے ہو جاتا تو ویسا ہی جدا رہنے دیتے ورنہ جدا نہ کرتے۔

مَفْرَقُ الرَّاْسِ۔ چندیا، مانگ کی جگہ۔

ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔ (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی طرح بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے) پھر مانگ نکالنے لگے۔

فَاِذَا فَرَقْتُ لَهٗ رَاْسَهٗ صَدَعْتُ۔ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ نکالتی تو آپ کے بالوں کو چیر دیتی۔

فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں۔

مَفْرَقُ صَدْرِیْ۔ جہاں میرا سینہ چاک کیا گیا تھا۔

يَفْرِقُوْنَ۔ مانگ نکالتے تھے۔

لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَّلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ کے ڈر سے جو مال ایک جگہ اکٹھا ہو وہ جدا جدا نہ کیا جائے اور جو مال جدا جدا ہو وہ اکٹھا نہ کیا جائے۔ اس کی تفسیر کتاب الجیم اور کتاب الخاء میں گزر چکی ہے۔ امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کی کوفہ میں چالیس بکریاں ہوں اور بصرے میں چالیس تو ہر جگہ ایک ایک بکری یعنی دو بکریاں زکوٰۃ کی اُس سے لی جائیں گی اگر دونوں گلوں کو ایک جگہ کر دے تو ایک ہی بکری دینا ہوگی اسی طرح اگر بغداد میں اس کی بیس بکریاں ہوں اور کوفہ میں بیس تو اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی لیکن اگر زکوٰۃ کا تحصیلدار دونوں گلوں کو اکٹھا کر دے تو ایک بکری

اُس سے لے لیگا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے اونٹ مختلف شہروں میں ہوں اگر اُن سب کو ایک جگہ جمع کرلیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی اگر جمع نہ کریں تو اُس کو کچھ نہ دینا ہوگا۔ (کذا فی النہایۃ)

اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا يَامَالَمْ يَفْتَرِقَا۔ بائع اور مشتری دونوں کو بیع کے فسخ کر ڈالنے کا اختیار رہے گا جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (جہاں معاملہ ہوا ہے اُسی مجلس میں رہیں۔ نہایہ میں ہے کہ لوگوں نے اس تفریق کی جس سے بیع لازم ہوجاتی ہے مختلف تفسیریں کی ہیں۔ بعضوں نے کہا تفرق بالابدان مراد ہے اکثر امام اور فقہاء صحابہؓ اور تابعین میں سے اسی طرف گئے ہیں (اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے) اور امام شافعی رح اور امام احمد رح کا یہی مذہب ہے لیکن امام ابو حنیفہ رح اور امام مالک رح کہتے ہیں کہ جب ایجاب و قبول ہوگیا تو بیع لازم ہوگئی گو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور تفرق سے تفرق بالاقوال یعنی ایجاب و قبول ہونا مراد ہے اور ظاہر حدیث پہلے قول کی تائید کرتی ہے کیونکہ خود ابن عمرؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ جب کسی سے بیع کا معاملہ کرتے تو ایجاب و قبول کے بعد چند قدم اِدھر اُدھر چل دیتے تاکہ تفرق ہوکر بیع لازم ہوجائے دوسرے یہ کہ اگر تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہو یعنی ایجاب و قبول تو اس کلام سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہ جب تک مشتری قبول نہ کرے اُس کو اور نیز بائع کو اختیار ہونا بدیہی ہے اُس کے بیان کی ضرورت کیا تھی)۔

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا) میں نے حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کیا) اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں پھر اُس کے بعد جدا جدا راستے تم لوگوں نے اختیار کرلئے (کوئی تو پوری چار رکعتیں پڑھنے لگا کوئی قصر کرتا رہا غرض لوگوں نے سنت کی پیروی چھوڑ دی)

فَرِّقُوْا عَنِ الْمَنِيَّةِ وَاجْعَلُوا الرَّأْسَ رَأْسَيْنِ۔ اپنے مال کو موت کے صدمے سے علیحدہ کرو (مہنگے اور بیش قیمت غلام یا جانور نہ خریدو) ایک کے بدلے (اتنی ہی قیمت سے) دو سستے جانور یا غلام خریدو (اگر ایک مرجائے گا تو ایک تو رہے گا)

كَانَ يُفَرِّقُ بِالشَّكِّ وَيَجْمَعُ بِالْيَقِيْنِ۔ عبداللہ بن عمرؓ جس طلاق کے پڑنے اور نہ پڑنے میں شک ہوتا (اُس میں لوگوں کا اختلاف ہوتا) تو اُس کی وجہ سے میاں بیوی میں احتیاطاً جدائی کرا دیتے (تاکہ حرام کاری کا گناہ نہ ہو) اور جہاں طلاق نہ پڑنے کا یقین ہوتا تو وہاں میاں بیوی کو ملا دیتے۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمِيْتَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ۔ جو شخص جماعت سے جدا ہو جائے (یعنی اُس جماعت سے جو قرآن اور حدیث کی پیرو ہو اور قرآن و حدیث کے موافق انہوں نے اجماع کیا ہو) تو اُس کی موت جاہلیت کے زمانہ کی موت کی طرح ہوگی۔ (وہ گمراہی اور جہالت پر مرے گا) دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص مرجائے

اور امام کی بیعت اس کی گردن میں نہ ہو یا جو شخص مرجائے
اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے اس کی موت
جاہلیت کی موت ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باوجود
قدرت کے اور امام شرعی موجود ہونے کے اُس
سے بیعت نہ کرے خود سری اور سرکشی اختیار کرے)

مَا اُنْزِلَ فِی التَّوْرٰىةِ وَلَا الْاِنْجِيْلِ
وَلَا الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا۔ سورہ
فاتحہ کی طرح کوئی سورت نہ توراۃ میں اُتری نہ انجیل
میں نہ زبور میں نہ فرقان میں (یعنی قرآن میں قرآن کا
ایک نام فرقان بھی ہے کیونکہ وہ حق کو باطل سے
جُدا کرتا ہے یا حلال وحرام کی تمیز پیدا کرتا ہے)

مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ۔ حضرت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں جدائی ڈالنے
والے ہیں (مومنوں کو کافروں سے جُدا کرتے ہیں
اور مخلصوں کو منافقوں سے اور اچھوں کو بُروں سے
اور نیکوں کو بدکاروں سے)۔

اِنَّ اِسْمَهٗ فِی الْکُتُبِ السَّالِفَةِ
فَارِقْ لِیْطَا۔ اگلی آسمانی کتابوں میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام فارق لیطا مذکور ہے
یعنی حق اور باطل کو جُدا کرنے والے۔

فَرَقَ لِیْ رَأْیٌ۔ مجھ کو ایک رائے ظاہر
ہوئی (ایک تجویز میرے ذہن میں آئی)

قَالَ لِحُیَیْفَانَ کَیْفَ تَرَکْتَ اَفَارِیْقَ
الْعَرَبِ۔ تم نے عرب کے فرقوں کو کس حال
میں چھوڑا۔ (افاریق جمع ہے افراق کی اور
افراق جمع ہے فِرْقٌ کی۔ فِرْقٌ اور فَرِیْقٌ
اور فِرْقَةٌ سب کے معنے ایک ہیں یعنی گروہ)۔

مَا ذِئْبَانِ عَادِیَانِ اَصَابَا فَرِیْقَةَ
غَنَمٍ۔ دو حملہ کرنے والے بھیڑیئے جو بکریوں کے
بھٹکے ہوئے منڈے پر جا پڑیں (یعنی بکریوں کی
اُس ٹکڑی پر جو اپنے گلے سے علیحدہ ہوگئی ہوں
یا راستہ بھول گئی ہوں)

سُئِلَ عَنْ مَّالِهٖ فَقَالَ فِرْقٌ لَّنَا
وَذَوْدٌ۔ حضرت ابوذر غفاری رض سے پوچھا گیا تھا
تمہارے پاس کیا مال ہے؟ انہوں نے کہا کچھ
بکریاں ہیں کچھ اونٹ (ذَوْد دو اونٹوں سے نو
اونٹوں تک کو کہتے ہیں۔ حضرت ابوذر رض بڑے متوکل
اور درویش صفت تھے جو ملتا وہ اُڑا دیتے اور کھلا
دیتے اسی حال میں اُن کی عمر بسر ہوئی)

بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَذْقِهَا وَفِرْقِهَا۔
یا اللہ اُن کے دودھ میں جو پانی سے ملا ہو اور اُن
کے ماپ میں برکت دے۔ (فِرْق یا فَرَق
ایک پیمانہ ہے جس سے دودھ ناپ کر دیتے ہیں)

تَأْتِی الْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا
فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَّافَ۔ سورۂ بقر اور
سورۂ آل عمران قیامت کے دن جھنڈ پرندوں
کی طرح پَرا جمائے ہوئے آئیں گی۔

عُدُّوْا مَنْ اَفْرَقَ مِنَ الْحَیِّ۔ شمار
کرو قبیلہ میں سے کتنے آدمی طاعون سے چنگے ہو
گئے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَقَ الْمَرِیْضُ
جب بیمار کو افاقہ ہوجائے بعضوں نے کہا اِفراق
اُسی بیماری میں مستعمل ہوتا ہے جو آدمی کو ایک ہی
بار ہوتی ہے۔ جیسے سیتلا چیچک وغیرہ)۔

اِنَّهٗ وَصَفَ لِسَعْدٍ فِیْ مَرَضِهٖ
الْفَرِیْقَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سعد رض کے لئے جب وہ بیمار تھے فریقہ تجویز کیا۔
(فریقہ کھجور کو کہتے ہیں جو میتھی کے ساتھ پکائی جاتی
ہے اکثر یہ کھانا زچہ کو دیتے ہیں)۔

اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَ تَفَرَّقَا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محبت پر اکٹھا ہوتے ہیں اور جُدا ہوتے ہیں (یعنی ملتے ہیں تو حُب فی اللہ کی وجہ سے نہ کہ دنیاوی اغراض سے اور جب ایک دوسرے سے جُدا ہوتے ہیں تب بھی محبّت فی اللہ بدستور قائم رہتی ہے۔ بعضوں نے کہا حُب للہ پر اجتماع سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کو وہ امور بتلائیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تفرق علیہ سے یہ مراد ہے کہ اہلِ حقوق کے حُقوق ادا کرنے کے لئے جُدا ہوں جیسے زوجین اور والدین اور اولاد کی خدمت اور پرورش کے لئے)۔

فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔ جو شخص اس امّت کے کام میں پھوٹ ڈالنا چاہے (یعنی اُمّت میں اتحاد ہو اور وہ ایک امام کی بیعت پر متفق ہوں پھر کوئی اُن میں پھوٹ ڈالنا اور امام سے بغاوت اور سرکشی کرانا چاہے)۔

خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ۔ وہ میری اُمّت میں پھوٹ ڈالنا چاہے (حالانکہ وہ سب متفق اور متحد ہوں)۔

تَفَرَّقَ النَّاسُ۔ لوگ ابوہریرہؓ کے پاس سے جُدا ہو گئے (یعنی چل دیئے پہلے اُن کے پاس جمع ہوئے تھے)۔

فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْھِمْ۔ جس وقت ہم کو دنیا میں اُن سے ملنے کی احتیاج تھی (یعنی کافروں اور مشرکوں سے چونکہ ہمارے دنیا کے کام اُن سے نکلتے تھے) اُس وقت بھی ہم اُن سے الگ ہو گئے (اب آج آخرت میں جب کہ ہم کو اُن کی کوئی احتیاج نہیں ہے اُن سے کیوں ملنے لگے)۔

فَاِنِّیْ قَدْ فُرِقَ لِیْ۔ میرے اوپر کھول دیا گیا۔ (حمیدی نے اُس کو فَرِقَ بمعنے ڈرا نقل کیا ہے یہ غلط ہے)۔

فَتَفَرَّقَ فِیْ جَسَدِہٖ۔ اُس کے جسم میں پھیل جاتی ہے (یعنی کافروں کی روح عذاب سے ڈر کر جسم سے نکلنا نہیں چاہتی)

فَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔ دسؔ دسؔ برس کے ہو جائیں تو بھائی بہن کو الگ الگ بستر پر سلاؤ (کیونکہ دسؔ برس کی عمر میں شہوت پیدا ہو جاتی ہے احتمال ہے کہ گناہ میں گرفتار ہوں)۔

فَرَّقَھَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ۔ اس سورت کو دو رکعتوں میں پڑھا (یعنی ایک حصّہ اُس کا ایک رکعت میں دوسرا دوسری رکعت میں)۔

فَاِنَّ فِی الْقَرَفِ التَّلَفَ۔ وبائی امراض میں بیماری کے مقام میں رہنے سے آدمی کی جان تلف ہوتی ہے (تو جس مقام کی ہوا موافق نہ ہو وہاں سے چلے جانے میں قباحت نہیں ہے۔ طیبی نے کہا یہ عدوٰی نہیں ہے بلکہ طبّاً اصلاح ہوا صحت کے لئے تمام چیزوں سے زیادہ مفید ہے)۔

لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ۔ دو آدمی ملے بیٹھے ہوں تو اُن کو جُدا نہ کرے اُن کے بیچ میں نہ گھُسے (اس لئے کہ تنگی کی وجہ سے شدّت گرما میں اُن کو تکلیف پہنچے گی مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے سویرے آئے تاکہ اچھی طرح فراغت کی جگہ میں بیٹھ جائے۔ دیر میں آئے گا تو گردنیں پھاندنے کی بیچ میں گھُسنے کی ضرورت ہوگی)۔

لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا) میں تو اُس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق

کرے (نماز کو فرض سمجھے اور زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرے) یا امامِ وقت کو باوجود طلب کے زکوٰۃ نہ دے تو حضرت صدیق رض نے زکوٰۃ کو نماز پر قیاس کیا کیونکہ نماز ترک کرنے والوں پر بالاتفاق جہاد کرنا جائز ہے اور حضرت عمر رض نے جو حدیث سُنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کلمۂ توحید کہے اُس نے اپنا مال بچا لیا مگر کسی حق پر اُس کا مطلب یوں بیان کیا کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے جیسے نماز جسم کی تندرستی اور سلامتی کا حق ہے)

لَا بَأْسَ اَنْ يُّفَرِّقَ - کچھ حرج نہیں اگر رمضان کے روزوں کی قضا متفرق طور پر کرے (یعنی لگاتار نہ رکھے)

حِيْنَ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ - جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک روایت میں خَيْرُ فِرْقَةٍ ہے یعنی بہتر فرقہ)

فَذَهَبَ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ - چاند کا ایک ٹکڑا تو پہاڑ (حرا) کی طرف چلا گیا (اور ایک ٹکڑا اپنی جگہ رہا) مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث کو انس رض اور ابن عباس رض نے روایت کیا ہے اور شق القمر کے وقت یہ لوگ عاقل بالغ نہ تھے نہ انس رض مکہ میں تھے تو یہ صحابہ رض کی مرسل ہے یعنی انہوں نے دوسرے صحابہ رض سے سُنا ہوگا جنہوں نے اس واقعہ کو بحالت بلوغ دیکھا تھا۔

اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُفَارِقْهُ - دیکھو میں اُن سے جُدا نہیں ہوا (یعنی اکثر اوقات میں ورنہ حبش کی طرف جب ہجرت کی تھی تو جُدا ہوئے تھے)

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ - قریب میں میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہو جائیں گے۔

فَرْقٌ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ - ہم میں اور مشرکوں میں یہ فرق ہے (مابہ الامتیاز) کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں اور وہ ننگے سر پر پگڑی لپیٹتے ہیں۔

اِيَّاكُمْ وَالتَّفَرُّقَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَّنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ - تم پھوٹ سے بچے رہو کیونکہ تمہارے ساتھ کچھ ایسے لوگ ہیں جو تم سے جُدا نہیں ہوتے (یعنی کرامٌ کاتبین فرشتے)

كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفْرَةً لَمْ يَبْلُغِ الْفَرْقَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں تک تھے جب آپ اُن کو نہ لٹکاتے اور نہ چھوڑتے۔

مَنِ اتَّخَذَ شَعْرًا فَلَمْ يُفَرِّقْهُ فَرَّقَهُ اللّٰهُ بِمِنْشَارٍ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - جو شخص سر کے بال رکھے پھر اُس میں مانگ نہ نکالے اس کے دو حصّے نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک آرے سے اُس کے بال چیرے گا۔

اَنَا الْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ - حضرت علی رض نے فرمایا میں بڑا فاروق ہوں۔ یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

فَارُوْقٌ - بہت ڈرنے والا۔

دِيْكٌ اَفْرَقُ - سفید مرغ۔

اِفْرِيْقَةُ - دنیا کا ایک حصّہ مصر کے مغرب میں

تِرْيَاقُ فَارُوْقٍ - مشہور دوا دافع سموم

فُرْقُبُ - ایک مقام کا نام ہے وہاں سفید کتان کے کپڑے بُنے جاتے ہیں۔

فَاَقْبَلَ شَيْخٌ عَلَيْهِ حِبَرَةٌ وَّثَوْبٌ فُرْقُبِيٌّ - ایک بوڑھا شخص آیا وہ یمنی

چادر پہنے ہوئے تھا اور ایک کپڑا فرقب کا زمخشری نے کہا فُرقُبِیَّہ اور ثُرقُبِیَّہ مصر کے سفید کپڑے جو کتان سے بُنے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں فُرقُبِیَّہ ہے یہ نسبت ہے فُرقُوب کی طرف واو محذوف ہوگئی جیسے سابور کی نسبت میں سَابِرِیٌّ کہتے ہیں)

فَرقَعَۃٌ۔ زور سے دوڑنا، گردن موڑ دینا، انگلیاں چٹخانا، گوز لگانا۔

تَفَرقُعٌ اِفرِنقَاعٌ۔ چیخنا، کھل جانا، ہٹ جانا۔

فُرقُعَۃٌ۔ سرین۔

کَرِہَ اَن یُّفَرقِعَ الرَّجُلُ اَصَابِعَہٗ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں اُنگلیاں چٹخانا مکروہ رکھا۔

فَافرَنقَعُوا عَنہُ۔ اُس سے ہٹ گئے۔

فَرکٌ۔ ملنا، رگڑنا، دشمن رکھنا (جیسے فُرُوکٌ اور فِرکَانٌ ہے)

فَرَکٌ۔ لٹک آنا۔

تَفرِیکٌ۔ خوب ملنا۔

مُفَارَکَۃٌ۔ چھوڑ دینا۔

اِفرَاکٌ۔ دانہ تیار ہوجانا۔

تَفَرُّکٌ۔ شکستگی چال میں یا کلام میں۔

اِنفِرَاکٌ۔ رگڑ جانا۔

اِستِفرَاکٌ۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔

فِرکٌ۔ بُغض۔

نَھٰی عَن بَیعِ الحَبِّ حَتّٰی یُفرِکَ۔ غلّہ کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہوجائے (اصل میں اِفرَاکٌ ملنے کو کہتے ہیں جب غلّہ پختہ ہوجاتا ہے تو اُس کی بالی مل کر غلّہ نکال لیتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفرَکَ الزَّرعُ کھیتی ملنے کے قابل ہوگئی)۔

لَا یَفرُکُ[1] مُؤمِنٌ مُؤمِنَۃً۔ کوئی مسلمان مرد مسلمان عورت سے بُغض نہ رکھے (مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی سے محبّت رکھے اُس کے ساتھ حُسنِ معاشرت کرے)

اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّی تَزَوَّجتُ امرَاَۃً شَابَّۃً وَاِنِّی اَخَافُ اَن تَفرُکَنِی فَقَالَ اِنَّ الحُبَّ مِنَ اللہِ وَالفِرکُ مِنَ الشَّیطَانِ۔ عبداللہ بن مسعودرضؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا مَیں نے ایک جوان عورت سے شادی کی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھ سے بغض نہ رکھے (میری دشمن ہوکر مجھ کو بُرا سمجھے) انہوں نے کہا محبّت تو اللہ کی طرف سے ہے اور بغض شیطان کی طرف سے (یعنی شیطان کے اغوا سے بغض پیدا ہوتا ہے۔ یا شیطان بغض اور عداوت کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ محبّت اور اُلفت کو)

اِنِّی لَاَفرُکُ یا اَفرُکُ المَنِیَّ مِن ثَوبِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ۔ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی رگڑ ڈالتی (کھرچ کر پھینک دیتی۔ جب منی گاڑھی ہو تو اُس کا کھرچ ڈالنا کافی ہے دھونا ضروری نہیں اِسی طرح جب رقیق ہو تب بھی دھونا واجب نہیں کیونکہ منی پاک ہے اور حنفیہ نے اُس کو نجس اور اُس کا دھونا ضروری کہا ہے)

---

[1] ایک روایت میں لَا یَفرُکُ ہے اور مشہور بہ سکون کاف ہے کیونکہ بعضے لوگ اپنی بیوی سے سخت بُغض رکھتے ہیں تو یہ خبر کیوں کر صحیح ہوگی اور بہ سکون کاف نہی ہوگی یعنی کوئی اپنی بیوی سے سخت بغض نہ رکھے یعنی بالکل ناپسند نہ کرے اس لئے کہ اگر کوئی بات اُس میں بُری ہوگی تو کوئی اچھی

اَلُوْلُفُ مِنَ اللّٰہِ وَ الْفَرْکُ مِنَ الشَّیْطَانِ ۔ محبّت اور اُلفت اللہ کی طرف سے ہے اور بغض اور عداوت شیطان کی طرف سے ۔

خُذْ مِنْ اَظْفَارِکَ کُلَّ جُمُعَۃٍ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْھَا شَیْءٌ فَفَرِّکْھَا ۔ ہر جمعہ کو اپنے ناخن تراشں اگر اُن میں کچھ میل کچیل نہ ہو تب اُن کو رگڑ ڈال (ایک روایت میں فَرِّکْھَا ہے یعنی اُن کو پاک صاف کر)۔

فَرْمٌ ۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا ایک ٹکڑے کو فَرْمَۃٌ کہیں گے ۔

تَفْرِیْمٌ ۔ دانت بدلنا ۔

اِفْرَامٌ ۔ بھر دینا ۔

اِفْتِرَامٌ ۔ فرج میں چیتھڑا یا لتّہ رکھنا جس کو فِرَامَہ کہتے ہیں ۔

اِسْتِفْرَامٌ ۔ فرج میں دوا رکھنا اُس کو تنگ کرنے کے لئے ۔

فِرَامٌ ۔ وہ دوا جس سے فرج تنگ کی جاتی ہے ۔

فَرْمَاءُ ۔ وہ عورت جو دوا رکھ کر فرج کو تنگ کرے ۔

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ لَھْوٍ وَّ فِرَامٍ ۔ ایّامِ تشریق (یعنی گیارہؔ، بارہؔ، تیرہؔ ذی الحجہ) کھیل کود اور جماع کے دن ہیں (حالانکہ فِرَام اُس دوا کو کہتے ہیں جو فرج کو تنگ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے مگر یہاں فِرَام سے کنایۃً جماع مراد ہے)

کَتَبَ اِلَی الْحَجَّاجِ لَمَّا شَکَا مِنْہُ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ یَا ابْنَ الْمُسْتَفْرِمَۃِ بِعَجَمِ الزَّبِیْبِ ۔ (حضرت انس رضؓ نے عبد الملک بن مروان سے حجاج کے ظلم کی شکایت کی تو) عبد الملک نے حجاج کو لکھا، ارے مستفرمہ کے بچے! (مستفرمہ وہ عورت جو فرج کو تنگ کرتی ہے) انگور کے تخم سے (یعنی منقّی کے بیج سے جو فرج تنگ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے)۔

اِنَّ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْکَ بِفَرَامِ اُمِّکَ ۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص سے (جس کی ماں ثقیف قبیلے کی تھی) فرمایا ارے جا اپنی ماں کا فرام لے (چونکہ ثقیف کی عورتوں کی فرج کشادہ ہوتی ہے اور وہ شخص اسی قبیلہ کا تھا اس لئے اس کی ماں اپنی فرج دواؤں سے تنگ کرتی ہوگی آپ نے فرمایا جا اپنی ماں کی فلاں کی دوا کر)۔

حَتّٰی لَا تَکُوْنُوْا اَذَلَّ مِنْ فِرَامِ الْاَمَۃِ ۔ تاکہ لونڈی کی اُس دوا سے بھی زیادہ ذلیل نہ ہو جاؤ جس سے وہ اپنی فرج تنگ کرتی ہے (بعض نے کہا فَرَم سے حیض کا لتّہ (چیتھڑا) مراد ہے)

فِرِنْدٌ ۔ تلوار کا جوہر ۔

فَرَہٌ ۔ اترانا، خوشحال ہونا، مغرور ہونا ۔

فَرَاھَۃٌ ۔ اور فَرَاھِیَۃٌ ۔ حاذق ہونا ماہر ہونا، خوش اور ہلکا ہونا ۔

فُرُوْھَۃٌ ۔ عقل مندی ۔

اِفْرَاہٌ اور تَفْرِیَۃٌ ۔ عقلمند بچہ جننا، عقلمند غلام رکھنا ۔

اِسْتِفْرَاہٌ ۔ اچھا گھوڑا حاصل کرنا، گھوڑے کی خبر گیری اچھی کرنا ۔

فَارِہٌ ۔ عقلمند ۔

فَارِھَۃٌ ۔ نمکین، جوان چھوکری ۔

دَابَّۃٌ فَارِھَۃٌ ۔ اچھا، چُست اور چالاک تیز طاقت ور جانور ۔ (عرب لوگ ترکی گھوڑے اور خچر اور گدھے کو فَارِہٌ کہتے ہیں اور عربی گھوڑے کو رَاءِعٌ اور جَوَادٌ یعنی تیز اور چالاک خوش مزاج

اِسْتَفْرِهُوْا ضَحَایَاکُمْ۔ اپنی قربانی کے جانور عمدہ اور چالاک رکھو۔ (ایک روایت میں اِسْتَغْرِمُوْا ہے یعنی قرض لو)

فَارِهِیْنَ۔ اتراتے ہوئے نازو نخرے کے ساتھ گھمنڈ کرتے ہوئے۔

فَرْوٌ۔ پوستین۔

تَفْرِیَۃٌ۔ پوستین پہنانا۔

اِفْتِرَاءٌ۔ پوستین پہننا۔

فَرْوَۃٌ۔ سر کی کھال، امیری، تونگری۔

فَرَّاءٌ۔ پوستین بنانے والا۔

اِنَّ الْخَضِرَ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَہٗ خَضْرَاءَ۔ حضرت خضر علیہ السلام ایک سفید سوکھی زمین پر بیٹھے تو وہ یکایک جھوم کر سرسبز ہوگئی لہلہانے لگی (اسی وجہ سے اُن کا لقب خضر ہوا)

ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَیْہِ فَرْوَۃً۔ پھر میں نے اُس پر ایک کھال بچھائی (بعضوں نے کہا فروہ سے پوستین مراد ہے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ مَلِلْتُھُمْ وَمَلُّوْنِیْ وَسَئِمْتُھُمْ وَسَئِمُوْنِیْ فَسَلِّطْ عَلَیْھِمْ فَتٰی ثَقِیْفٍ الذَّیَّالَ الْمَنَّانَ یَلْبَسُ فَرْوَتَھَا وَیَاْکُلُ خَضِرَتَھَا (جب حضرت علی رض کوفہ والوں سے تنگ آگئے تو یوں دُعاء کی) یا اللہ میں ان سے تنگ آگیا اور یہ مجھ سے تنگ آگئے اور میں ان سے بیزار ہوا یہ مجھ سے بیزار ہوئے اب ان پر ثقیف کے ایک اترانے والے احسان جتانے والے جوان کو حاکم بنا جو اس سرزمین کا عمدہ عمدہ کپڑا خود پہنے اور خوش مزہ پاکیزہ کھانا وہاں کا خود کھائے (اور اُن کو غلام بنا کر رکھے۔ ایسا ہی ہوا۔ حضرت علی رض کی دُعاء قبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے اُن پر ثقیف کے ایک ظالم بے رحم شخص کو مسلّط کیا یعنی حجاج بن یوسف ثقفی کو۔ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت علی رض نے یہ دُعاء کی تھی اُسی سال حجاج پیدا ہوا)

سُئِلَ عُمَرُ عَنْ حَدِّ الْاَمَۃِ فَقَالَ اِنَّ الْاَمَۃَ اَلْقَتْ فَرْوَۃَ رَاْسِھَا مِنْ وَّرَاءِ الدَّارِ یا مِنْ وَّرَاءِ الْجِدَارِ۔ حضرت عمر رض سے پوچھا گیا کہ لونڈی کو کتنی حد مارنا چاہیئے۔ فرمایا لونڈی نے تو اپنے سر کی کھال گھر یا دیوار کے پرے سے پھینک دی ہے (اُس کو پردہ کرنا کہاں ممکن ہے وہ تو کام کاج اور خدمت کے لئے ہر جگہ جائے گی۔ کھال سے مراد یہاں سر بندھن ہے یا برقع کی چادر)

اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا قُرِّبَ الْمُھْلُ مِنْ فِیْہِ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ۔ کافر کے مُنہ سے جب دوزخ میں پگھلا ہوا تانبا نزدیک کیا جائے گا (اُس کو پلانے کے لئے) تو اس کے مُنہ کی کھال نکل کر گر پڑے گی۔

اُمُّ فَرْوَۃَ۔ حضرت امام جعفر صادقؒ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا آپ کی صاحبزادی۔

اَلشَّھِیْدُ یُنْزَعُ عَنْہُ الْخُفُّ وَالْفَرْوُ۔ شہید اگر موزہ یا پوستین پہنے ہو تو وہ اُتار لیا جائے (باقی کپڑے ویسے ہی رہنے دیئے جائیں انہی میں دفن کر دیا جائے)

فَرْیٌ۔ کاٹنا، چیرنا، بہتان لگانا۔

یَفْرِیْ الْفَرِیَّ۔ عجیب عمدہ کام کرتا ہے۔

تَفْرِیَۃٌ اور اِفْرَاءٌ۔ کاٹنا، چیرنا یا

اصلاح کرنا۔

تَفَرِّی۔ پھٹ جانا (جیسے اِنْفِرَاءٌ ہے)

اِفْتِرَاءٌ۔ طوفان جوڑنا، بہتان لگانا۔

فِرْیَةٌ۔ طوفان، جھوٹ۔

فَرِیٌّ۔ جھوٹی بنی ہوئی بات یا جھوٹا بنایا ہوا امر۔

فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ۔ میں نے ان کا سا سردار نہیں دیکھا جو اُن کی طرح کام کرتا ہو۔ (ایک روایت میں یَفْرِیْ فَرْیَهٗ ہے۔ یہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضؓ کی شان میں فرمایا)

لَاَفْرِیَنَّهُمْ فَرْیَ الْاَدِیْمِ۔ (حسان بن ثابت رضؓ نے کہا) میں مشرکوں کو (اُن کی ہجو کر کے) اس طرح کاٹ ڈالوں گا جیسے چمڑا کاٹ ڈالتے ہیں (یعنی اُن کی عزّت اور آبرو کو چمڑے کی طرح کاٹ کر رکھدوں گا)

فَجَعَلَ الرُّوْمِیُّ یَفْرِیْ بِالْمُسْلِمِیْنَ۔ رومی کافر (جنگ مونہ میں) مسلمانوں کو کاٹنے لگا۔ (بہتوں کو مارنے لگا)

فَرَاَیْتُ حَمْزَةَ یَفْرِی النَّاسَ فَرْیًا۔ امیر حمزہ رضؓ کو (جنگ اُحُد میں) میں نے دیکھا کہ کافروں کو خوب کاٹ رہے تھے (جو مقابل ہوتا اُس کو صاف کر دیتے آخر دھوکے سے وحشی نے آپ پر حربہ پھینکا جس سے آپ شہید ہوئے)

کُلُّ مَا اَفْرَی الْاَوْدَاجَ۔ جو چیز گردن کی رگوں کو کاٹ دے (دھاردار ہو) تو اُس سے کاٹا ہوا جانور کھا (گو لکڑی یا پتھر ہی ہو)

مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی اَنْ یُّرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْهِ مَالَمْ تَرَیَا۔ بڑا سخت جھوٹ اور طوفان یہ ہے کہ آدمی خواب میں وہ دیکھنا بیان کرے جو اُس کی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو (کیونکہ جھوٹا خواب بیان کرنا اللہ تعالیٰ پر طوفان جوڑنا ہے وہی خواب کا فرشتہ بھیجتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ سچا خواب نبوّت کے حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے اور نبوّت کا جھوٹا دعوای کرنا سخت گناہ ہے گو بیداری میں بھی جھوٹ بولنا اور طوفان جوڑنا گناہ ہے)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ عَلَی اللّٰهِ۔ (حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا) جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی کنجیوں کا علم تھا اُس نے اللہ تعالیٰ پر سخت طوفان جوڑا (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل لا یعلم من فی السّمٰوٰت و الارض الغیب الا اللّٰہ)۔

وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ۔ جھوٹ طوفان جوڑ کر نہ لائیں (کہ نطفہ کسی کا ہو اور بچہ دوسرے کا بتلائیں)

لَا دِیْنَ لِمَنْ دَانَ بِفِرْیَةِ بَاطِلٍ عَلَی اللّٰهِ۔ اُس شخص کا دین ایمان بالکل نہیں ہے جو اللہ پر جھوٹا طوفان جوڑے (کہے میں اللہ کا پیغمبر ہوں یا مجھ پر وحی آتی ہے یا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یوں فرمایا، یا اللہ مجھ سے کلام کرتا ہے یا بے حجابانہ باتیں کرتا ہے یہ سب افترا اور بہتان ہے)

فِرْیَابٌ۔ ایک شہر کا نام ہے ترکستان میں۔ بعضوں نے فِیْرْیَاب کہا ہے۔ فِرْیَابِیْ محدث اُسی طرف منسوب ہیں۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الزَّاءِ

فَزْرٌ۔ چیرنا، پھاڑنا، توڑنا، پیٹھ پر مارنا۔

فُزُوْرٌ۔ پھٹ جانا۔

اِفْزَارٌ۔ ریزہ ریزہ کرنا۔

نَفَزُّرٌ۔ ریزہ ریزہ ہوجانا۔

فَزَارَۃُ۔ عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔

اِنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ اَخَذَ لَحْیَ جَزُوْرٍ فَضَرَبَ بِهٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهٗ۔ ایک انصاری مرد نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لی اور سعدؓ کے ناک پر ماری اُن کی ناک پھوڑ ڈالی۔

خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَاَوْطَاَ رَجُلٌ مِّنَّا رَاحِلَتَهٗ ظَبْيًا فَفَزَرَ ظَهْرَهٗ۔ ہم لوگ حج کی نیت سے نکلے ہم میں سے ایک شخص کی اونٹنی نے ایک ہرن کو روند کر اُس کی پیٹھ توڑ ڈالی (اپنی اونٹنی کو ہرن کی پشت پر چلا دیا)

فُزْرَۃٌ۔ گرہ جو جسم پر نکل آتی ہے (اُس کی جمع فُزَرٌ ہے)

اَفْزَرُ۔ وہ شخص جس کی پیٹھ یا سینہ پر فُزْرَۃُ ہو۔

فِزْرٌ۔ بکریوں کا گلہ جو دسؔ سے لے کر چالیسؔ تک یا تینؔ سے دسؔ تک ہو۔

فَزٌّ۔ ہٹ جانا، سرک جانا، اکیلا ہونا، گھرا جانا، مٹا دینا، سرکا دینا، بہہ جانا، تر ہونا۔

فَزَازَۃٌ اور فُزُوْزَۃٌ۔ اضطراب، کود۔

اِفْزَازٌ۔ ڈرانا، گھرا دینا، ہٹا دینا۔

تَفَزُّزٌ۔ غالب ہونا۔

تَفَازٌّ۔ ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

اِفْتِزَازٌ۔ غالب ہونا۔

اِسْتِفْزَازٌ۔ بُلانا، نکالنا، ہٹانا۔

فَزٌّ۔ ہلکا پھلکا آدمی، نیل گائے کا بچہ۔

لَا يُغْضِبُهٗ شَيْءٌ وَّلَا يَسْتَفِزُّهٗ۔ کوئی بات آپؐ کو غصہ نہ دلاتی نہ ہلکا اور سُبک کرتی (کہ بن سوچے سمجھے جو چاہیں مُنہ سے نکالنے لگیں)

اِنَّ قُلُوْبَ الْجُهَّالِ تَسْتَفِزُّهَا الْاَطْمَاعُ۔ جاہلوں کے دلوں کو طمع ہلکا کرتی ہے (وہ طمع میں آکر بیوقوف بن جاتے ہیں)

اِسْتَفَزَّهُ الْخَوْفُ۔ ڈرنے اُسے گھرا دیا۔

فَقَعَدَ مُسْتَفِزًّا۔ بے اطمینانی سے بیٹھا۔

فَزْعٌ یا فِزْعٌ یا فَزَعٌ۔ ڈرنا، سہمنا، فریاد کرنا، فریادرسی کرنا، پناہ لینا، جاگنا۔

تَفْزِيْعٌ۔ ڈرانا۔

فُزِّعَ عَنْهُ۔ اُس کا ڈر جاتا رہا۔

اِفْزَاعٌ۔ ڈرانا، مدد کرنا، فریادرسی کرنا، جگانا، موقوف کرنا۔

اِنَّكُمْ لَتَكْثُرُوْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَتَقِلُّوْنَ عِنْدَ الطَّمَعِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی شان میں فرمایا) جب کوئی ڈر کا وقت ہوتا ہے تو تم بہت سے اکٹھا ہو جاتے ہو اور جب طمع کا موقع ہوتا ہے (کچھ مال آتا ہے اور روپیہ ملنے کی توقع ہوتی ہے) تو کم آدمی تم میں سے آتے ہیں (تم میں طمع نہیں ہے سراپا ایثار ہو)۔

لَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلاً فَرَكِبَ فَرَسًا لِّاَبِيْ طَلْحَةَ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ مدینہ والوں کو دشمن کا کچھ ڈر ہوا رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکہ و تنہا ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہو کر (جدھر سے دشمن کے آنے کا ڈر تھا اُدھر تشریف لے گئے اور لوٹ کر لوگوں کو اطمینان دلایا کہ ڈر اور گھراہٹ کی کوئی وجہ نہیں ہے)۔

فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ۔ جب سورج گہن ہو تو نماز سے مدد چاہو۔ (یعنی نماز کی طرف لپکو اللہ تعالیٰ اُس کی برکت سے بلا کو دفع کرے گا)

فَاِذَا فُزِعَ فُزِعَ اِلٰى ضَرْسٍ حَدِيْدٍ۔ حضرت علی رض کے پاس جب کوئی ڈر کر یا گھبرا کر پناہ لیتا تو گویا اُس نے ایک سخت آہنی چیز کی پناہ لی (کیا مجال کہ پھر اُس کو کوئی ستا سکے)

فَفَزِعُوْا اِلٰى اُسَامَةَ۔ آخر اُس مخزومی عورت کے لوگ گھبرا کر اُسامہ بن زید رض کے پاس گئے (شاید وہ کچھ سفارش کریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُنیں۔ اُسامہ رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت چاہتے تھے)

اِنَّهٗ فَزِعَ مِنْ نَوْمِهٖ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر نیند سے چونکے آپ کا چہرۂ انور سُرخ تھا (آپ ہنس رہے تھے) یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مبارک سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا کیونکہ اکثر ایسا ہی ہوتا تھا اور یہ واقعہ نادر ہے کہ دل کو بھی غفلت ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ سورج نکلنا دل کی بیداری سے معلوم نہیں ہو سکتا)

اَلَا اَفْزَعْتُمُوْنِىْ۔ تم نے مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا۔

فَزِّعُوْهُ بِالصَّلٰوةِ۔ نماز کے لئے اُن کو ہوشیار کرو۔

فَقَالَ اَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ۔ انھوں نے کہا کیا وہاں وہ شخص ہے۔ یہ سُنکر میں ڈر گیا۔

فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ۔ اس امر نے قریش کے شریف لوگوں کو گھبرا دیا (وہ ڈر گئے کہیں حضرت ابوبکر رض کا قرآن سُن کر ہمارے بچے عورتیں اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں)

فَقَامَ فَزِعًا۔ گھبرا کر کھڑے ہوئے (یا فَزَعًا معنے وہی ہیں)

لَتُفْزِعَنَّ بِهَا اَبَا هُرَيْرَةَ۔ تم اس حدیث سے ابوہریرہ رض کو ڈرا دو گے (جو کہتے ہیں کہ اگر کوئی جنابت کی حالت میں صبح تک رہے تو اُس کا روزہ صحیح نہ ہوگا)۔

يَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ۔ بڑی گھبراہٹ سے (جس وقت آخری صور پھونکا جائے گا یا دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا یا جس وقت موت ذبح کی جائے گی یا جس وقت دوزخ کا دروازہ کافروں پر بند کر دیا جائے گا وہ بے ڈر ہوگا)۔

فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا۔ ہم گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

فَفَزِعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِيْنَ۔ آپ نیند سے چونک پڑے فرمانے لگے یہ کیا کرتی ہو۔

فَفَزِعَ فَاَخْطَاَ۔ گھبرا کر غلطی کی۔

فَقِيْلَ لَهٗ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ۔ لوگوں نے کہا آپ نے نہیں کھایا تب وہ گھبرا گئے (کہ نہ کھانے کا کیا سبب ہے)

لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ۔ حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ابوبکر رض اور عمر رض کے آنے سے اس طرح تیار نہ ہوئے (کپڑے اپنے جسم پر درست نہیں کئے) جیسے حضرت عثمان رض کے آنے

پر ہوئے۔ فرمایا کہ عثمان رضؓ بڑے شرم والے آدمی ہیں (اس لئے میں نے بھی اُن سے شرم کی)

قَالَ لَهُ الْاَشْعَثُ لَاُفَسِّحَنَّكَ قَالَ كَلَّا اِنَّهَا لَعَزُوْمٌ مُفَزَّعَةٌ۔ اشعث بن قیس نے عمرو بن معدی کرب سے کہا میں تجھ کو ڈرادوں گا۔ عمرو نے کہا ہرگز نہیں میری سر بن ہمت والی بہت ڈر کے موقعے دیکھی ہوئی ہے (یعنی میں بہت جنگیں کر چکا ہوں، خوف اور ہلاک کے مواقع دیکھ چکا ہوں میں تجھ سے ڈر جانے والا نہیں)

فَاِذَا جَاءَ فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ۔ جب وحی اُتر کر آجاتی ہے اُس وقت اُن کی گھبراہٹ موقوف ہوتی ہے (ایک روایت میں فُرِّغَ ہے یعنی جب وحی آچکتی ہے اُس وقت اُن کے دل ڈر سے خالی ہوتے ہیں)

اِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَافْزَعُوْا اِلٰى مَسَاجِدِكُمْ۔ جب سورج میں گہن لگے تو مسجدوں کی پناہ لو (وہاں جاکر نماز پڑھو، دُعا مانگو)۔

بابُ الفاء مع السّین

فَسْأٌ۔ پھاڑنا، چیرنا، پیٹھ پر لکڑی مارنا، روکنا۔

تَفْسِیْئٌ۔ پھاڑنا۔

تَفَسُّؤٌ۔ پھٹنا۔

فَسْحٌ۔ کشادگی، جگہ دینا، پروانہ راہداری۔

فَسَاحَةٌ۔ وسعت اور کشادگی۔

تَفْسِیْحٌ۔ جگہ دینا۔

تَفَسُّحٌ۔ کشادہ ہونا۔

فَسِیْحٌ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہے) دونوں مونڈھوں میں کشادگی تھی (سینہ چوڑا تھا)

مَنْزِلٌ فَسِیْحٌ۔ کشادہ مکان۔

اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ مَفْسَحًا فِیْ عَدْلِكَ۔ یا اللہ انصاف کے گھر میں (یعنی قیامت کے دن) اُس کو کشادہ جگہ دے (وہاں کی تنگی اور ضیق سے بچادے، ایک روایت میں فِیْ عَدْنِكَ ہے یعنی جنت العدن (بہشت) میں)

وَبَیْتُهَا فُسَاحٌ۔ اُس کا گھر اچھا وسیع اور کشادہ ہے

اَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا۔ لیکن کھُل کر جگہ دیدو۔

لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِیْنِهٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا۔ مسلمان کے دین میں ہمیشہ کشادگی اور وسعت رہتی ہے جب تک وہ ناحق خون نہ کرے (یعنی دوسرے کبیرہ گناہوں سے اُس کے دین میں ایسا خلل نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی ہو جب ناحق خون کیا تو خدا کی رحمت سے مایوس ہوگیا۔ بعضوں نے کہا فسحت سے یہ مراد ہے کہ اُس کو اعمالِ خیر کی توفیق رہتی ہے مگر ناحق خون کرنے والا۔ اُس کی شومی سے دوسرے اعمالِ خیر کی توفیق نہیں پاتا)

یَفْسَحَانِ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ۔ دونوں فرشتے اُس کی قبر کو جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے کُشادہ کردیتے ہیں۔

یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ۔ اُس کی قبر ستر ہاتھ مکسّر کشادہ کردی جاتی ہے۔

فَسْخٌ۔ ضعیف ہونا، جاہل ہونا، خراب ہونا، بگاڑنا توڑنا، کسی معاملہ کو باطل کرنا، موقوف کرنا، جُدا کرنا، ہٹانا، ڈال دینا پھینک دینا۔

فَسْخٌ۔ فاسد ہونا، بگڑ جانا۔

تَفْسِیْخٌ۔ خوب بگاڑنا۔

اِفْسَاخٌ۔ پھول جانا۔

تَفَسُّخٌ۔ زائل ہو جانا، پھوٹ جانا۔

تَفَاسُخٌ۔ مل جل کر کسی معاملہ کو توڑ ڈالنا۔

کَانَ فَسْخُ الْحَجِّ رُخْصَةً لِاَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنا یہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے ایک رخصت تھی (اور لوگوں کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام احمدؒ اور اہلحدیث کے نزدیک یہ رخصت عام ہے)

وَاِنَّ يُونُسَ تَفَسَّخَ مِنْهَا تَفَسُّخَ الرُّبَعِ تَحْتَ الْحِمْلِ الثَّقِيْلِ۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ایسے پھٹ گئے جیسے پہلونٹا اونٹ بھاری بوجھ کے تلے بے طاقت ہو جاتا ہے (اس کا پوست پھٹنے لگتا ہے)

فَسَادٌ۔ یا فُسُوْدٌ۔ بگڑ جانا

تَفْسِیْدٌ اور اِفْسَادٌ۔ بگاڑنا۔

اِنْفِسَادٌ۔ بگڑنا۔

تَفَاسُدٌ۔ ناطہ توڑنا۔ (فاسد ضد ہے صحیح کی)

كَرِهَ عَشْرَ خِلَالٍ مِنْهَا اِفْسَادُ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے مگر اُن کو حرام نہیں کیا۔ اُن میں سے ایک بچہ کا خراب کرنا (شیر خوارگی کی حالت میں اس کی ماں سے جماع کرنا جس کو غیلہ بھی کہتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے کبھی عورت کو حمل رہ جاتا ہے اور بچہ اُس کا دودھ پی کر ناتوان ہو جاتا ہے)

اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ۔ عورت خرچ کرے مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو (یعنی معمول سے زیادہ خراب کرنا منظور نہ ہو جس کو خاوند ناپسند کرے)

اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوْهَا۔ اپنے مال و دولت کو محفوظ رکھو تباہ نہ کرو۔

دَمُ الْاِسْتِحَاضَةِ دَمٌ فَاسِدٌ۔ استحاضہ کا خون خراب خون ہے ردی کار۔ برخلاف حیض کے خون کے وہ تو بچہ کی غذا ہے۔

بَیْعٌ فَاسِدٌ۔ جو بیع صحیح نہ ہو۔

فَسْرٌ۔ بیان کرنا، کھولنا، واضح کرنا، بیمار کا قارورہ دیکھنا بیماری پہچاننے کے لئے۔

تَفْسِیْرٌ۔ خوب کھول کر بیان کرنا، کھول دینا، واضح کرنا۔

اِسْتِفْسَارٌ۔ پوچھنا، مطلب کو کھول کر بیان کرنے کی درخواست کرنا۔

مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ۔ جو شخص اپنی رائے سے (جس کو سلف، صحابہؓ، اور تابعین کے اقوال اور لغت کی تائید نہ ہو) قرآن کی تفسیر کرے (وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے)۔

فُسْطَاطٌ۔ خیمہ، ڈیرہ اور پُرانے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور ہر شہر کو۔

عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْفُسْطَاطِ۔ جماعت کے ساتھ رہو اس کو لازم کر لو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ شہر پر ہے (یہاں فسطاط سے مراد شہر ہے جہاں لوگ جمع رہتے ہیں، اور مصر اور بصرہ کو بھی فسطاط کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ قُطِعَتْ يَدُهٗ فِيْ سَرِقَةٍ وَهُوَ فِيْ فُسْطَاطٍ فَقَالَ مَنْ اٰوٰى هٰذَا الْمُصَابَ فَقَالُوْا خُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى اٰلِ فَاتِكٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جس کا چوری کی علت میں ہاتھ کاٹا گیا تھا وہ ایک ڈیرے میں تھا آپ نے فرمایا اس مصیبت کے مارے کو کس نے ٹھکانا دیا۔ لوگوں نے کہا خریم بن فاتک اسدی نے۔ فرمایا اللہ! فاتک کی اولاد پر اپنی برکت اتار (گو وہ چور تھا مگر جب اُس کا ہاتھ کاٹا گیا تو سزا کافی ہو گئی اب اُس پر رحم کرنا اور اُس کی دلداری کرنا ضروری ہے)

اِذَا اُخِذَ فِي الْفُسْطَاطِ فَفِيْهِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَاِذَا اُخِذَ خَارِجَ الْفُسْطَاطِ فَفِيْهِ اَرْبَعُوْنَ۔

اگر بھاگا ہوا غلام شہر کے اندر پکڑا جائے تو جو پکڑ کر لائے اُس کو دس درہم ملیں گے اگر بستی کے باہر پکڑا جائے تو اُس کو چالیس درہم ملیں گے۔

ضُرِبَ فُسْطَاطٌ عَلٰى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کی قبر پر ایک شامیانہ لگایا گیا۔

جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ۔ ڈیرے کے تلے ایک کُتے کا بچہ پایا۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ وَّ مَنِيْحَةُ خَادِمٍ۔ بہتر خیرات یہ ہے کہ سایہ کے لئے کسی کو ڈیرہ شامیانہ دے یا خدمت کے لئے لونڈی غلام عاریت دے۔

حَتّٰى يَصِيْرَ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَّا نِفَاقَ فِيْهِ وَ فُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَّا اِيْمَانَ فِيْهِ۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ ایمان والوں کا جن میں نفاق اور کفر کا نام نہ ہوگا۔ دوسرا گروہ منافقوں اور کافروں کا جن میں ایمان کا نام نہ ہوگا۔ (قیامت کے قریب یہ فتنہ ہوگا جس کو فتنۂ احلاس فرمایا۔ اُس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)

دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فُسْطَاطَهٗ۔ امام ابو عبداللہؒ کے پاس میں اُن کے ڈیرے میں گیا (مجمع البحرین میں ہے کہ فسطاط بالوں کا گھر جو خباء سے بڑا ہوتا ہے اُس کی جمع فَسَاطِيْطُ ہے)

فَاسٌ۔ احمق، بے وقوف، اور ایک بوٹی ہے بدبودار۔

فِسْقٌ۔ یا **فُسُوْقٌ۔** نافرمانی کرنا۔ اللہ کا حکم نہ ماننا، سیدھے راستہ سے مڑ جانا، حق بات کو چھوڑ دینا، اطاعت سے نکل جانا۔

تَفْسِيْقٌ۔ بدکار بنانا، جھوٹا کہنا۔

اِنْفِسَاقٌ۔ نکلنا۔

فَاسِقٌ۔ بدکار، نافرمان، اللہ کے احکام سے نکل جانے والا۔ (اُس کی جمع فُسَّاقٌ اور فَسَقَةٌ ہے)۔

خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ پانچ بدجانور ہیں، باشریر، باموذی اُن کو حل میں ہوں یا حرم میں مار ڈالا جائے۔

فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تَضْرِمُ عَلَى النَّاسِ۔ چوہیا لوگوں پر آگ لگا دیتی ہے۔ (بتی لے کر بھاگتی ہے اُس سے آگ لگ جاتی ہے۔ (چوہیا کو فُوَيْسِقَة فرمایا کیونکہ وہ اپنے بل سے نکلتی ہے اور لوگوں کو ستاتی ہے فساد مچاتی ہے)۔

سُئِلَتْ عَنْ اَكْلِ الْغُرَابِ فَقَالَتْ وَمَنْ يَّاْكُلُهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَاسِقٌ۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کوّا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو فاسق فرمایا تو اب کون اُس کو کھائے گا (کوّا امام شافعیؒ اور اکثر علماء کے نزدیک حرام ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک حلال ہے مگر چونکہ ایذا دیتا ہے اس لئے اُس کو فاسق فرمایا)

اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ ہمارے حاکم کو دیکھو فاسقوں کا لباس پہنتا ہے (اُس کا لباس ریشمی ہوگا جس کا پہننا مردوں کو حرام ہے یا باریک ہوگا جیسے دنیا دار امیروں کا طریق ہے)

وَادْرَاْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ یا اللہ! بدکار آدمیوں اور جنوں کی ایذا دہی سے مجھ کو بچالے۔

فِسِّيْقٌ۔ ہمیشہ بدکاری کرنے والا۔

اَلْفُسُوْقُ الْكَذِبُ۔ قرآن شریف میں جو آیا ہے **فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ** تو فسوق سے مراد جھوٹ ہے۔

فَسْكَلَةٌ۔ کمینہ پن، پیچھے رہنا۔

فَدْ فسکلتنی اُمُّکُمْ۔ (اسماء بنت عمیسؓ نے حضرت علی رضؓ سے کہا تین آدمی جن میں تم سب کے بعد ہو نیک ہیں۔ اسماء رضؓ پہلے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے نکاح میں تھیں پھر اُن کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کی زوجیت میں آئیں پھر اُن کے بعد حضرت علی رضؓ سے نکاح کیا۔ اسماءؓ کا مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں شخص نیک اور صالح ہیں اور تم اُن کے آخری ہو۔ حضرت علی رضؓ نے اسماء رضؓ کی اولاد سے کہا) تمھاری ماں نے مجھ کو اخیر میں رکھا یعنی سب کے بعد مجھ سے نکاح کیا۔ اصل میں فُسْکُلٌ اور فِسْکِلٌ اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جو شرط میں سب کے پیچھے رہے)

فُسْکُوْلٌ۔ تابع، پیچھے رہنے والا۔

فَسْلٌ۔ دودھ چھڑانا۔

فَسَالَۃٌ۔ اور فُسُوْلَۃٌ۔ بے مروت، ذلیل اور خوار ہونا۔

فَسْلٌ۔ ذلیل، بے مروّت۔ (اُس کی جمع اَفْسُلٌ اور فُسُوْلٌ اور فِسَالٌ اور فُسْلٌ ہے)

فُسْلٌ۔ احمق۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُفَسِّلَۃَ وَالْمُسَوِّفَۃَ۔ اللہ نے اُس عورت پر لعنت کی جس کو اُس کا خاوند صحبت کے لئے بلائے وہ جھوٹ موٹ بہانہ کرے کہ میں ناپاک ہوں (حائضہ ہوں) اور اُس عورت پر جو ٹال مٹول کرے (اپنے خاوند کو صحبت نہ کرنے دے کہے کل کرنا، پرسوں کرنا۔ نہایہ میں ہے کہ فُسُوْلَۃٌ بمعنی سُستی اور درماندگی۔ جب اُس عورت نے حیض کا بہانہ کیا تو گویا خاوند کی شہوت اور خواہش کو سُست کردیا)۔

اِشْتَرٰی نَاقَۃً مِنْ رَجُلَیْنِ وَشَرَطَ لَھُمَا مِنَ النَّقْدِ رِضَاھُمَا فَاَخْرَجَ لَھُمَا کِیْسًا فَاَفْسَلَاہُ عَلَیْہِ ثُمَّ اَخْرَجَ کِیْسًا اٰخَرَ فَاَفْسَلَاہُ عَلَیْہِ۔ حُذَیفہ رضؓ نے ایک اونٹنی دو شخصوں سے خریدی اور کہا تم تمھاری پسند کے موافق نقد روپیہ دیں گے۔ پھر ایک تھیلی نکالی لیکن اُن دونوں نے اُس کے روپیوں کو خراب اور کھوٹا کہا۔ آخر دوسری تھیلی نکالی اُس کو بھی خراب اور کھوٹا کہا۔

سِوٰی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْھِزِ الْفَسْلِ ایسا قحط پڑا کہ کھانے کو کچھ نہ رہا صرف اندرائن جس کو قحط کے سال میں تیار کرتے ہیں۔ اور خراب علہز رہ گیا۔ (علہز خون جس میں اونٹ کے بال ملاکر بھونتے ہیں اور قحط کے دنوں میں کھاتے ہیں)

کَثْرَۃُ النَّوْمِ دَلِیْلٌ عَلَی الْفُسُوْلَۃِ۔ بہت سونا سُستی اور رذالت کی دلیل ہے۔

وَاَنَا اُعَالِجُ فُسْلَانِیْ۔ میں اپنے کھجور کے پودوں پر کام کر رہا تھا (فَسِیْلَۃٌ کھجور کا پودا جو جڑ سے اُکھیڑ لیا جائے)۔

کَانَ یَسْتَقْرِضُ الدَّرَاھِمَ الْفُسُوْلَۃَ وَیَرُدُّ الْجِیَادَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھوٹے روپیہ قرض لیتے (یعنی جن میں بٹہ لگتا) اور ادائی میں کھرے روپیہ دیتے۔

فُسُوٌّ۔ یا فُسَاءٌ۔ پُھسکی مارنا (یعنی ایسا پادنا جس میں آواز نہ ہو)۔

تَفَاسِیْ۔ ریح خارج کرنے کے لئے سُرین نکالنا، پادنے کے لئے چوتڑ اُٹھانا۔

فَسَّاءٌ۔ بڑا پُھسکی باز۔

مَفْسٰی۔ گانڈ، دُبر۔

سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ الْمَرْأَۃَ ثُمَّ یَرْتَجِعُھَا فَیَکْتُمُھَا رَجْعَتَھَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُھَا فَقَالَ لَیْسَ لَہٗ اِلَّا فَسْوَۃُ الضَّبُعِ۔ کسی نے شریح قاضی سے پوچھا ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر چپکے سے (صرف زبان سے جس کو عورت نے نہیں سُنا نہ اُس کو

لوم ہوا) رجعت کر لی اور عورت یوں ہی رہی یہاں
ن کہ اُس کی عدّت گزر گئی تواب خاوند کا کوئی حق اُس
رت پر ہوگا یا نہیں۔ شُریح نے کہا ایسی صورت میں
وند کو بجو کی پھُسکی ملے گی (یعنی خاوند اب کوئی حق
س عورت پر نہ رکھے گا اور وہ اپنا نکاح دوسرے شخص
ے کر سکتی ہے۔ بجو بہت کھاتا ہے اس لئے پادتا بھی
بت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خاوند کو اُس رجعت
ے دعوٰی سے کچھ فائدہ نہ ملے گا۔ بعضوں نے کہا
سوۃ الضبع ایک درخت ہے جس کا پھل کچھ کام
نہیں آتا۔ بعضوں نے کہا ایک بھاجی ہے بدبودار)
فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ۔ پھُسکی یا پاد۔
اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ۔ جب کوئی تم میں سے
ے (گوز لگائے)
مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ اِلَّا ضَرْطَةٌ تَسْمَعُ
حِسَّهَا اَوْ فَسْوَةٌ تَشُمُّ رِيْحَهَا۔ وضو اس پاد سے ٹوٹے
جس کی آواز سُنے یا پھُسکی سے جس کی بدبُو سونگھے۔
هُوَ اَفْحَشُ مِنْ فَاسِيَةٍ۔ (یہ ایک مثل ہے یعنی)
گبریلے سے زیادہ خبیث ہے۔

بَابُ الفاء مع الشِّيْن

شَبْحٌ۔ دونوں پاؤں کھول کر رکھنا پیشاب کرنے
کے لئے۔
تَفْشِيْجٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔
اِنَّ اَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَفَشَّجَ فَبَالَ۔
ایک گنوار مسجد میں آیا اُس نے دونوں پاؤں کشادہ کر کے
پیشاب کر دیا (نہایہ میں ہے کہ فَشْجٌ تَفَاجٌّ سے کم ہے اور
تَفْشِيْجٌ زیادہ سخت ہے فَشْجٌ سے)
فَفَشَجَتْ ثُمَّ بَالَتْ۔ اُونٹنی نے پاؤں کشادہ
کئے پھر پیشاب کیا (ایک روایت میں فَشَّجَتْ ہے اُس کا بیان

کتاب الشین میں گذر چکا)
فَشْحٌ۔ چپت لگانا، ظلم کرنا، جھوٹ بولنا، چانٹا مارنا۔
فَشٌّ۔ ہوا نکال دینا، ڈکار لینا، جلدی دوھنا، چغلخوری کرنا،
بن کنجی کے قفل کھولنا، مکر اور حیلہ سے تحلیل ہو جانا، سست ہو جانا۔
اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَفُشُّ بَيْنَ اَلْيَتَيْ اَحَدِكُمْ
حَتّٰى يُخَيَّلَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ اَحْدَثَ۔ شیطان تم میں سے
کسی کے دونوں چوتڑوں کے درمیان پھونک مار دیتا ہے
اُس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا (حالانکہ ریح نہیں
نکلی صرف شیطان کے پھونک دینے سے وہم ہو گیا) عرب
لوگ کہتے ہیں فَشَّ السِّقَاءَ۔ جب مشک میں سے ہوا
نکال ڈالے)
لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ فَشِيْشَهَا۔ (اگر نماز میں
وہم ہو کہ حدث ہو گیا تو) نماز نہ چھوڑے جب تک کہ حدث
کی آواز نہ سُنے (خواہ بڑی آواز ہو یا ہلکی آواز سرسراہٹ
جیسے پھُسکی میں ہوتی ہے)
فَشِيْشُ الْاَفْعٰى۔ سانپ کے چلنے کی سرسراہٹ۔
وَاِنِّيْ لَاَسْمَعُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا مِنْ لَفَفِهَا
مِثْلَ فَشِيْشِ الْحَرَابِشِ۔ میں اُس چھوکری کے دونوں
سُرین ملے ہوئے ہونے کی وجہ سے اُس کی رانوں کے درمیان
سے سانپوں کی سی سرسراہٹ کی آواز سُن رہا تھا۔
جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَتَيْتُكَ مِنْ عِنْدِ رَجُلٍ
يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ مِنْ غَيْرِ مُصْحَفٍ فَغَضِبَ
حَتّٰى ذَكَرْتُ الزِّقَّ وَانْتِفَاخَهٗ قَالَ مَنْ قَالَ ابْنُ
اُمِّ عَبْدٍ فَذَكَرْتُ الزِّقَّ وَانْفِشَاشَهٗ۔ ایک شخص
حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کے پاس ایسے
شخص کے پاس سے آرہا ہوں جو مصحف لکھتا ہے (یعنی قرآن
شریف) اور اُس کے پاس مصحف نہیں ہوتا (جس سے وہ
نقل کرے بلکہ اپنی یاد اور حافظہ سے لکھتا ہے) یہ سُن کر حضرت
عمرؓ ایسے غصہ ہوئے کہ مجھ کو مشک اور اُس کے پھولنے کا

خیال بندھ گیا۔ پھر انہوں نے پوچھا یہ کون شخص ہے اُس نے کہا ابن اُم عبدؓ (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ جو قرآن شریف کے حافظ اور بڑے قاری تھے) بس یہ سُن کر اُن کا غصّہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو مشک اور اُس میں سے ہوا نکل جانے کا خیال بندھا۔ (مطلب یہ ہے کہ پہلے تو حضرت عمرؓ مارے غصّہ کے مشک کی طرح پھول گئے جب عبداللہؓ بن مسعود کا نام سُنا تو غصّہ بالکل جاتا رہا اور مشک میں سے جب ہوا نکل جاتی ہے اُس طرح دب گئے غصّہ جاتے رہنے کی یہ وجہ ہوئی کہ عبداللہ بن مسعودؓ خود حافظِ قرآن اور بڑے عالم اور قاری تھے وہ اگر اپنی یاد سے مصحف لکھیں تو اُن کو سزاوار تھا۔ پہلے حضرت عمرؓ یہ سمجھے کہ کوئی عامی کم علم شخص ایسا کر رہا ہے تو اس خیال سے غصّہ ہوئے کہ کہیں لکھنے میں غلطی نہ کرے اور لوگ اس کے لکھے ہوئے مصحف کو پڑھ کر گنہگار نہ ہوں)۔

فَقُلْتُ لَهُ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَكَأَنَّهُ كَانَ سِقَاءٌ فُتِّشَ۔ میں نے ابن صیاد سے کہا ارے کم بخت دُت (دُور ہو) یہ سُن کر وہ اُس مشک کی طرح ہو گیا جس کا دہانہ کھول دیا گیا ہو (جو کچھ اُس میں تھا وہ نکل گیا ہو)

اَعْطِهِمْ صَدَقَتَكَ وَاِنْ اَتَاكَ اَهْدَلُ الشَّفَتَيْنِ مُنَفَّشُ الْمَنْخَرَيْنِ۔ تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے اگرچہ تیرے پاس زکوٰۃ تحصیل کرنے کو ایسا شخص آئے جس کے ہونٹ لٹکے ہوئے اور نتھنے کشادہ ہوں (ناک چپٹی جیسے حبشی لوگ ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ امام کی طرف سے جو شخص سردار بنایا گیا ہو گو وہ ایک حبشی غلام حقیر شخص ہو اُس کی اطاعت کرنا اور زکوٰۃ اُس کے حوالہ کر دینا چاہیئے)

لَيْسَ فِيْهَا عَزُوْزٌ وَلَا فَشُوْشٌ۔ اُن بکریوں میں کوئی بکری ایسی نہ تھی جس کے تھن کا سوراخ تنگ ہو (کہ اُس میں سے دودھ نہ نکلے) یا کشادہ ہو (کہ اُس میں سے دودھ برابر بہتا رہے)

خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ فَشَّاشٌ۔ مسجد کو گئے ایک موٹا کمبل اوڑھے ہوئے۔

لَاَفُشَّنَّكَ فَشَّ الْوَطْبِ۔ میں تیرا غرور (ناک کی راہ) نکال دوں گا۔

فَشْغٌ۔ اوپر چھا جانا، اُوپر ہونا۔

تَفَشُّغٌ۔ بمعنے فشغ ہے اور غالب ہونا۔

مُفَاشَغَةٌ۔ اونٹنی کا ایک بچہ کھینچ کر اُس کو نحر کر ڈالنا دوسرا بچہ اُس کے تلے ڈال دینا۔

اِفْشَاغٌ۔ قلیل الخیر ہونا، مارنا۔

تَفَشُّغٌ۔ موٹے جھوٹے خراب کپڑے پہننا (بعضوں نے کہا اچھے کپڑے پہننا) پھیل جانا۔

فُشَاغٌ۔ ایک قسم کی بیل ہے جس کے پتے نہیں ہوتے درختوں پر چڑھ کر اُن کو خراب کر دیتی ہے۔

هَلْ تَفَشَّغَ فِيْكُمُ الْوَلَدُ۔ (نجاشی حبش کے بادشاہ نے قریش کے لوگوں سے پوچھا) کیا تم میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے دس بیٹے ہوں (انہوں نے کہا ہاں بعضوں کے اُس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں)

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ۔ (مالک اشتر نے حضرت علیؓ سے کہا) یہ بات تو پھیل گئی (مشہور ہو گئی)

مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ تَفَشَّغَتْ فِي النَّاسِ۔ یہ کیا فتویٰ ہے جو لوگوں میں پھیل گیا ہے (ایک روایت میں تَشَغَّفَتْ ایک روایت میں تَشَعَّفَتْ ایک میں تَشَعَّبَتْ ہے اُن کا ذکر اُوپر گزر چکا ہے)

اِنَّ وَفْدَ الْبَصْرَةِ اَتَوْهُ وَقَدْ تَفَشَّغُوْا۔ بصرہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اپنے موٹے جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے (زمخشری نے کہا شاید صحیح تَقَشَّفُوْا ہو یعنی انہوں نے کوئی آرائستگی نہیں کی)۔

كَانَ اٰدَمُ مُذَاضَفِيْرَتَيْنِ اَفْشَغَ الثَّنِيَّتَيْنِ۔ حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر دو زلفیں تھیں سامنے کے دانت باہر نکلے ہوئے (اوپر اُٹھے ہوئے)

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِیْ قَدْ تَفَشَّغَ فِی النَّاسِ اَهُوَ شَیْءٌ عَهِدَهٗ اِلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ امر جو لوگوں میں پھیل گیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اس کی خبر دی تھی یا تم کو اس بات میں کچھ وصیت کی تھی۔

فَشْفَشَةٌ۔ ضعیف الرائے ہونا، کم عقل ہونا، بہت جھوٹ بولنا۔ چھڑکنا۔

سَمَّيْتُكَ الْفَشْفَاشَ۔ میں نے تیرا نام (یعنی تلوار کا) فشفاش رکھا (یعنی کُند، خراب جو اچھی طرح نہ بنائی گئی ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں فَشْفَشَ فِی الْقَوْلِ جب کوئی بہت جھوٹ بولے)۔

فَشَلٌ۔ سُست ہونا، ناتوان ہونا، بودا ہونا، نامرد ہونا۔

فِشْلٌ۔ بودہا، نامرد۔

تَفْشِیْلٌ۔ اور اِفْشَالٌ اور اِفْتِشَالٌ اور تَفَشُّلٌ فشل رکھنا، یعنی ہودے کا پردہ یا جو کپڑا عورت ہودے میں اپنے نیچے رکھتی ہے۔

كُنْتَ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا اَوَّلًا حِیْنَ نَفَرَ النَّاسُ عَنْهُ وَاٰخِرًا حِیْنَ فَشِلُوْا۔ (حضرت علیؓ نے حضرت صدیق رضؓ کی تعریف میں کہا) تم تو دین کے سردار اور پیشوا رہے شروع میں جب دوسرے لوگ اس سے بھاگے اور اخیر میں بھی جب لوگوں نے نامردی کی (اسلام سے پھر جانے والوں کے ساتھ لڑنے میں سستی کی لیکن تم لڑائی پر مستعد ہو گئے اور دین کو سنبھال لیا)

فِیْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا۔ جابر رضؓ نے کہا یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے نامردی اور بزدلی کا ارادہ کیا ہم لوگوں یعنی انصاریوں کے دو گروہ کے باب میں اُتری۔

سِوَی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَشِلِ۔ (کچھ کھانے کو نہ رہا) سوائے حنظل اور علہز کے جس کا رکھنے والا اور کھانے والا ضعیف اور ناتوان ہوتا ہے۔ (علہز کے معنے اوپر گزر چکے ہیں وہ فسل ہیں)

فَشْوٌ یا فُشُوٌّ یا فُشِیٌّ۔ پھیلنا، مشہور ہونا، ظاہر ہونا

اِفْشَاءٌ۔ پھیلانا، ظاہر کرنا، مشہور کرنا، بہت جانور رکھنا۔

فَوَاشِیْ۔ بمعنے مواشی۔ یعنی گائے، بیل، بکری، اونٹ وغیرہ۔

ضُمُّوْا فَوَاشِیَكُمْ۔ اپنے جانوروں کو ملا کر اپنے پاس رکھو۔

لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِیَكُمْ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔ اپنے جانوروں کو اُس وقت تک مت چھوڑو جب تک عشاء کی تاریکی باقی رہے جب تاریکی جاتی رہے اُس وقت چھوڑ دو۔

اَلرَّاْیُ اَنْ نَدْخُلَ فِی الْحِصْنِ مَا قَدَرْنَا عَلَیْهِ مِنْ فَاشِیَتِنَا۔ (جب ہوازن کے لوگوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں شکست پائی تو کیا کہنے لگے) اب رائے یہ ہے کہ جتنے جانور ہم اپنے قلعہ میں لے جا سکیں لے جائیں۔

فَلَمَّا رَاٰهُ اَصْحَابُهٗ قَدْ تَخَتَّمَ بِهٖ فَشَتْ خَوَاتِيْمُ الذَّهَبِ۔ (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُہر بنوا کر سونے کی انگشتری پہنی تھی) جب آپ کے اصحابؓ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہے تو سونے کی انگوٹھیاں پھیل گئیں (بہت لوگ اُن کو پہننے لگے)۔

اَفْشَی اللّٰهُ ضَیْعَتَهٗ۔ اللہ تعالیٰ اُس کی معاش میں ترقی دیتا ہے (تاکہ وہ دنیا میں مشغول ہو کر آخرت سے

غافل ہو جائے۔ ایک روایت میں اَفْسَدَ اللّٰہُ ضَیْعَتَہٗ ہے یعنی اللہ اُس کی معاش بگاڑ دیتا ہے۔

وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنْ یَّفْشُوَ الْفَاقَۃُ۔ اُس کی نشانی یہ ہے کہ محتاجی پھیل جائے گی۔

وَلْیُفْشُوا الْعِلْمَ۔ علم کو ظاہر کریں (لوگوں کو پڑھائیں سکھائیں)۔

کَانَ النَّاسُ فِیْہِ بِجَھْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ یَّفْشُوَ فِیْھِمْ۔ لوگ تکلیف میں تھے (اُن کو کھانا میسّر نہ تھا) تو میں نے چاہا کہ قربانی کا گوشت اُن میں پھیلے (اُسی کو کھا کر پیٹ بھریں اور اسی وجہ سے میں نے تین دن سے زیادہ اُس کو جوڑ رکھنے سے منع کیا)۔

اَفْشُوا السَّلَامَ۔ سلام علیک ظاہر کرو (آپس میں جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو سلام علیک کہے نہ کہ آداب اور بندگی اور کورنش جو کافروں کا طریق ہے)

ثُمَّ یَفْشُوْ فِیْھِمُ السِّمَنُ۔ پھر اُن میں مٹاپا پھیلے گا (اکثر لوگ موٹے اور فربہ ہوں گے)

فَشَا خَبَرُہٗ۔ اُس کی خبر تو مشہور ہو گئی۔

اِنْ رَاٰی حَسَنَۃً دَفَنَھَا وَاِنْ رَاٰی سَیِّئَۃً اَفْشَاھَا۔ اگر اچھی بات دیکھے تو اُس کو چھپا رکھے (کسی سے بیان نہ کرے) اگر بُری بات دیکھے تو اُس کو فاش کر دے (لوگوں میں پھیلا دے)

بابُ الفاء مع الصّاد

فَصْحٌ۔ کھل جانا، روشنی غالب ہونا۔

فَصَاحَۃٌ۔ عمدہ اور صحیح اور شیریں کلام کرنا، دودھ پر سے پھین اُتار لینا۔

اِفْصَاحٌ۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرنا، صاف ہونا، عید الفصح آنا، ظاہر ہونا، روشنی نمود ہونا۔

تَفَصُّحٌ اور تَفَاصُحٌ۔ فصیح بننا۔

غُفِرَ لَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَّاَعْجَمَ۔ اُس کی بخشش ہو گی ہر آدمی اور جانور کے شمار پر (نہایہ میں ہے کہ یہاں فصیح سے آدم زاد اور اعجم سے بے زبان جانور مراد ہے اور لغت میں فصیح اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی زبان خوب چلتی ہو اور عمدہ اور خراب کلام کی معرفت رکھتا ہو، عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَصِیْحٌ اور لِسَانٌ فَصِیْحٌ۔ اور کَلَامٌ فَصِیْحٌ)۔

اِفْصَاحٌ۔ کھولنا، بیان کر دینا۔

اَلْاَذَانُ جَزْمٌ بِاِفْصَاحِ الْاَلِفِ وَالْھَاءِ۔ اذان کے اخیر حرف کو جزم دینا چاہئے (یعنی ہر کلمہ کے اخیر حرف کو) اور اللّٰہ میں الف اور ہاء کو خوب ظاہر کرنا چاہئے۔

مَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ فِی الْاَسْوَاقِ غُفِرَ لَہٗ بِعَدَدِ مَا فِیْھَا مِنْ فَصِیْحٍ وَّاَعْجَمَ۔ جو شخص بازاروں میں اللہ کی یاد کرتا رہے (غافل نہ ہو) اُس کے اتنے گناہ بخشے جائیں گے جتنے وہاں آدمی اور جانور ہوں گے۔

عِیْدُ الْفِصْحِ۔ نصاریٰ کی مشہور عید ہے وہ اڑتالیس دن روزہ رکھتے ہیں پھر جو اتوار کا دن اُن کے بعد آتا ہے اُس میں عید کرتے ہیں اور اُس دن گوشت کھاتے ہیں۔

اَفْصَحَ الْاَعْجَمِیُّ۔ عجمی شخص نے عربی زبان میں بات کی اور غلطی نہیں کی۔

فَصْدٌ۔ یا فِصَادٌ۔ رگ چیر کر خون نکالنا، فصد کھولنا، قطع کرنا، جاری کرنا۔

تَفْصِیْدٌ۔ تھوڑے پانی میں بھگونا۔

اِنْفِصَادٌ۔ پھٹ جانا۔

تَفَصُّدٌ۔ اور اِنْفِصَادٌ۔ جاری ہونا، بہنا۔

کَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ تَفَصَّدَ عَرَقًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تو آپؐ کے جسم سے پسینہ بہہ نکلتا (اُس کی شدّت اور سختی سے)۔

وَاِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ آپؐ کی پیشانی
ے پسینہ بہہ نکلتا۔

وَفَصَدْنَا عَلَیْھَا فَلَا اَنْسٰی تِلْكَ الْاُکْلَۃَ
ب ہم کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ںوں کو قتل کرنا شروع کیا ہے تو ہم بھاگے اور ایک
وش کا ٹکڑا زمین میں گڑا ہوا پایا ہم نے اُس پر اونٹ
خون بہایا (یعنی اونٹ کی فصد لے کر پھر اس کو پکایا
رکھایا) میں اُس کھانے کو کبھی نہیں بھولوں گا (عرب
گ ضرورت کے وقت زندہ اونٹ کا خون نکال کر
س کو کھاتے)

لَمْ یُحْرَمْ مَنْ فُصِدَ لَہٗ۔ (یہ ایک مثل ہے یعنی
ں کا کچھ تھوڑا سا بھی مطلب پورا ہوگیا تو وہ محروم
ہیں ہوا گو پورا مطلب حاصل نہ ہو (جیسے انگریزی
ں کہتے ہیں سمم تھنگ از بیٹر دین نو تھنگ
SOMETHING IS BETTER THAN NOTHIN
یط میں ہے کہ دو شخص ایک شخص کے پاس رات کو جاکر
ہمان رہے تھے جب صبح ہوئی تو دونوں مہمان ملے اور ایک
نے دوسرے سے پوچھا کہو تم کو کیا مہمانی ملی یعنی ضیافت
یں کیا کھایا اُس نے کہا مَاقُرِّیْتَ وَلٰکِنْ فُصِدَ لِیْ
یری تو کچھ ضیافت نہیں ہوئی لیکن اونٹ کی فصد کھولی
ئی اور اس کا خون میں نے کھایا پھر یہ ایک مثل
ہوگئی جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب آدمی کی کُل احتیاج
پوری نہ ہو لیکن کسی قدر حصہ مل جائے)۔

فَصٌّ۔ نگینہ جو انگشتری میں جمایا جاتا ہے، حقیقت اور
صل جوڑ۔

فَصِیْصٌ۔ تر ہونا، بہنا، آہستہ رونا، حاصل ہونا،
جدا کرنا، نکالنا۔

تَفْصِیْصٌ۔ انگشتری میں نگ لگانا۔

اِنْفِصَاصٌ۔ جدا ہونا۔

اِفْتِصَاصٌ۔ جدا کرنا۔

اِسْتِفْصَاصٌ۔ نکالنا۔

وَجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِی الْکَفَّ۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے انگشتری کا نگینہ، ہتھیلی کی طرف رکھا
(گو اوپر بھی رکھنا جائز ہے جیسے ابن عباسؓ کیا کرتے تھے)

کَانَ فَصُّہٗ مِنْہُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا جیسے انگوٹھی چاندی
کی تھی۔ ایک روایت میں فَصٌّ حَبَشِیٌّ ہے یعنی نگینہ
عقیق کا تھا۔ کیونکہ عقیق حبش اور یمن میں پیدا ہوتا ہے)

اَلْفَصُّ یُتَّخَذُ مِنْ اَحْجَارِ زَمْزَمَ۔ زمزم کے
کنوئیں سے جو پتھر نکلیں اُن کا نگینہ بنایا جائے (کیونکہ وہ
متبرک ہیں۔ مراد وہ پتھر ہیں جو زمزم کے کنوئیں کو صاف
کرنے پر اُس کے اندر سے نکلیں)۔

فَصْعٌ۔ نچوڑنا، یا پوست میں سے نکالنا، انگلیوں
سے ملنا نرم کرنے کے لئے، عطا کرنا، اُتارنا۔

تَفْصِیْعٌ۔ گوز یا پھسکی مارنا، عطا کرنا۔

اِنْفِصَاعٌ۔ نکلنا۔

اِفْتِصَاعٌ۔ بمعنے فَصْعٌ ہے۔

اَجْلَعُ اَفْصَعُ۔ ننگا، ستر کھلا ہوا، برہنہ۔

نَھٰی عَنْ فَصْعِ الرُّطَبَۃِ۔ کھجور کا پوست نکالنے
سے منع کیا۔ (اس غرض سے کہ جلد پک جائے۔ عرب
لوگ کہتے ہیں فَصَعْتُ الشَّیْءَ مِنَ الشَّیْءِ یعنی میں نے
اُس چیز کو اُس چیز میں سے نکال لیا)

فَصْفَصَۃٌ۔ جلدی کرنا، سچی خبر لانا، جدا کرنا۔

تَفَصْفُصٌ۔ جدا ہونا۔

فُصَافِصٌ۔ مضبوط، سخت آدمی۔

فُصَافِصَۃٌ۔ شیر

فِصْفِصَۃٌ۔ ایک گھاس ہے۔ (اُس کی جمع
فُصَافِصُ ہے)۔

لَيْسَ فِي الْفَصَافِصِ صَدَقَةٌ۔ ہرے چارے ہیں (جو جانور کھاتے ہیں) زکوٰۃ نہیں ہے (جس کو قَتٌّ کہتے ہیں سوکھ جائے تو اُس کو قَضْبٌ کہیں گے)۔

فَصْلٌ۔ نکل جانا، چھوٹا دانہ نکلنا، کاٹنا، جُدا کرنا، فیصلہ کرنا، آڑ کرنا، دودھ چھڑانا، جس کو فِصَال بھی کہتے ہیں۔

تَفْصِيْلٌ۔ جدا جدا فصلیں مقرر کرنا، کھول کر بیان کرنا۔ (یہ ضد ہے اِجْمَالٌ کی) جُدا کرنا۔

اِفْصَالٌ۔ دودھ چھڑانے کا وقت آنا۔

اِنْفِصَالٌ۔ جُدا ہونا، کٹ جانا، فیصل ہونا۔

اِفْتِصَالٌ۔ دودھ چھڑانا۔

فَوَاصِلُ۔ قرآن مجید کی آیتوں کے اخیر جملے (جیسے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ، اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وغیرہ)

فَصْلٌ لَا نَزْرٌ وَّلَا هَذْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کھلا ہوا صاف صاف تھا، باحق اور باطل میں جُدا کرنے والا نہ تو ضرورت سے کم تھا اور نہ فضول تھا (بے ضرورت)۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ قرآن ایک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔

فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ۔ ہم کو ایسا حکم دیجئے جو قطعی ہو پلٹ نہ سکے۔

هُوَ الْفَصْلُ۔ قرآن حق اور باطل میں جُدائی کرنے والا ہے۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحُوْرِ۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں وہ سحری نہیں کھاتے۔

مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فَاصِلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبِسَبْعِ مِائَةٍ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں ایسا خرچ کرے جو اُس کے ایمان اور کفر میں جدائی کر دے یا اپنے مال میں سے اُس کو علیحدہ اور جُدا کر دے تو اُس کو سات سو گنا اجر ملے گا۔

مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے شہر یا مکان سے جُدا ہو پھر وہ مر جائے یا مارا جائے تو وہ شہید ہے (یعنی جہاد کے لئے جب گھر سے نکل چکا تو اگر اپنی موت سے بھی مر جائے تو وہ شہید ہوگا)۔

لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِصَالٍ۔ دودھ چھٹنے کے بعد (یعنی دو برس کے بعد) پھر دودھ پینے سے رضاعت کی حُرمت نہ ہو گی۔

فَصِيْلٌ۔ اونٹ کا وہ بچہ جو اپنی ماں سے جُدا کر دیا جائے اُس کا دودھ چھٹ گیا ہو اور کبھی گائے کے بچے کو بھی فَصِيْل کہتے ہیں (جیسے فَاشْتَرَيْتُ بِهٖ فَصِيْلًا مِّنَ الْبَقَرِ میں۔ ایک روایت میں فَصِيْلَةٌ ہے یعنی گائے کا وہ بچھڑا جس کا دودھ چھٹ گیا ہو)

اِنَّ الْعَبَّاسَ كَانَ فَصِيْلَةَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ حضرت عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت نزدیک کے رشتہ دار تھے (یہ فَصِيْلَةٌ سے ماخوذ ہے یعنی ران کے گوشت کا ایک ٹکڑا)۔

كَانَ عَلٰى بَطْنِهٖ فَصِيْلٌ مِّنْ حَجَرٍ۔ اُن کے پیٹ پر پتھر کا ایک ٹکڑا تھا۔

فِيْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ۔ انگلی کی ہر پور کی دیت ایک تہائی ہے انگلی کی دیت کی (کیونکہ ہر انگلی میں تین تین پوریں ہوتی ہیں)۔

كَانَتِ الْفَيْصَلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔ میرے اور اُن کے درمیان قطع تعلق ہوتا۔

فَلَوْ عَلِمَ بِهَا لَكَانَتِ الْفَيْصَلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اگر وہ اُس کو جان لیتے تو میری اور اُن کی ترکِ ملاقات ہو جاتی۔

لَمْ یَسْجُدْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصّل کی کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا (مفصّل قرآن شریف کی اُس منزل کو کہتے ہیں جو سورۂ حجرات سے لے کر اخیر تک ہے[1])

لَا تُبَاعُ حَتّٰی یُفَصَّلَ۔ اگر جڑاؤ زیور ہو تو جب تک اُس کے نگ سونے یا چاندی سے جُدا نہ کئے جائیں اُس کو نہ بیچا جائے (یعنی اگر وہ زیور سونے کا ہو تو سونے کے بدلے اگر چاندی کا ہو تو چاندی کے بدلے اُس کا بیچنا درست نہیں کیونکہ کمی بیشی کا احتمال ہے)

اِنْ مَاتَا وَ کَانَتْ فُصِلَتِ الْھَدِیَّۃُ۔ اگر تحفہ بھیجنے والا اور جس کو تحفہ دیا گیا دونوں مر گئے اور تحفہ بھیجنے والے سے تحفہ جُدا ہو گیا (یعنی اُس نے روانہ کر دیا)

یَفْصِلُ بَیْنَ الْمَضْمَضَۃِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ۔ کُلّی اور ناک کے اندر پانی ڈالنے میں جُدائی کرتے (یعنی کُلّی کے لئے علیحدہ چلّو لیتے اور ناک کے لئے علیحدہ مگر صحیح روایت یہ ہے کہ ایک ہی چلّو لے کر آدھے سے کُلّی کرتے اور آدھا ناک میں ڈالتے)

ھُمْ اَصْلِیْ وَ فَصْلِیْ۔ وہ میرے اصل ہیں (یعنی خاندان) اور میری زبان ہیں۔

فَصْلٌ۔ موسم کو بھی کہتے ہیں (وہ چار ہیں ربیع (بہار) اور خریف (خزاں) اور شتا (سرما) اور صیف (گرما)

فَاصَلْتُ شَرِیْکِیْ۔ میں اپنے ساجھی سے جُدا ہو گیا۔

فَصْمٌ۔ توڑنا بن الگ کئے ہوئے (اگر الگ کر دیا جائے تو اُس کو قَصْمٌ کہتے ہیں) کاٹنا۔

فُصِمَ الْبَیْتُ۔ گھر گر گیا۔

اِفْصَامٌ۔ موقوف ہو جانا، دور ہونا۔

تَفَصُّمٌ اور اِنْفِصَامٌ۔ ٹوٹ جانا، کٹ جانا۔

دُرَّۃٌ بَیْضَاءُ لَیْسَ فِیْھَا وَصْمٌ وَّ لَا فَصْمٌ سفید چمکدار موتی ہے بے داغ بے پھٹن۔

اِنِّیْ وَجَدْتُ فِیْ ظَھْرِیْ اِنْفِصَامًا۔ میں نے اپنی پشت میں ٹوٹن پائی (یعنی پیٹھ ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ٹوٹ گئی، پھٹ گئی۔ ایک روایت میں اِنْقِصَامًا ہے قاف سے معنی قریب قریب وہی ہیں)

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ عَنْ فَصْمَۃِ السِّوَاکِ۔ لوگوں سے بے پرواہ رہو (اُن کی طرف اپنی احتیاج نہ لے جاؤ) اگرچہ مسواک کا ایک ٹوٹا ہوا ٹکڑا تم کو درکار ہو (جب بھی اُن سے نہ مانگو۔ جب آدمی کسی سے اپنی حاجت پیش نہ کرے گا تو سب اُس کے دوست ہوں گے اُس سے ملاقات کرنے میں خوش ہوں گے)

فَیُفْصِمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ۔ پھر وحی کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے (کٹ جاتا ہے) اور میں وحی کو یاد کر چکا ہوں (اُس کا مضمون میرے دل میں جم جاتا ہے)

فَیُفْصَمُ عَنْہُ الْوَحْیُ وَ اِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ پھر وحی آپؐ پر سے بند ہو جاتی ہے (اُس کا سلسلہ کٹ جاتا ہے) اور آپؐ کی پیشانی مبارک سے پسینہ پھوٹ نکلتا ہے (وحی کی سختی اور شدّت سے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْصَمَ الْمَطَرُ۔ یعنی پانی برسنا موقوف ہوا، ابر کھل گیا۔ بعضوں نے یَفْصِمُ باب ضَرَبَ سے روایت کیا ہے)۔

فَصْیٌ۔ جُدا کرنا، دور کرنا۔

تَفْصِیَۃٌ۔ چھڑانا۔ جُدا کرنا۔

مُفَاصَاۃٌ۔ جُدا ہونا۔

اِفْصَاءٌ۔ خلاصی پانا، گزر جانا، موقوف ہو جانا، جُدا ہونا۔

اِنْفِصَاءٌ۔ خلاصی پانا، نکل جانا۔

فَصًی۔ انگور کا دانہ۔

---

[1] یا وَالصّٰٓفّٰت سے اخیر تک یا جاثیہ سے یا قتال (محمد) سے یا انا فتحنا سے یا قٓ سے یا صف سے یا تبارک سے یا سبّح سے یا والضحیٰ سے اخیر تک ۱۲ منہ

فَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ قُلُوْبِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا۔ قرآن شریف لوگوں کے دلوں سے اُس سے بھی جلد نکل جاتا ہے جتنا جلد جانور اپنے بندھنوں سے نکل بھاگتے ہیں (اُن کی رسّی ٹوٹ جائے یا کھل جائے تو فوراً نکل بھاگتے ہیں۔ ایسا ہی قرآن کو نہ پڑھتے رہو تو بالکل بھول جاتا ہے دل سے نکل جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَفَصَّیْتُ مِنَ الْاَمْرِ تَفَصِّیًا میں نے اُس کام سے مخلصی پائی)۔

اَلْفَصِیَّۃُ وَاللّٰہِ لَا یَزَالُ کَعْبُکَ عَالِیًا۔ قسم خدا کی اب تو فراغت اور چین ہے خدا کرے تمہارا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے (یعنی اب تنگی اور تکلیف سے نجات مل گئی)۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الضَّاد

فَضِیْحٌ۔ پسینہ۔

تَفَضُّحٌ۔ بالوں کی جڑیں پسینہ سے تر ہونا لیکن بہنا نہیں، کشادہ ہونا۔

اِنْفِضَاحٌ۔ کے بھی وہی معنے ہیں۔ اور ناتوان ضعیف ہونا، بہت موٹا ہونا۔

لَقَدْ تَلَافَیْتُ اَمْرَکَ وَھُوَ اَشَدُّ اِنْفِضَاجًا مِنْ حَقِّ الْکَھُوْلِ۔ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا میں نے تمہارا کام اُس وقت درست کیا جب وہ مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ بودا تھا۔ (حقیقت میں اگر عمرو بن عاصؓ جو تدبیر اور رائے اور مکر و فریب میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے معاویہ کی مدد نہ کرتے تو کبھی اُن کو حکومت اور خلافت نصیب نہ ہوتی۔ معاویہ نے بھی عمرو بن عاصؓ کے اس احسان کا یہ بدلہ دیا کہ اُن کو مصر کا حاکم بنا دیا)۔

فَضْحٌ۔ ذلیل کرنا، رسوا کرنا، عیب کھولنا۔

فَضِیْحَۃٌ۔ ذلت، رسوائی۔ (جیسے فُضُوْحٌ اور فُضُوْحَۃٌ اور فَضَاحَۃٌ اور فِضَاحٌ ہے) اور ظاہر ہونا، روشنی غالب ہونا۔

فَضَائِحُ۔ عیوب۔ (یہ جمع ہے فَضِیْحَۃٌ کی)۔

اِنَّ بِلَالًا اَتٰی لِیُؤْذِنَہٗ بِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَشَغَلَتْ عَائِشَۃُ بِلَالًا حَتّٰی فَضَحَہُ الصُّبْحُ۔ حضرت بلالؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی خبر دینے کو آئے حضرت عائشہؓ نے اُن کو کسی کام میں لگا دیا یہاں تک کہ صبح کی روشنی آدھمکی یا نمودار ہوگئی۔

فَضَحْتِ النِّسَاءَ۔ تم نے عورتوں کو فضیحت (رسوا) کیا (ایسی بات بیان کی جس سے عورتوں کا پُرشہوت ہونا نکلتا ہے)۔

فَنَفْضَحُھَا عَلٰی اَعْیُنِ النَّاسِ۔ ہم لوگوں کی آنکھوں کے سامنے اُس کو فضیحت کریں گے۔

خَشِیْتُ اَنْ اُفْتَضَحَ۔ مجھ کو رسوائی کا ڈر ہوگا۔

مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰىۃِ قَالُوْا نَفْضَحُھُمْ وَیُجْلَدُوْنَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا تمہاری توراۃ میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انہوں نے کہا یہی کہ زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں اور اُن کو کوڑے لگائیں۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَفْضَحْنَا بَیْنَ خَلْقِکَ۔ یا اللہ اپنی مخلوق کے سامنے ہم کو فضیحت مت کر (قیامت کے دن اپنے بندوں کے سامنے ہمارے عیب اور گناہ مت کھول)۔

صِفْ لِیْ بَغْلَۃً فَضْحَاءَ۔ میرے لئے ایک فضحا خچر تلاش کر۔ (میں نے عرض کیا فضحاء کیا؟ فرمایا کالے رنگ کا سفید پیٹ سفید پاؤں سفید تھوتنی)۔

فَضْخٌ۔ جوف دار چیز کو توڑنا۔ (جیسے خربوزہ، انار، تربوز کو بٹ وغیرہ، سر توڑنے میں بھی فَضَخَ رَاْسَہٗ کہتے ہیں، پھوڑنا۔ (جیسے فَضَخَ عَیْنَہٗ اُس کی آنکھ پھوڑ دی)

اِفْضَاخٌ۔ پکڑنے اور توڑنے کا وقت آپہنچا۔

اِنْفِضَاخٌ۔ ٹوٹنا پھوٹنا، کشادہ ہونا، کُھل جانا، ...ب رونا۔

اِفْتِضَاخٌ۔ توڑنا، پھوڑنا۔

تَفَضُّخٌ۔ پھُوٹنا۔

اِذَا رَاَیْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ۔ جب ...انی کو دنا دیکھے (یعنی منی نکلنا) تو غسل کر۔

فَضِیْخٌ۔ وہ شراب جو گدر کھجور سے توڑ کر بنائی ...ئے اُس کو آگ نہ دکھائی جائے۔ اگر اس میں پختہ ...وکھی کھجور ملا دی جائے تو اُس کو خلیط کہیں گے۔

نَعْمِدُ اِلَی الْحُلْقَانَةِ فَنَفْتَضِخُهٗ۔ ہم گدر ...ور کو لیتے اُس کو توڑتے۔

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْفَضِیْخِ فَقَالَ ...یْسَ بِالْفَضِیْخِ وَلٰکِنْ هُوَ الْفَضُوْحُ۔ عبداللہ ...ن عمرؓ سے پوچھا گیا فضیخ پینا کیسا ہے؟ انہوں نے ...ہا وہ فضیخ نہیں ہے بلکہ فضیحت کرنے والا ہے (جو ...ئے گا وہ ذلیل اور رسوا ہوگا)۔

اِنْ قَرِبْتَهَا فَضَخَتْ رَاْسَكَ بِالْحِجَارَةِ۔ اگر ...اُس کے نزدیک جائے تو پتھر سے تیرا سر پھوڑ ڈالے گی۔

مَسْجِدُ الْفَضِیْخِ۔ مدینہ کی ایک مسجد ہے۔

فَضٌّ۔ توڑنا، جُدا کرنا، ازالۂ بکارت کرنا، سوراخ ...رنا، بہانا، تقسیم کرنا، دانت توڑنا۔

تَفْضِیْضٌ۔ آراستہ کرنا، چاندی کا ملمع کرنا یا ...ندی جوڑنا۔

تَفَضُّضٌ۔ اور اِنْفِضَاضٌ۔ متفرق ہونا۔

اِنْفِضَاضٌ۔ ٹوٹنا یا بہنا۔

اِفْتِضَاضٌ۔ ازالۂ بکارت کرنا، عدت توڑنا خوشبو ...گا کر یا پرندے کو فرج پر پھیر کر جیسے جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْتَدَحْتُكَ فَقَالَ قُلْ لَا یَفْضُضِ اللّٰهُ فَاكَ۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے آپؐ کی مدح کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہو اللہ تمہارا مُنہ نہ توڑے (یعنی تمہارے دانت نہ ٹوٹیں)۔ (اور نابغہ جعدی نے جب اپنا رائیٔ قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنایا اور اس شعر پر پہنچا ؎

بلغنا السماء مجدا وفخرا وسوددا
وانا لنرجو فوق ذلک مظهرا

یعنی ہم بزرگی اور فخر اور سرداری میں آسمان تک پہنچ گئے اور اب اُمید ہے کہ اُس سے بھی اُوپر چڑھیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو لیلے اب کہاں جانا چاہتے ہو یعنی آسمان سے بھی اوپر کیا چیز ہے؟ نابغہ نے عرض کیا بہشت یا رسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا اللہ تیرے دانت نہ توڑے۔ پھر وہ ایک سو بیس (۱۲۰) برس جیئے اُن کا ایک دانت بھی نہ گرا)

ثُمَّ جِئْتَ بِهِمْ لِبَیْضَتِكَ لِتَفُضَّهَا۔ پھر آپ اُن کو اپنے انڈے کے پاس لے کر آئے تاکہ اُس کو توڑ ڈالیں۔

حَتّٰی یَفُضَّ کُلَّ شَیْءٍ مِّنْهُ۔ یہاں تک کہ ہر چیز اُس کی توڑ ڈالے گا۔

لَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ۔ تجھ کو مُہر توڑنا (یعنی ازالۂ بکارت کرنا) حلال نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّ خَدَمَتَكُمْ۔ شکر اللہ کا جس نے تمہارا جتھا توڑ ڈالا۔

فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ فَضَضِ الْحَصٰی اَقْبَلَ عَلٰی سَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ فَکَلَّمَهٗ۔ جب کنکریوں کے پھیلاؤ سے پار ہو گئے تو سلمان بن ربیعہ کی طرف متوجہ ہوئے اُن سے بات کی۔

قَالَتْ لِمَرْوَانَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اَبَاكَ وَاَنْتَ فُضَضٌ مِنْ لَعْنَةِ اللهِ. حضرت عائشہؓ نے مروان سے کہا (جب اُس نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے بدزبانی کی اور کہا کہ یہ آیت وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَا اخیر تک تمہاری ہی شان میں اُتری ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ (حکم) پر لعنت کی ہے اور تو اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے (ملعون کا نطفہ ہے تو تو بھی ملعون ہوا۔ ایک روایت میں فُظَاظَةٌ مِنْ لَعْنَةِ اللهِ ہے۔ یعنی اللہ کی لعنت سے بچڑا ہوا ہے یعنی ملعون کا نطفہ ہے)

لَوْ اَنَّ اَحَدًا اِنْفَضَّ مِمَّا صُنِعَ بِابْنِ عَفَّانَ لَحَقَّ لَهُ اَنْ يَنْفَضَّ. حضرت عثمان رضؓ کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اگر کوہ اُحد اُس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو واجبی ہے۔

فَجَاءَ رَجُلٌ بِنُطْفَةٍ فِي اِدَاوَةٍ فَافْتَضَّهَا. پھر ایک شخص تھوڑا سا پانی ایک ڈول میں لے کر آیا اور اُس کو بہا دیا۔ (ایک روایت میں فَانْتَقَضَهَا ہے قاف سے یعنی اُس کا دہانہ کھول دیا)

كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ. جاہلیت کے زمانہ میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک کھنڈر میں چلی جاتی اور خراب کپڑے پہن لیتی ایک سال تک وہیں پڑی رہتی اس کے بعد ایک جانور لے کر آتے بکری یا پرندہ وہ اُس کو اپنی شرمگاہ سے رگڑتی پھر کم ایسا ہوتا کہ جس جانور سے وہ شرمگاہ رگڑتی وہ زندہ رہتا بلکہ مر جاتا۔

كَانَتِ الْمُعْتَدَّةُ لَا تَمَسُّ طِيْبًا وَلَا تَغْتَسِلُ وَلَا تُقَلِّمُ ظُفْرًا وَلَا تَقْرَبُ شَيْئًا مِنْ اُمُوْرِ التَّنْظِيْفِ ثُمَّ تَخْرُجُ بَعْدَ الْحَوْلِ بِاَقْبَحِ مَنْظَرٍ فَتَفْتَضُّ عِدَّتَهَا بِطَائِرٍ. جاہلیت کے زمانہ میں عدّت والی عورت نہ خوشبو لگاتی نہ غسل کرتی نہ ناخن تراشتی غرض کوئی کام صفائی اور پاکی کا نہ کرتی سال بھر تک اسی حال میں رہتی پھر سال کے بعد ایک بھیانک شکل میں باہر نکلتی اور اپنی عدّت ایک پرندے سے توڑتی (اُس کو شرمگاہ پر رگڑ کر عدت ختم کرتی)۔

جَمَعُوا الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ وَفَضُّوا الْمَصَاحِفَ۔ لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے زمانۂ خلافت میں قرآن کو جمع کیا اور دوسرے تمام مصحفوں کو چاک کر ڈالا (جو پہلے لکھے گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ دوسرے سب مصحف جلا دیئے گئے)

هِيَ طَالِقٌ اِنْ نَكَحْتُهَا حَتّٰى اٰكُلَ الْفَضِيْضَ جب تک میں فضیض نہ کھاؤں اور اُس سے نکاح کروں تو اُس کو طلاق ہے (فضیض کہتے ہیں کھجور کے خوشہ کو جو شروع میں نکلے اور متفرق اور پریشان اور نوش اور رواں پانی اور ریزہ اور پراگندہ کو بھی کہتے ہیں)۔

فَقَبَضَ ثَلٰثَةَ اَصَابِعَ مِنْ فِضَّةٍ فِيْهَا مِنْ شَعْرٍ۔ یہاں فضہ سے چاندی کی بنی ہوئی چیز مراد ہے جس میں بال چھوڑ دیئے گئے ہوں ایک روایت میں مِنْ قُصَّةٍ ہے یعنی بالوں کا گچھا)۔

اِنْفَضَّتْ اَوْصَالُهٗ۔ اُس کے جوڑ جدا ہو گئے

فَضَّ الْمَاءَ يَا اِفْتَضَّهٗ۔ پانی بہایا۔

اَقْبَلَ عِيْرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَيْهَا فَمَا بَقِيَ غَيْرُ اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَاَنَا مِنْهُمْ۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نما

تھے (یعنی خطبہ سُن رہے تھے) اتنے میں غلہ کا ایک قافلہ آیا لوگ جُدا ہو کر اُدھر چل دیئے (قافلہ دیکھنے کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہؔ آدمی رہ گئے اُن میں ایک میں تھا۔

لِجَامٌ مُفَضَّضٌ۔ چاندی جڑی ہوئی لگام۔

فَضْفَضَۃٌ۔ کشادہ ہونا، فارغ ہونا۔

فَضْفَاضٌ۔ وسیع اور کشادہ۔

فَضْفَاضَۃٌ۔ موٹی لمبی جسیم عورت۔

اَبْیَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَالْبَدَنِ۔ سفید رنگ کشادہ سینہ کشادہ ہاتھ۔ (رِدَاء سے سینہ اور بدن سے ہاتھ مراد ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بہت دینے والے سخی تھے)۔

کُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فِیْ یَوْمٍ مَّطِیْرٍ وَّالْاَرْضُ فَضْفَاضٌ۔ ابن سیرین رض نے کہا میں ایک بارش کے دن انس رض کے ساتھ تھا اور زمین پر پانی ہی پانی تھا (اس قدر بارش زور سے ہوئی تھی)۔

اَلْحَوْضُ مَلْاٰنُ یَتَفَضْفَضُ۔ حوض بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے۔

اَلثَّوْبُ فَضْفَاضٌ۔ کپڑا کشادہ ہے۔

فَضْلٌ۔ باقی رہنا، بچنا، زیادہ ہونا۔

مُفَاضَلَۃٌ۔ ایک دوسرے پر فضیلت جتانا۔

تَفْضِیْلٌ۔ فضیلت دینا، افضل کہنا، افضل بنانا۔

اِفْضَالٌ۔ احسان کرنا، افضل ہونا، زائد ہونا۔

تَفَضُّلٌ۔ احسان کرنا، یا فضیلت کا دعویٰ کرنا۔ توشح کرنا، کام کاج اور محنت کے کپڑے پہننا، یا صرف ایک ہی کپڑا بدن پر رکھنا، جیسے سوتے وقت کرتے ہیں۔

تَفَضَّلْ یا تَفَضَّلُوْا۔ بصیغۂ امر آجکل کے محاورہ میں اس مطلب میں مستعمل ہوتا ہے کہ آئیے، بیٹھئے یا کھائیے یا ملاقات کو آیا کیجئے۔

تَفَاضُلٌ۔ ایک دوسرے پر فضیلت کا دعوایٰ کرنا یا زیادتی کا۔

اِسْتِفْضَالٌ۔ کچھ باقی چھوڑنا یا حاجت سے زیادہ مال رکھنا۔

لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ۔ بچا ہوا پانی جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اُس کو نہ روکا جائے (بلکہ مفت اور بلاقیمت دوسرے مسلمان بھائی کو دیا جائے یہ اُس حالت میں ہے جب وہ پانی اُس کی ملک نہ ہو یا اُس شخص کے مذہب پر ہے جو کہتا ہے پانی پر ملک نہیں ہو سکتی۔ نہایہ میں ہے کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب پانی سے اپنا کھیت سیراب ہو گیا ہو اور پانی بچ رہا ہو تو اب اُس کا بیچنا یا کسی کو استعمال سے روکنا درست نہیں)۔

لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِہِ الْکَلَاءُ۔ بچا ہوا پانی (اپنی ضرورت سے زیادہ) اس لئے نہ روکا جائے کہ اُس کی وجہ سے گھاس کی روک ہو گی (یعنی ایک کنواں ہے جنگل میں جو ہر ایک کے لئے مباح ہے اب کوئی شخص اُس کے اطراف کی گھاس بچانے کے لئے اُس کا پانی روک دے کیونکہ جب پانی نہ ملے گا تو کوئی اپنے جانوروں کو وہاں چرانے بھی نہیں لائے گا یہ درست نہیں)

فَضْلُ الْاِزَارِ فِی النَّارِ۔ جو شخص اپنی ازار (غرور اور تکبر کی راہ سے) لٹکائے (ٹخنوں سے نیچے رکھے) تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا۔ اللہ جل جلالہٗ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں وہ فاضل فرشتے ہیں (یعنی اُن فرشتوں کے سوا ہیں جو مخلوقات پر متعیّن ہیں یہ جمع ہے فَاضِلٌ کی۔ اور بعضوں نے فُضُلًا اور فُضَلَاءُ بھی روایت کیا ہے)

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ یَرَانِیْ فُضُلًا۔ (ابو حذیفہ رض کی بیوی نے کہا) یا رسول اللہ

سالم جو ابو حذیفہ رضؓ کا غلام ہے وہ مجھ کو کام کاج محنت کے لباس میں دیکھتا ہے یا ایک ہی کپڑے میں۔

فُضُلٌ ضَبَاثٌ۔ کپڑا لٹکانے والی مکارہ ہے گویا وہ بُغاث ہے (جو ایک شریر حیلہ باز پرندہ ہے[1])

شَهِدْتُ فِيْ دَارِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى مِثْلِهٖ فِی الْاِسْلَامِ لَاَجَبْتُ يَعْنِىْ حِلْفَ الْفُضُوْلِ۔ عبد اللہ بن جُدعان کے گھر میں جو قسم کے ساتھ ایک عہد کیا گیا تھا اگر ویسے عہد کے لئے میں اسلام کے زمانہ میں بھی بلایا جاتا تو ضرور جاتا یعنی حِلفِ فضول (جو جرہم قبیلے کے لوگوں نے کیا تھا۔ چونکہ اُن کے لوگوں میں ہر ایک کا نام فضل تھا کوئی فضل بن حارث کوئی فضل بن وداعہ کوئی فضل بن فضالہ تو اُس کو حِلفِ فضول کہنے لگے۔ وہ عہد یہ تھا کہ ہر حال میں انصاف پر قائم رہیں گے۔ کمزور کا حق زور آور سے دلوائیں گے۔ اسی طرح غریب الوطن پردیسی کا شہر کے باشندے اور رئیس سے)

اِنَّ اسْمَ دِرْعِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ كَانَتْ ذَاتَ الْفُضُوْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ کا نام ذات الفضول تھا کیونکہ وہ کشادہ اور وسیع تھی)

اِذَا عَزَبَ الْمَالُ قَلَّتْ فَوَاضِلُهٗ۔ جب جائداد دور جگہ پر واقع ہو تو اُس کے منافع بھی کم ہوں گے۔

مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْ هٰذَا الْعَشْرِ۔ ان دسؔ دنوں میں نیک عمل جو کیا جائے اُس سے کوئی نیک عمل افضل نہیں ہے جو اور دنوں میں کیا جائے۔ (مراد ذی الحجہ کے دسؔ دن ہیں۔ ایک روایت میں فِيْ هٰذِهٖ ہے یعنی ایامِ تشریق میں نیک عمل سب سے افضل ہے اس لئے کہ وہ کھیل کود اور غفلت اور عیش و عشرت کے دن ہوتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے مگر ذی الحجہ کے دسؔ دنوں سے تو ذی الحجہ کے دسؔ دن جمعہ سے بھی افضل ہوئے۔ بعضوں نے کہا ھٰذَا الْعَشْرِ سے صرف دن مراد ہیں یعنی ذی الحجہ کے دسؔ دن رمضان کے اخیر دسؔ دنوں سے افضل ہیں نہ یہ کہ اُن کی راتیں رمضان کی راتوں سے افضل ہیں کیونکہ رمضان کی اخیر کی دسؔ راتیں تمام راتوں سے افضل ہیں اُن میں شبِ قدر ہے اور صحیح یہ ہے کہ ھٰذَا الْعَشْرِ میں اُن کی راتیں بھی داخل ہیں تو ذی الحجہ کی دس راتیں رمضان کی راتوں سے بھی افضل ہیں۔ اور دلیل اس کی ترمذی کی روایت ہے کہ ذی الحجہ کی راتوں میں ایک رات عبادت کرنا شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہے بعضوں نے کہا ذی الحجہ کی دسؔ راتیں رمضان کی دسوںؔ راتوں سے افضل ہیں یعنی ایک مجموعہ دوسرے مجموعہ سے گو رمضان میں جو شب شبِ قدر ہے وہ سب راتوں سے افضل ہے اسی طرح رمضان کا روزہ تمام دنوں کے روزوں سے افضل ہے)

بَابُ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ لوگوں کے وضو سے بچا ہوا پانی استعمال کرنا اُس کا پینا یا اُس سے طہارت کرنا یا آٹا گوندھنا کیسا ہے (اہلحدیث کے نزدیک جو پانی برتن میں وضو یا غسل کے بعد بچ رہے اسی طرح جو پانی وضو یا غسل میں اعضاء سے بہے بشرطیکہ اعضاء پر کوئی نجاست ظاہری نہ ہو پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ اور امام شافعی رحؒ کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں ہے اور حنفیہ کے نزدیک نجس ہے اور بعضے حنفیہ شافعی رح کے قول سے متفق ہیں)

فَاَخَذَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَهٗ۔ وضو سے بچا ہوا

---

[1] سبزی مائل سفید رنگ کا ہوتا ہے گدھ سے چھوٹا اور اُڑنے میں سُست ہوتا ہے ۱۲ مص

لیا اور اُس کو پی گئے۔

فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ ۔ اگر کچھ بچ رہے (یہ لفظ نصر
صر اور ضرب یضرب اور سمع یسمع اور کرم یکرم سب
ون سے آیا ہے)۔

لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ۔ اس سے بڑھ کر فضیلت
یں کوئی روزہ نہیں ہے (یعنی صوم داؤدی سے ایک
روز روزہ رکھنا دوسرے روز افطار کرنا کیونکہ اس میں
دمی کو زیادہ مشقت ہوتی ہے نہ روزے کی عادت
وتی ہے نہ افطار کی)

اَلَمْ اُعْطِكَ وَ اُفْضِلْ ۔ کیا میں نے تجھ کو نہیں
دیا تیرے اوپر احسان نہیں کیا۔

فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ ۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں
سے بڑھ کر ہے (یعنی حرارت اور تپش میں)

**ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَفَاضُلَ بَيْنَهُمْ** ۔ پھر حضرت عثمانؓ کے
بعد ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو چھوڑ
دیتے تھے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں
دیتے تھے (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے۔ بعضوں نے
کہا **لَا تَفَاضُلَ بَيْنَهُمْ** سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان تینوں کے سوا اور لوگوں میں کوئی
تخصیص نہیں کرتے تھے بلکہ بوڑھے اور جوان سب کو
برابر رکھ کر ضرورت کے وقت ہر ایک سے صلاح اور
مشورہ لیتے تھے)۔

مَسَحَ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ ۔ ہاتھوں میں
جو تری بچی ہوتی تھی اُس کے سوا نیا پانی لے کر اُس سے
مسح کرتے۔

بِمَا اَفْضَلَتْهُ الْحُمُرُ ۔ جس پانی کو گدھے پی کر
کچھ بچا ہوا چھوڑ گئے ہوں۔

فَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۔ تین دن کی فضیلت

يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ ۔ کسی
دن روزہ رکھنے کا قصد کرتے اُس کو دوسرے دنوں
پر فضیلت دیتے (ایک روایت میں **فَضْلُهٗ عَلٰى
غَيْرِهٖ** ہے یعنی اُس دن کی فضیلت کا دوسرے دنوں
پر قصد کرتے)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔ یا اللہ
اپنے فضل (روٹی رزق) کے دروازے ہم پر کھول دے
(یہ مسجد سے نکلتے وقت کہے کیونکہ مسجد سے نکلنے پر آدمی
اپنے اشغال میں مصروف ہو کر روٹی کمانا چاہتا ہے اور
مسجد میں جاتے وقت **اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ** کہے)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ یہ (یعنی
غنا اور تونگری) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عنایت
فرماتا ہے (معلوم ہوا کہ شکر کرنے والا مالدار صبر کرنے
والے فقیر سے افضل ہے لیکن مالدار کو کئی قسم کے خطرے
درپیش ہیں جن سے فقیر کو کوئی ڈر نہیں ہے)۔

اِلَّا رَجُلٌ بِفَضْلِهٖ يَقُوْلُ اَفْضَلَ ۔ مگر جو شخص
اس سے بھی زیادہ اس دعاء کو کہے۔

فَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ ۔ بلالؓ کو بہشت
میں جو روزی ملے گی وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اَلصَّدَقَةُ اَفْضَلُ ۔ صدقہ فضیلت میں زیادہ
ہے (یعنی سب عملوں سے بڑھ کر ہے۔ دوسری حدیث
سے یہ نکلتا ہے کہ روزہ افضل ہے)

اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ ۔ سب سے زیادہ فائدہ
مند اللہ کو یاد کرنے والی زبان ہے۔

اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ ۔ چار کلام سب میں
افضل ہیں (یعنی بشر کے کلاموں میں ورنہ اللہ کا کلام
سب سے افضل ہے)۔

مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ ۔ مجھ پر احسان کیا اور بہت
احسان کیا۔

فَضْلُ ظَهْرٍ۔ ضرورت سے زیادہ کوئی سواری ہو۔

اِنَّ لَهٗ فَضْلًا فَقَالَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔ وہ تو بزرگی اور فضیلت والا شخص ہے آپؐ نے فرمایا تم کو اُنہی لوگوں کی وجہ سے مدد ملتی ہے جو ضعیف اور ناتوان ہیں (غریبوں ہی کی دعاء کی برکت سے یا اُنہی کے طفیل سے اُس کو یہ شجاعت اور سخاوت حاصل ہوئی ہے)

لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ۔ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی اہانت یا تحقیر نکلے بلکہ سب پیغمبروں کی تعظیم اور تکریم شرطِ ایمان ہے)

بِهٰذَا فَضَلَكُمْ۔ اسی وجہ سے اُس کو تم پر فضیلت ہوئی۔

فَعَرَفْتُ فَضْلَ عِلْمِهٖ بِاللّٰهِ عَلَيَّ۔ میں نے پہچانا کہ جبرئیل علیہ السلام کو مجھ سے زیادہ اللہ کی معرفت ہے (بعضوں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع اور انکسار کی راہ سے فرمایا ورنہ اللہ کی معرفت آپ سب سے زیادہ رکھتے تھے)۔

لَا يَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ۔ بہشت میں برابر خالی مقامات رہیں گے (یعنی گنجائش بہت ہوگی۔ بہشتیوں کے اُترنے کے بعد بھی بہت سے مکانات اور مقامات خالی رہیں گے۔ ایک روایت میں يَفْضُلُ ہے)۔

اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ کیا میں تم کو اس سے بہتر عطا نہ کروں (یعنی اُس عطاء سے بہتر جو میں کر چکا ہوں)۔

مُوْسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيْلِ كَلَامِ اللّٰهِ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اُن سے کلام کیا تھا اس لئے اُن کو یہ بزرگی ملی (کہ سب سے بلند آسمان پر اُن کا ٹھکانا ہے)۔

اِذَا نَظَرَ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ۔ جب اُس کو دیکھے جو صورت اور مال یا اولاد میں اُس سے بڑھ کر ہے (یعنی دنیاوی سامان میں لیکن دینداری اور تقویٰ اور پرہیزگاری میں اپنے سے بڑھ کر شخص کو دیکھنا اچھا ہے)

لَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ۔ تم سے کوئی شخص افضل نہ ہوگا (نہ تمہارے برابر ہوگا) مگر جو کوئی ایسا کرے جو تم کرتے ہو۔

مَا رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضْلٌ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی دن خاص روزہ رکھنے کا قصد کرتے اُس کو دوسرے دنوں پر افضل سمجھ کر مگر اُس دن یعنی عاشوراء کے دن اور اس مہینے یعنی رمضان میں (یعنی عاشورا اور رمضان کے دنوں کا روزہ دوسرے دنوں کے روزے سے افضل سمجھتے)

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْجِهَادُ۔ سب عملوں میں افضل جہاد ہے۔ (دوسری روایت میں ہے کہ کھانا کھلانا سب سے افضل ہے۔ ایک روایت میں نماز کو سب اعمال میں افضل فرمایا ہے اور اُن میں تطبیق یوں دی ہے کہ باعتبار احوال اور اشخاص اور وجوہ اور اوقات کے ہر ایک دوسرے سے افضل ہے یعنی موقع بر موقع۔ مثلاً جب غرباء بھوک سے مر رہے ہوں تو کھانا کھلانا سب سے افضل ہوگا۔ جب مخالفین کا ظلم ہو رہا ہو تو جہاد سب سے افضل ہوگا جب نماز کا وقت آجائے تو نماز پڑھنا سب سے افضل ہوگا)

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ بڑی فضیلت والا جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے (اور اس کی ناراضی کا کچھ خیال نہ کیا جائے)

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپؐ اُس میں سے کچھ کھا لیتے اور جو بچتا اُس کو دوسروں کے پاس بھیج دیتے (کیونکہ آپ کا جوٹھا لوگ تبرّک سمجھ کر کھاتے بلکہ اُس کے لئے لڑائیاں ہوتیں)۔

اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ ۔ لوگوں نے عرض کیا کون شخص افضل ہے؟ فرمایا جو مسلمان اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے پھر اُس کے بعد وہ مسلمان (جو بستی سے الگ ہو کر) پہاڑ کی ایک گلی میں اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔

فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ ۔ آپ کو یہ وحی آئی کہ پہلے مسواک اُس کو دے جو بڑا ہے۔

اَلْعُقَلَاءُ تَرَكُوْا فُضُوْلَ الدُّنْيَا ۔ عقلمند لوگ دنیا کی بے ضرورت چیزیں ترک کر دیتے ہیں (گو وہ مباح ہوں تو گناہ کیونکر کریں گے)۔

اِنْ خَرَجَ بِطَلَبِ الْفُضُوْلِ فَلَا وَلَا كَرَامَةَ ۔ اگر مسافر کھیل کود فضول کاموں کے لئے نکلے تو نماز کا قصر نہ کرے اُس کی کوئی عزت نہیں۔

عُوْدُوْا بِالْفَضْلِ عَلٰى مَنْ حَرَمَكُمْ ۔ جو شخص تم کو محروم کرے تم اُس کے ساتھ سلوک کرو (احسان کرو اُس کو دو)۔

اِنَّ الصِّبْيَانَ فَضْلًا عَنِ الرِّجَالِ ۔ مرد تو کیا بچے تک (جانتے ہیں کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں)۔

اَلْبَوْلُ يَخْرُجُ مِنْ فَضْلِ الشُّرْبِ الَّذِيْ يَشْرَبُهُ الْاِنْسَانُ ۔ پیشاب اُن چیزوں کا فضلہ ہے جو آدمی پیتا ہے (پانی شربت وغیرہ)۔

اَلْغَائِطُ يَخْرُجُ مِنْ فَضْلِ الطَّعَامِ ۔ پائخانہ کھانے کا فضلہ ہے۔

فَضْلُ الْاِزَارِ ۔ ازار کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچا زمین پر گھسٹتا جائے۔

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ ۔ حائضہ عورت کے غسل سے جو پانی بچ رہا ہو مرد اُس سے وضو کر سکتا ہے۔

فَضْوٌ ۔ یا فَضَاءٌ ۔ کشادہ ہونا جیسے اِفْضَاءٌ ہے۔

اِفْضَاءٌ ۔ عورت کے دونوں رستوں کو ایک کر دینا اور جماع کرنا، خلوت کرنا، ہتھیلی سے چھونا، میدان میں نکلنا، اطلاع دینا، پہنچ جانا۔

تَفَضِّيْ ۔ فارغ ہونا۔

فَضَاءٌ ۔ میدان، کشادہ زمین۔

فِضَاءٌ ۔ پانی جو زمین پر بہتا ہو، پائخانہ۔

بَقِيْتُ فَضًا ۔ میں اکیلا رہ گیا۔

اَمْرُهُمْ فَضًا بَيْنَهُمْ ۔ اُن کا کوئی سردار نہیں ہے۔

لَا يُفْضِي اللّٰهُ فَاكَ ۔ اللہ تعالیٰ تیرا منہ کھوکھل نہ کرے (یعنی دانت گر کر)۔

ضَرَبَهُ بِمِرْضَافَةٍ وَسْطَ رَاْسِهٖ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ ۔ ایک گرم پتھر اُس کی چندیا پر مارے گا اُس مار سے ہر چیز اُس کی کھل جائے گی۔

لَا يُفْضِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ ثَوْبٍ وَلَا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ ۔ دو مرد ایک دوسرے سے ایک کپڑے میں نہ لگیں نہ دو عورتیں ایک دوسرے سے (مطلب یہ ہے کہ دونوں ننگے ہوں اور ایک کپڑے میں ایک دوسرے سے لپٹیں یہ تو حرام ہے اگر بیچ میں کپڑا حائل ہو تو نہی تنزیہی ہے)۔ اور جو ایسا کرے اُس کو سزا دی جائے۔

اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ ۔ جب کوئی تم میں سے اپنا ہاتھ پہنچائے۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ ۔ بڑی امانت جس میں اللہ کے نزدیک

خیانت کرنا قیامت کے دن بڑا گناہ ہوگا یہ ہے کہ ایک شخص اپنے جماع کے حالات بیان کرے (جماع کے وقت وہ جو باتیں کرتا ہے یا کام کرتا ہے، لیکن ضرورت کے وقت جماع کا ذکر منع نہیں)

اَفْضٰی بِوَرِکِہٖ۔ اپنی سُرین زمین سے لگا دی۔

لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔ مُردوں کو بُرا مت کہو وہ اپنے کئے تک پہنچ گئے (جو اعمال اُنھوں نے آگے بھیجے تھے اُس کا نتیجہ دیکھ لیا اب اُن کو بُرا کہنے سے کیا حاصل)

اَلْقُلُوْبُ لَکَ مُفْضِیَۃٌ۔ تیرے واسطے دل کشادہ اور خوش ہیں۔

ثُمَّ خَرَجُوْا اِلَی الْفَضَاءِ۔ پھر فضا کی طرف نکلے (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)

اَلْمَیِّتُ یُغْسَلُ فِی الْفَضَاءِ۔ مُردے کو آسمان کے تلے نہلانا چاہئے (یعنی کھُلی جگہ میں نہ کہ چھت کے نیچے، اگر غسل دیتے وقت آڑ کرلیں تو وہ مستحب ہے)

مُفْضَاۃٌ۔ وہ عورت جس کے پیشاب اور پاخانہ کا مقام ایک ہوگیا ہو۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الطَّاءِ

فَطْءٌ۔ پھوڑنا، پُشت بوجھ کی وجہ سے ہموار ہوجانا اور اندر گھُس جانا، پُشت پر مارنا، جماع کرنا، ڈال دینا۔

فَطَاءٌ۔ پیٹھ اندر گھس جانا اور سینہ باہر نکل آنا۔

مُفَاطَاۃٌ۔ دے مارنا۔

اِفْطَاءٌ۔ فراغت ہونا، نیک خُلقی کے بعد بدخُلق ہوجانا، بہت جماع کرنا۔

تَفَاطُؤٌ۔ پیچھے ہٹ جانا، لوٹ جانا شکست پانا۔

اِنَّہٗ رَاٰی مُسَیْلِمَۃَ اَصْفَرَ الْوَجْہِ اَفْطَأَ الْاَنْفِ دَقِیْقَ السَّاقَیْنِ۔ انھوں نے مسیلمہ کذاب کو دیکھا اُس کا مُنہ زرد تھا اور ناک پھیلی ہوئی پنڈلیاں پتلی اور باریک۔ (اَفْطَأُ بمعنے اَفْطَسُ۔ پھیلی ناک والا، چپٹی ناک والا)۔

فَطْحٌ۔ چوڑا کرنا، لکڑی سے مارنا۔

فَطَحٌ۔ چوڑا ہونا۔

فِطَحْلٌ۔ وہ زمانہ جب آدمی پیدا نہیں ہوئے تھے یا حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ۔

فَطَاحِلُ۔ بڑے عالم۔

فَطْرٌ۔ چیرنا، کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے سے دودھ دوہنا، یا انگلیوں کے سروں سے تازہ آٹا گوندھنا اس کو خمیر نہ کرنا۔

فَطْرٌ اور فُطُوْرٌ۔ نکلنا، پیدا کرنا، اختراع کرنا، کھانا پینا۔ (جیسے فِطْرَہ ہے)۔

تَفْطِیْرٌ۔ افطاری دینا۔

اِفْطَارٌ۔ روزہ کھُلانا، روزہ کھولنے کا وقت آنا۔

تَفَطُّرٌ اور اِنْفِطَارٌ۔ پھٹ جانا، چر جانا۔

کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ ہر بچہ اپنی خلقی اور پیدائشی حالت (صحیح فطرت) پر پیدا ہوتا ہے۔ (اگر اُس کو اُسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو گمراہ نہ ہو لیکن باپ دادا کی تقلید سے وہ یہودی یا نصرانی بن جاتا ہے۔ کوئی مشرک ہوجاتا ہے چاند تاروں اور دیگر اشیاء کو پوجا کرنے لگتا ہے۔ اگر اصلی اور فطری حالت پر قائم رہے تو ان خلافِ عقل باتوں میں کبھی نہ پھنسے اور صرف خدائے واحد کی پرستش کرتا رہے)

عَلٰی غَیْرِ فِطْرَۃِ مُحَمَّدٍ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سوا دوسرے دین پر۔

مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَۃِ۔ تو جو پیدائشی (فطری) دین ہے یعنی دینِ اسلام اُس کے سوا دوسرے دین پر مرے گا (معاذ اللہ تیرا خاتمہ کفر اور شرک پر ہوگا۔ اس حدیث میں بڑی تہدید ہے اُن لوگوں کے لئے جو نماز کے

(کان اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتے)۔

عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ۔ دس باتیں اگلے پیغمبروں کی سُنّت ہیں (جن کی پیروی کا ہم کو حکم ہوا۔ کرمانی نے کہا یعنی یہ باتیں قدیم سُنّت ہیں جن پر اگلے پیغمبر چلتے رہے اور تمام شریعتیں اُن پر متفق ہیں۔ گویا وہ فطری اور خلقی باتیں ہو گئی ہیں۔ ایک روایت میں پانچ باتیں مذکور ہیں لیکن یہ روایت جس میں دس باتیں ہیں اُن کے خلاف نہیں ہے)

اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ۔ تم نے پیدائشی غذا کو لیا (یعنی دودھ کو جس سے آدمی کی پیدائش ہوتے ہی پرورش ہوتی ہے برخلاف شراب کے وہ نہ غذا ہے نہ دوا ہے اُس کا یہ مطلب نہیں کہ شراب حرام تھی اس لئے تم نے اُس کو نہ لیا کیونکہ شراب کی حُرمت اُس وقت تک نہیں ہوئی تھی دوسرے بہشت کی شراب حرام نہیں ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ۔ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے تم کو پیدائشی حالت پر چلنے کی راہ بتلائی۔ (تم نے دودھ کو اختیار کیا جو ہر طرح فائدہ مند ہے نہ کہ شراب کو جو مضر اور عقل کو خراب کرنے والی اور انسان کی فطرت کو بدل دینے والی ہے)۔

هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ۔ تم کو فطرت کی ہدایت دی گئی (دودھ کا پیالہ تم نے لیا)۔

عَلَی الْفِطْرَةِ لِمَنْ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ مُؤَذِّنًا۔ ایک شخص نے اذان دیتے ہوئے اللہ اکبر کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو فطرت پر ہے (سچے دین پر تیرے ماں باپ نے تجھ کو یہودی نہیں بنایا)

مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ۔ تیرا خاتمہ اسلام پر ہوگا۔

وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطَرَاتِهَا۔ اور دلوں کو اُن کی اصل خلقتوں پر لانے والا (یہ جمع ہے فِطَرٌ کی جو جمع ہے فِطْرَةٌ کی یا خود فِطْرَةٌ کی جمع ہے جیسے کِسَرَاتٌ جمع ہے کِسْرَةٌ کی)۔

مَا كُنْتُ اَدْرِیْ مَا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی اخْتَصَمَ اِلَیَّ اَعْرَابِیَّانِ فِیْ بِئْرٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَنَا فَطَرْتُهَا۔ عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں) مجھ کو فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنے معلوم نہ تھے پھر ایسا ہوا کہ دو عرب کے گنوار ایک کنوئیں کا مقدمہ میرے پاس لائے کہ میں اس کا فیصلہ کروں اُن میں سے ایک کہنے لگا اَنَا فَطَرْتُهَا یعنی میں نے اُس کا کھودنا شروع کیا تھا۔ (اس گنوار کے کہنے سے ابن عباسؓ کو فطر کے معنے معلوم ہو گئے یعنی ابتداءً کسی چیز کو بنانا، ایجاد کرنا، کسی چیز کو بالکل نئے سر سے بنانا)

اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔ جب رات ادھر سے (یعنی مغرب کی طرف سے) پیٹھ موڑ کر چل دے تو روزہ دار کا روزہ کھولنے کا وقت آگیا (اُس کو افطار کرنا درست ہوا) یا روزہ دار اُس وقت افطار کرنے والوں کی طرح ہو گیا گو کچھ کھائے پیئے نہیں یا روزہ دار کو اُس وقت روزہ افطار کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ طے کا روزہ رکھے یعنی وصال کرے جو منع ہے)۔

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونوں روزہ ٹوٹنے کے قریب ہو گئے یا اُن کو روزہ افطار کرنے کا وقت آ لگا (بعضوں نے کہا یہ بد دُعاء ہے اُن کے لئے اور امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول یہ ہے کہ ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے)

کَانَ یَاْمُرُ بِالْفِطْرِ لِمَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا۔ جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرتا (یعنی غسل سے پہلے صبح صادق نمودار ہو جاتی) تو اُس کو افطار کا حکم کرتے (یعنی اُس کا روزہ درست نہیں ہوا۔ یہ حدیث اتنی صحیح نہیں ہے جتنی دوسری حدیث امہات المومنینؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرتے (اور روزہ دار
ہوتے یعنی صبح ہونے کے بعد غسل کر لیتے روزے میں
کچھ خلل نہ آتا)

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَفَطَّرَتْ قَدَمَاہُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نماز میں اتنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں
مبارک پھٹ گئے (ایک روایت میں یوں ہے کہ سوج گئے)

سُئِلَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ ھُوَ الْفَطْرُ۔ حضرت
عمرؓ سے پوچھا گیا مذی کیا ہے؟ فرمایا وہ ایک قطرہ ہے
(جو نعوظ کے وقت ذکر پر نمودار ہوتا ہے اُس کی مقدار
بہت کم ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ھُوَ الْفُطْرُ ہے۔
فَطْر بہ فتحہ فا مصدر ہے فَطَرْتُ النَّاقَۃَ اَفْطُرُھَا
کا، یعنی میں نے انگلیوں کے سروں سے اونٹنی کا دودھ
دوہا۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں دودھ بہت کم نکلتا
ہے تو مذی کو اُس سے مشابہت دی وہ بھی بہت کم مقدار
میں نکلتی ہے اور فُطْر بضمۂ فا اُس دودھ کے قطرے
کو کہتے ہیں جو چھاتی کی یا تھن کی بھٹنی پر نمودار ہوتا ہے)۔

مَا زِلْتُ اَفْطُرُ النَّاقَۃَ حَتّٰی سَعِدْتُ۔ میں
اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک
کہ میری بانہہ تھک گئی۔

کَیْفَ تَحْلُبُھَا مَصْرًا اَمْ فَطْرًا۔ تم کس طرح
اُس کا دودھ دوہتے ہو تین انگلیوں سے یا دو انگلیوں سے۔

مَاءٌ نَمِیْرٌ وَّحَیْسٌ فَطِیْرٌ۔ خوشگوار شیریں
پانی اور تازہ حیس (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور
گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ۔ تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ کھولا
اور تمہارا کھانا نیک آدمیوں نے کھایا۔

فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ۔ کھجور پر روزہ
افطار کرے وہ باعث برکت (ثواب) ہے۔ (کیونکہ کھجور
پیغمبروں کی خوراک ہے)۔

فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ
اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے روزہ کھول لے وہ پاکیزہ ہے۔
(حلال مال ہے)

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ
جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے اُس کو بھی اتنا
ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کو ملے گا۔

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ سُئِلَ عَنِ الْحَنِیْفِیَّۃِ فَقَالَ ھِیَ الْفِطْرَۃُ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰہُ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ قَالَ فَطَرَھُمُ اللّٰہُ عَلَی الْمَعْرِفَۃِ۔ امام محمد باقرؒ سے پوچھا گیا حنفاء للہ میں حنیفیہ
سے کیا مراد ہے؟ فرمایا حنیفیہ وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ
نے لوگوں کو پیدا کیا اور اللہ کی خلقت بدل نہیں سکتی فرمایا کہ
اللہ نے آدمیوں کی فطرت میں اپنی معرفت رکھی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ النَّاسَ کُلَّھُمْ عَلَی الْفِطْرَۃِ الَّتِیْ فَطَرَھُمْ عَلَیْھَا لَا یَعْرِفُوْنَ اِیْمَانًا بِشَرِیْعَۃٍ وَّلَا کُفْرًا بِجُحُوْدٍ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰہُ الرُّسُلَ تَدْعُوا الْعِبَادَ اِلَی الْاِیْمَانِ۔ اللہ نے سب لوگوں کو اُن کی
اصل فطرت پر پیدا کیا وہ کسی شریعت سے ایمان کو نہیں
جانتے تھے اور نہ انکار کر کے کفر کو پہچانتے تھے پھر اللہ
تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا وہ بندوں کو ایمان کے طرف
بلاتے ہیں۔

اَفْضَلُ مَا یَتَوَسَّلُ بِہِ الْمُتَوَسِّلُوْنَ کَلِمَۃُ الْاِخْلَاصِ فَاِنَّھَا الْفِطْرَۃُ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّھَا الْمِلَّۃُ۔ جن چیزوں سے وسیلہ کرنے والے
وسیلہ کرتے ہیں اُن میں سب میں افضل کلمۂ اخلاص ہے (یعنی
لا الٰہ الا اللہ) یہ تو فطرت ہے اور نماز قائم کرنا یہ ملت ہے۔

اِنَّمَا اَفْطُرُ الَّا اَنَّھُمَا نَسَابًا وَکَذِبًا فِیْ سَبِّھِمَا

لی رَسُوْلِ اللہِ لَا لِلْحَجَامَۃِ۔ (ابن بابویہ نے معانی الاخبار میں روایت کی کہ عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کیا روزہ دار کو رمضان میں پچھنے لگانا درست ہے؟ انہوں نے کہا ہاں بشرطیکہ ضعف اور ناطاقتی محسوس نہ کرے۔ میں نے کہا کیا پچھنے لگانے سے اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اُنہوں نے کہا نہیں تب میں نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان میں ایک شخص کو پچھنے لگاتے دیکھا تو فرمایا اَفطر الحاجم والمحجوم۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا) اُن کا روزہ اُس وجہ سے جاتا رہا کہ انھوں نے گالی گلوچ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گالی گلوچ میں جھوٹ باندھا۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے پچھنے لگائے۔ (ابن بابویہ نے کہا میں نے نیشاپور میں بعضے مشائخ سے سُنا وہ کہتے تھے افطر الحاجم والمحجوم کے معنے یہ ہیں کہ دونوں میری فطرت اور سنّت میں داخل ہوئے اس لئے کہ پچھنے لگانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق ہے)۔

نَحْنُ نَحُتُّ الشَّوَارِبَ وَنُعْفِي اللُّحٰی وَھِیَ الْفِطْرَۃُ۔ ہم لوگ (یعنی اہلِ بیت) مونچھوں کو کترتے ہیں اور داڑھیوں کو چھوڑ دیتے ہیں یہی فطرت ہے (یعنی دین اور سنّت)

قَصُّ الْاَظْفَارِ مِنَ الْفِطْرَۃِ۔ ناخن کترنا، فطرت میں داخل ہے۔

اِنَّ اللہَ اَعْطٰی مُحَمَّدًا الْفِطْرَۃَ الْحَنِیْفِیَّۃَ السَّھْلَۃَ لَا رَھْبَانِیَّۃَ وَلَا سِیَاحَۃَ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھی سچی آسان شریعت فطرت کے موافق عنایت کی نہ اُس میں درویشی ہے اور نہ رہبانیت ہے نہ سیاحی (ملکوں میں مارے مارے پھرنا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میری اُمّت کی سیاحت جہاد ہے)۔

زَکٰوۃُ الْفِطْرَۃِ۔ صدقۂ فطر۔

فَطَسٌ۔ ناک پھیلی ہوئی ہونا، ناک چپٹی ہونا۔

فُطُوْسٌ۔ مرجانا۔

تَفْطِیْسٌ۔ مار ڈالنا۔

فِطِّیْسَۃٌ۔ سور کی ناک۔

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا فُطْسَ الْاُنُوْفِ۔ تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے ناک کے بانسے جھکے ہوئے اور پھیلے ہوئے ہوں گے (مراد تُرک لوگ ہیں)۔

فُطْسٌ خُنْسٌ۔ یہ کھجوریں ٹھوس اور چپٹی ہیں اُن کی گٹھلیاں چھوٹی ہیں۔

اَفْطَسُ۔ چوڑی ناک والا، اور جس کی ناک کا بانسہ پست ہو، چپٹی ناک والا۔

حَسَنُ اَفْطَسُ۔ حسن بن علی بن حسین جو چوڑی ناک رکھتے تھے۔ اور اَفْطَسُ لقب ہے عبداللہ بن امام جعفر صادقؑ کا۔

فَطْمٌ۔ کاٹنا، دودھ چھڑانا

اِفْطَامٌ۔ دودھ چھڑائی کا وقت آنا۔

اِنْفِطَامٌ۔ دودھ چھوٹ جانا۔

اِنَّہٗ اَعْطٰی عَلِیًّا حُلَّۃً سِیَرَاءَ وَقَالَ شَقِّقْھَا خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا دیا اور فرمایا اُس کو پھاڑ کر تینوں فاطمہؓ کو بانٹ دو (یعنی فاطمۃ الزہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جو حضرت علیؓ کی زوجہ تھیں، ایک فاطمہ بنت اسد جو اُن کی والدہ تھیں ایک فاطمہ بنت حمزہ جو اُن کی چچا زاد بہن تھیں۔ محیط میں ہے کہ فاطمہ بیسؓ صحابیہ عورتوں کا نام ہے)۔

قِیْلَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اِبْنَا الْفَوَاطِمِ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کو فاطموں کے بیٹے کہا

کرتے تھے (کیونکہ اُن کی والدہ حضرت فاطمہ رضی زہرا تھیں اور دادی فاطمہ بنت اسد تھیں اور فاطمہ بنت عبداللہ بن عمرو بن عمران بن مخزوم نانا کی دادی تھیں)۔

بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَقْرَعَ بَيْنَ الْفُطُمِ فَقَالَ مَا اَرٰى هٰذَا اِلَّا مِنَ الْاِسْتِقْسَامِ بِالْاَزْلَامِ۔ ابن سیرینؒ کو یہ خبر پہنچی کہ عمر بن عبد العزیزؒ نے مسلمانوں کے بچوں میں قرعہ ڈالتے ہیں (قرعہ میں جس کا حصہ زیادہ نکلتا ہے وہ اُس کو دیتے ہیں جس کا کم نکلتا ہے اُس کو کم ملتا ہے) تو کہنے لگے یہ تو پانسے ڈال کر بانٹنا ٹھہرا (جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں حرام کیا فرمایا وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ)

اِبْنَتِيْ وَهِيَ فَطِيْمٌ۔ میری بیٹی جس کا دودھ چھٹ گیا ہے۔

بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ جب حکومت جاتی رہتی ہے تو اُس کا جانا کیسا بُرا ہوتا ہے (حکومت سے معزول ہونے کو فطم یعنی دودھ چھٹنے سے تعبیر کیا)

لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ۔ دودھ چھڑائی یعنی دو برس کے بعد پھر رضاعت کا کوئی اثر نہیں (یعنی اُس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسے کوئی بڑا آدمی کسی عورت کا دودھ پی لے)۔

اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَطَمَهَا وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ النَّارِ۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نام فاطمہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اور اُن کی اولاد کو دوزخ سے چھڑا دیا ہے (یعنی اُن کی اولاد میں جو دین اسلام پر مرے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے نجات دے گا۔ اگر اُن کی اولاد میں کوئی کفر یا شرک پر مرے تو اُس کو ہرگز نجات نہ ہوگی گویا وہ آپ کی اولاد ہی نہیں ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے کافر بیٹے کے باب میں ارشاد ہوا۔ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ)۔

وَلَدَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ ثَلَاثُ فَوَاطِمَ۔ محمد بن حنفیہ کو تین فاطمہ نے جنا۔ (یعنی فاطمہ بنت عمران بن عائذ اور فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت زائدہ بن اصم)۔

فَطِيْمٌ۔ وہ بچہ جس کی رضاعت کی مدت ختم ہوگئی ہو (اُس کی جمع فُطُمٌ ہے)

فَطِنَ۔ سمجھدار ہونا۔ (جیسے فَطَانَةٌ ہے)

بابُ الفاء مع الظاء

فَظٌّ۔ نچوڑنا، پی جانا۔

فَظَاظَةٌ اور فِظَاظٌ اور فَظَظٌ۔ سخت گو سخت مزاج ہونا۔

اِفْتِظَاظٌ۔ نچوڑنا، پینا۔

فُظَاظَةٌ۔ ٹکڑا اور نطفہ۔

اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ تم سخت مزاج اور درشت خصلت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نرم مزاج اور خلیق تھے (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت مزاج ہو کیونکہ آپؐ صرف کافروں پر سخت تھے مسلمانوں پر بڑے شفیق اور رحم دل تھے تم ہر ایک پر سخت ہو)

اِنَّ صِفَتَهٗ فِي التَّوْرَاةِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توراۃ شریف میں یہ لکھی ہے کہ آپ نہ سخت گو ہوں گے نہ درشت خو بلکہ نہایت شفیق اور مہربان اور ملنسار ہوں گے)۔

اَنْتَ فُظَاظَةٌ مِّنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ۔ تو تو اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے (یہ حضرت عائشہ رض نے مروان سے کہا یعنی تیرے باپ حکم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی تو اُسی کے نطفہ سے پیدا ہوا۔ اس کا بیان پہلے بھی

گذر چکا ہے ملاحظہ ہو مادہ فَضّ۔)

فَظَعٌ۔ ایک کام کو بڑا سمجھ کر اُس سے عاجز ہونا، بھر جانا، دل تنگ ہونا۔

فَظَاعَۃٌ۔ شناعت اور قباحت حد سے بڑھ جانا۔

تَفْظِیْعٌ۔ قبیح کرنا۔

اِفْظَاعٌ۔ قبیح ہونا، قبیح پانا۔

اُفْظِعَ بِہٖ۔ ایک بڑے خراب کام میں پھنس گیا۔

تَفَظُّعٌ اور اِسْتِفْظَاعٌ۔ بڑا سمجھنا، خراب سمجھنا۔

فَظِیْعٌ۔ حد سے زیادہ خراب کام۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَۃُ اِلَّا لِذِیْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ سوال کرنا اُسی کو درست ہے جو سخت قرضداری میں پھنس جائے (اور بن مانگے چارہ نہ ہو)

لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا اَفْظَعَ۔ آج کے دن کا سا قبیح اور ہولناک منظر میں نے نہیں دیکھا (یعنی آج بہت سخت اور ہولناک چیز میں نے دیکھی)۔

لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ وَاَصْبَحْتُ بِمَکَّۃَ فَظِعْتُ بِاَمْرِیْ۔ جب مجھ کو معراج ہوا تو صبح کو مکہ میں میں ڈر گیا (معلوم نہیں میرا کیا حال ہوتا ہے)۔

اُرِیْتُ اَنَّہٗ وُضِعَ فِیْ یَدِیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَفَظِعْتُھُمَا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے میں گھبرا گیا (ان کے بوجھ سے)

مَا وَضَعْنَا سُیُوْفَنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا اِلٰی اَمْرٍ یُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْھَلَ بِنَا۔ ہم نے جب کسی کام کے لئے جس نے ہم کو ڈرا دیا تھا (اُس کو بڑا اہم سمجھتے تھے) تلواریں اپنے کاندھے پر رکھیں تو وہ سہل اور آسان ہو گیا (اللہ نے اُس سے نجات دی مگر یہ کام یعنی معاویہ کے ساتھ جنگ روز بروز مشکل ہوتی جاتی ہے اور اُس سے مخلصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی)۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الْعَیْنِ

فَعْلٌ۔ کرنا۔

فِعْلٌ۔ کام۔

اِنْفِعَالٌ۔ فعل قبول کرنا۔

اِفْتِعَالٌ۔ جھوٹ بنانا، بٹ لینا

اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِھٰذَا الشَّیْخِ۔ یا اللہ اس بوڑھے سے سمجھ لے (اُن پر بد دعاء کی کیونکہ گھوڑے کو پکڑنے کے لئے نماز چھوڑ کر چل دیئے)۔

اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔ اب کر لے کچھ حرج نہیں (کیونکہ ترتیب فرض نہیں ہے آگے پیچھے ہو جائیں تو قباحت نہیں یعنی حج کے افعال جیسے رمی جمار حلق وغیرہ ہے)

اَکْثَرَ النَّاسُ فِیْمَا فَعَلَ بِہٖ۔ حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے ساتھ جو کیا (اُس کو شراب کی حد مارنے میں دیر کی)، تو اس باب میں لوگ بہت باتیں بنانے لگے (اُن کو مطعون کرنے لگے)۔

اِنْ کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسٍ۔ تم تو ایرانی لوگوں کی طرح کرنے کو تھے (کہ وہ بیٹھے رہتے ہیں اور نوکر چاکر خدمت گار غلام اُن کے سامنے کھڑے رہتے ہیں یہ منع اور مکروہ ہے)۔

لَا یَمْنَعُنِی الَّذِیْ فُعِلَ فِیْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ محمد بن ابی بکرؓ کے ساتھ جو کیا گیا (کہ مُردہ گدھے کے اندر اُن کو ڈال کر جلا دیا گیا) وہ بھی مجھ کو روک نہیں سکتا۔ (معاویہ بن خدیج اور عمرو بن عاصؓ نے جو معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے مصر پر چڑھ کر آئے تھے محمد بن ابی بکر کو جو حضرت علیؓ کی طرف سے مصر کے حاکم تھے ایک مُردہ گدھے کی کھال میں ڈال کر اُن کو جلا دیا تھا)۔

مَا فَعَلَ السِّتَّۃُ اَوِ السَّبْعَۃُ۔ وہ چھ یا سات دینار کیا ہوئے۔ (تُو نے اُن کو خرچ کیا یا نہیں)۔

فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور ایسا ہی کیا (یعنی ہاتھ اُٹھائے)

یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ۔ ابوعمیر تمہاری نغیر (جو ایک چڑیا تھی) کیا ہوئی۔ (تمھارے لال کا کیا حال ہے)

فَلْیَفْعَلْ مَا شَاءَ۔ جو چاہے وہ کرے (یہ غصّہ اور ناراضگی کے موقع پر کہا جاتا ہے)

فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ عَلٰی فَرَسٍ مِّنْ یَاقُوْتَۃٍ اِلَّا فُعِلَتْ۔ (بہشت میں ہر ایک آرزو اور خواہش پوری ہوگی) اگر تو یہ آرزو کرے گا کہ یاقوت کے ایک گھوڑے پر سوار ہو تو ایسا ہی ہوگا (یاقوت کا گھوڑا تیار ہو کر حاضر ہو جائے گا اور تجھ کو سوار کئے ہوئے جہاں تو چاہے اُڑتا پھرے گا)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مَالًا اَسْتَعِیْنُ بِہٖ عَلٰی فَعَالٍ۔ یا اللہ مجھ کو مال و دولت عنایت فرما تاکہ میں بندگانِ خدا پر کرم کروں (اُن کو دوں اُن کی حاجتیں پوری کروں)

مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّكَ۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا (نہ دینا) درست نہیں۔ فرمایا نمک پھر اُس نے پوچھا وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا درست نہیں فرمایا اگر تو کسی کے ساتھ بھلائی کرے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے (یعنی جہاں تک تجھ سے ہو سکے کوئی چیز نہ روک بلکہ ہر چیز دے اور لوگوں پر احسان کر)

اَوَقَدْ فَعَلُوْھَا۔ کیا انھوں نے ایسا کام کیا (جس کی اُمید نہ تھی باطل امور میں گھس گئے)

اِفْعَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (اے اہلِ بدر) اب تم جو چاہو وہ کرو میں تو تم کو بخش چکا (تم بہشتی ہو چکے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم کفر اور شرک بھی کرو تو کچھ ضرر نہ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اب تم دوسرے نیک کام کم کرو یا بہت یا ہلکے گناہوں میں مبتلا ہو جاؤ تب بھی تمہاری مغفرت ہوگی اور تم بہشت میں جاؤ گے)۔

فَعْمٌ۔ بھر دینا، غصّہ دلانا، ناک میں بُو بھر دینا، پنڈلی موٹی ہونا۔

تَفْعِیْمٌ اور اِفْعَامٌ۔ بھر دینا، مہکا دینا، غصّہ دلانا

کَانَ فَعْمَ الْاَوْصَالِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ بند بھرے ہوئے تھے (پُر گوشت اور ٹھوس اور مضبوط تھے)

لَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ اَشْرَفَتْ لَاَفْعَمَتْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رِیْحَ الْمِسْكِ۔ اگر بہشت کی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے کوئی زمین پر جھانکے تو آسمان زمین کے درمیان جتنی جگہ ہے سب مشک کی خوشبو سے مہک جائے۔ (ایک روایت میں لَاَفْغَمَتْ ہے اُس کا ذکر آگے آئے گا)

ضَخْمٌ مُّقَلَّدُھَا فَعْمٌ مُّقَیَّدُھَا۔ اُس کے ہار پہننے کا مقام پُر گوشت اور بیڑی کا مقام (یعنی پنڈلی) بھری ہوئی ہے (مطلب یہ ہے کہ ساق پُر گوشت ہے)۔

وَاِنَّھُمْ اَحَاطُوا الْبِلَادَ بِحَاضِرٍ فَعِمٍ۔ انہوں نے رات کو ایک قبیلے کو گھیر لیا جس میں لوگ بھرے ہوئے تھے۔

اَفْعٰی۔ ایک قسم کا زہریلا خبیث سانپ۔

تَفَعِّیْ۔ بدشکل ہو جانا (افعی کی طرح) گویا ہو جانا۔ (اَفَاعِیْ اُس کی جمع ہے)۔

اُفْعُوَانٌ۔ افعی۔

اَفْعَاءٌ۔ خوشبوئیں۔

لَا بَأْسَ لِلْمُحْرِمِ بِقَتْلِ الْأَفْعَوِ۔ اگر احرام والا شخص افعی کو مار ڈالے تو کچھ قباحت نہیں (کیونکہ وہ موذی ہے اُس کے کاٹے کا نہ   ہے نہ علاج ہے)

تَفَعَّى الرَّجُلُ۔ آدمی سانپ کی طرح ضرر دینے والا ہو گیا (یہ ایک محاورہ ہے)۔

بابُ الفاء مع الغین

فَغْرٌ۔ کھولنا، کھل جانا۔

اِفْغَارٌ۔ کھولنا۔

اِنْفِغَارٌ۔ کھل جانا۔

مَفْغَرَۃٌ۔ کشادہ زمین

فُغْرَۃٌ۔ وادی کا دہانہ۔ (اس کی جمع فُغَرٌ ہے)

فَيَفْغَرُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا۔ وہ اپنا منہ کھولتا ہے تو ایک پتھر اُس کے منہ میں ڈال دیتا ہے (لقمہ کے طور پر)۔

اَخَذَ تَمَرَاتٍ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ وَتَرَكَهَا فِيهِ۔ آپ نے کچھ کھجوریں لیں اُن کو چبایا پھر بچہ کا منہ کھول کر اُس میں چھوڑ دیں۔

فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ عَظِيمَةٌ فَاغِرَةٌ فَاهَا۔ (حضرت موسٰی علیہ السلام نے لاٹھی کو پھینکا) وہ یکایک ایک بڑا سانپ بن گئی جو اپنا منہ کھولے ہوئے تھا۔

كُلَّمَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ فَغَرَتْ سِنٌّ (نابغہ جعدی جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء دی تھی) جب کوئی دانت اُن کا گرتا تو دوسرا اُس کے بدلے نکل آتا ہے۔ (مرتے دم تک اُن کے منہ میں دانت رہے)۔

اِنِّي لَاُبْغِضُ الرَّجُلَ فَاغِرًا فَاهُ اِلَى رَبِّهِ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي۔ میں اُس شخص کو اچھا نہیں سمجھتا جو اپنا منہ کھولے ہوئے پروردگار سے کہہ رہا ہو پروردگار مجھ کو روٹی دے۔

فَغْمٌ۔ یا فُغُومٌ۔ ناک بند کر دینا یا کھول دینا، بوسہ لینا، دودھ پینا، کھل جانا۔

فَغَمٌ۔ کسی چیز کے پیچھے لگ جانا، حرص کرنا، اقامت کرنا، لازم کر لینا۔

مُفَاغَمَۃٌ۔ بوسہ بازی

اِفْغَامٌ۔ خوشبو یا بدبو پھیلا دینا، بھر دینا۔

تَفَغُّمٌ۔ کھل جانا۔

اِنْفِغَامٌ۔ کشادہ ہونا، بو پھیل جانا۔

تَفَاغُمٌ۔ ایک دوسرے کا بوسہ لینا۔

فَغْمٌ۔ جو زبان چلا کر دانتوں سے نکالا جائے۔

كُلُوا الْوَغْمَ وَاطْرَحُوا الْفَغْمَ۔ کھانے میں جو ہاتھ سے گر جائے اُس کو کھا لو اور جو دانتوں کے درمیان سے نکلے (خلال کرنے سے یا زبان چلانے سے) اُس کو پھینک دو۔

لَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ اَشْرَفَتْ لَاَفْغَمَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رِيحَ الْمِسْكِ۔ اگر بہشت کی بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی جھانکے تو آسمان اور زمین کے درمیان مشک کی خوشبو سے بھر دے (عرب لوگ کہتے ہیں فَغَمَتْنِي رِيحُ الطِّيبِ۔ خوشبو نے میری ناک بھر دی۔ نتھنے بند کر دیئے۔ ایک روایت میں لَاَفْعَمَتْ ہے)

فَغْوٌ۔ فاش ہونا، پھیلنا، سوکھ جانا۔

اِفْغَاءٌ۔ کلیاں نکلنا۔

سَيِّدُ رَيَاحِينِ الْجَنَّةِ الْفَاغِيَةُ۔ بہشت کے سبزوں کی سردار فاغیہ ہے (یعنی مہندی (حنا) کا پھول یا ریحان کا یا ہر ایک جنگلی درخت کا پھول۔ بعضوں نے کہا فاغیہ وہ پھول جو مہندی کی شاخ کو اُلٹا گاڑ دینے سے نکلتا ہے اور وہ حنا کے پھول سے اچھا اور خوشبودار ہوتا ہے)۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَعْجُبُہُ الْفَاغِیَۃُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فاغیہ (حنا یا رات کی رانی) بہت پسند تھی (حقیقت میں اُس کی بھینی بھینی خوشبو خصوصًا چاندنی رات میں نہایت بھلی اور دلکش معلوم ہوتی ہے)

سُئِلَ عَنِ السَّلَفِ فِی الزَّعْفَرَانِ فَقَالَ إِذَا فَغَا۔ امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا زعفران میں بیع سَلَم کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا اُس وقت درست ہے جب اُس کا پھول نکل آئے (اُس کی خوشبو پھیل جائے۔ نہایہ میں ہے کہ پھول نکلنے کو اَفْغٰی کہتے ہیں نہ کہ فَغَا اور فَغَتِ الرَّائِحَۃُ فَغْوًا کے معنے یہ ہیں کہ اسکی بو پھیل گئی)

فَغْوَۃُ الطِّیْبِ۔ خوشبو کی بھڑک۔

باب الفاء مع القاف

فَقْأٌ۔ توڑنا، اُکھیڑنا، پھوڑنا، چیرنا، غصہ بجھانا، مٹی مل جانا۔

تَفْقِئَۃٌ۔ پھوڑنا، توڑنا۔

تَفَقُّأٌ۔ پھوٹ جانا، پھٹ جانا، بھر جانا

لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَأُوْا عَیْنَهُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِمْ شَیْءٌ۔ اگر کوئی شخص لوگوں کے گھر میں بغیر اُن کے اذن کے جھانکے وہ اُس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اُن پر کچھ الزام نہ ہوگا۔

اِنَّهٗ فَقَأَ عَیْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت یعنی حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ پھوڑ دی (ایک طمانچہ اُن کو مارا اُن کی آنکھ پھوٹ گئی وہ آدمی کے لباس میں اُن کے پاس آئے تھے انہوں نے نہیں پہچانا کہ یہ ملک الموت ہیں)۔

كَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْهِهٖ حَبُّ الرُّمَّانِ۔ گویا آپ کے منہ پر انار کا دانہ پھوڑا گیا (ایسا چہرہ سرخ ہوگیا)

تَفَقَّأَتْ۔ پھوٹ گئی، چر گئی، نکلی۔

نَحْنُ عِتْرَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْضَتُہُ الَّتِیْ تَفَقَّأَتْ عَنْهُمْ (یہ حضرت ابوبکر صدیق رض کا قول ہے) ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ ہیں اور وہ انڈا ہیں جو انہی میں سے پھوٹا ہے (یعنی قریشی ہیں)۔

وَاللّٰہِ مَا هِیَ بِكَذَا وَكَذَا وَلَا هِیَ بِفَقِیْءٍ فَتَشْرَقَ۔ خدا کی قسم یہ اونٹنی نہ ایسی ہے نہ ویسی نہ اُس کا پائخانہ پیشاب رکا ہے کہ خون اُبل آتا (فَقِیْءٌ وہ اونٹنی جس کے پیٹ میں بیماری ہوکر پائخانہ پیشاب بند ہو جائے کبھی اُس کی رگوں اور گوشت میں خون بھر جاتا ہے اور کبھی اس کا معدہ پھول کر پھٹ جاتا ہے اب اگر اُس کو کاٹیں اور اُس کا گوشت پکائیں تو ساری ہانڈی میں خون بھر جاتا ہے)۔

اُفْقَأُ عَنِّیْ عُیُوْنَ الْكَفَرَۃِ الْفَجَرَۃِ۔ یا اللہ کافر اور فاسقوں کی آنکھیں میری طرف سے اندھی کر دے (وہ مجھ کو نہ دیکھ سکیں)۔

كَاَنَّمَا الرُّمَّانُ تَفَقَّأَ فِیْ وَجْهِهٖ۔ گویا انار آپ کے منہ پر پھوٹا ہے۔

تَفَقَّأَتِ السَّحَابَۃُ عَنْ مَّائِهَا۔ ابر پانی سے پھوٹ گیا۔

فَقْحٌ۔ پہلے پہل (کسی جانور کے) بچہ کا آنکھیں کھولنا، دُبر پر مارنا۔

فَقْحَۃٌ۔ دُبر کا حلقہ۔

تَفْقِیْحٌ۔ بمعنے فَقْحٌ ہے۔

فَقَّحْنَا وَصَأْصَأْتُمْ۔ ہم نے آنکھیں کھولیں اور تم آنکھیں ملا کر رہ گئے (اُن کو کھولا نہیں مطلب یہ ہے کہ ہم نے سیدھی راہ دین کی دیکھ لی اور تم اندھے رہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں فَقَّحَ الْجِرْوُ۔ کتے کے پلے نے آنکھیں کھولیں)۔

تَفَاقُمٌ۔ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنا۔

فُقَّاحَةٌ۔ ہتھیلی۔

فُقَّاحٌ۔ کلی، عنبر یا اذخر یا ہر پھول، خوبصورت عورت۔

تَفَقُّحٌ۔ تیار ہونا، آمادہ ہونا۔

فَقَّحَ النَّوْرُ۔ کلی کھل گئی۔

تَفَقَّحَتِ الْوَرْدَةُ۔ گلاب کی کلی کھل گئی۔

فَقْحٌ یا فِقَاحٌ۔ سر پر مارنا یا خولدار چیز پر۔

فَقْدٌ۔ یا فِقْدَانٌ یا فُقْدَانٌ یا فُقُوْدٌ۔ گم ہوجانا، غائب ہوجانا، کھو جانا۔

اِفْقَادٌ۔ گم کرنا، کھو دینا، غائب کر دینا۔

تَفَقُّدٌ۔ گمی ہوئی چیز کو ڈھونڈنا، گم شدہ کی تلاش کرنا۔

تَفَاقُدٌ۔ ایک دوسرے سے گم ہو جانا۔

اِفْتِقَادٌ۔ غائب ہوئے پر طلب کرنا۔

فَاقِدٌ۔ جس کی چیز گم ہوگئی ہو یا جس عورت کا خاوند مرگیا ہو یا جس نے اپنے خاوند کے مرجانے پر دوسرا نکاح کیا ہو یا جس گائے کا بچہ درندہ لے گیا ہو۔

فَقِیْدٌ۔ گمی ہوئی چیز۔ (جیسے مَفْقُوْدٌ ہے)

عَاشَ غَیْرَ حَمِیْدٍ وَّمَاتَ غَیْرَ فَقِیْدٍ۔ برے حال میں جیا اور مرا تو کسی کو اس پر افسوس نہ ہوا۔

اِفْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً۔ ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا (آپ غائب ہوگئے میں نے آپ کی تلاش کی)۔

مَنْ یَّتَفَقَّدْ یَفْقِدْ۔ جو شخص تجسس کرے گا (لوگوں کے حالات کی کھوج کرے گا) وہ گم کرے گا (کوئی شخص اچھا نہ پائے گا ہر ایک شخص میں کچھ نہ کچھ برائی نکلے گی)۔

اُغَیْلِمَةٌ حَیَارٰی تَفَاقَدُوْا۔ ارے حیران لڑکو! خدا کرے تم مرو۔

تُفْقَدُ الْحُوْتَ۔ جہاں مچھلی کو گم کرے۔

مَا فُقِدَ یَا فَقَدْتُ جَسَدَ مُحَمَّدٍ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ اَسْرٰی بِرُوْحِہٖ۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا) معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا (اپنے مقام پر موجود تھا) لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو سیر کرائی۔ (یہ روایت گو موضوع نہیں ہے لیکن منقطع ہے مراد وہ معراج ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ہوا تھا کیونکہ معراج کئی بار ہوا ہے)

فَقْرٌ۔ کھودنا، سوراخ کرنا، پیٹھ کی ہڈیاں توڑنا، محتاج ہونا۔

فَقَارَةٌ۔ محتاجی۔

اِفْتِقَارٌ۔ محتاج ہونا۔

تَفْقِیْرٌ۔ کھودنا، سوراخ کرنا۔

اِفْقَارٌ۔ فقیر کرنا، سواری کے لئے جانور مانگے پر دینا۔

فَقِیْرٌ۔ غریب، محتاج۔ (حدیث شریف میں فَقْرٌ اور فَقِیْرٌ اور فُقَرَاءُ متعدد مقاموں میں مذکور ہیں بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفایت کچھ ہو۔ بعضوں نے بالعکس کہا ہے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ۔ تیری پناہ محتاجی سے۔ (یعنی جب ضروری حاجتوں کے لئے بھی مال نہ ہو اور نفس مال کی خواہش اور حرص رکھتا ہو کیونکہ ایسی محتاجی آدمی کو گناہوں میں ڈالتی ہے۔ بعضوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ غناء اور تونگری فقر سے افضل ہے مگر وہی غنا افضل ہے جو مال حلال سے ادائے حقوق کے ساتھ ہو اور خداوند کریم کی یاد سے غافل نہ کرے ورنہ ایسی غنا سے بھی دوسری حدیث میں پناہ مانگی ہے)

کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔ محتاجی قریب ہے کہ

آدمی کو کافر بنا دے (دنیا کمانے کے لئے وہ کفر اختیار کرے اسلام کو چھوڑ دے)۔

اَغْلَقَ اللّٰهُ بَابَهٗ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا دروازہ اُس کی سخت محتاجی کے وقت میں بند کر دیتا ہے۔

مَا اَفْقَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدُمٍ۔ وہ گھر سالن کا محتاج نہ ہوگا (جس میں سرکہ موجود ہو)۔

مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اَنْ يُّفْقِرَ الْبَعِيْرَ مِنْ اِبِلِهٖ۔ اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کی پیٹھ سواری کے لئے دینے سے کونسی چیز روکتی ہے۔ (یہ اَفْقَرَ الْبَعِيْرَ سے نکلا ہے یعنی اونٹ کی پیٹھ مانگے پر سواری کے لئے دی)

مِنْ حَقِّهَا اِفْقَارُ ظَهْرِهَا۔ جانوروں میں ایک حق یہ بھی ہے کہ اُن کو سواری کے لئے دے (یعنی کوئی تھکا ماندہ ہو تو اُس کو سوار کرے)۔

اِنَّهٗ اشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيْرًا وَّاَفْقَرَهٗ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے ایک اونٹ خریدا اور مدینہ تک اُس کی پیٹھ سواری کے لئے اُن کو دی (یعنی اُن کو اجازت دی کہ مدینہ تک اُس پر سوار رہیں)۔

عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ۔ اس شرط پر کہ میں اُس کی پیٹھ پر سواری کروں گا۔

اَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهٗ۔ ہم نے اس کی پیٹھ سواری کے لئے تجھ کو دی۔

حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آجائے (یعنی پیٹھ کے جوڑ)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَقْرَضَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَفْقَرَ الْمُقْرِضَ دَابَّتَهٗ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ظَهْرِ دَابَّتِهٖ فَهُوَ رِبًا۔ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے زید سے کچھ روپیہ قرض لئے پھر زید کو اپنا جانور (مفت) سواری کے لئے دیا۔ اُنھوں نے کہا زید نے جتنا اُس کے جانور سے سواری کا فائدہ لیا وہ سب سود میں داخل ہے (کیونکہ دوسری حدیث میں ہے كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا گو یہ حدیث ضعیف ہے مگر اُس کی تائید صحابہؓ کے اقوال سے ہوتی ہے)۔

اَفْقِرْهَا اَخَاكَ۔ اپنے بھائی مسلمان کو یوں ہی زمین مانگے پر دے (اُس سے مزارعت کرنا یعنی پیداوار کا ایک حصہ ٹھہرانا کیا ضروری ہے گو اکثر علماء نے اُس کو جائز رکھا ہے مگر جو زمین اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اُس کو بلا کرایہ عاریت کے طور پر مسلمان بھائی کو دینا عمدہ اور ثواب کی بات ہے)۔

ثُمَّ جَمَعْنَا الْمَفَاتِيْحَ وَتَرَكْنَاهَا فِيْ فَقِيْرٍ مِنْ فُقُرِ خَيْبَرَ۔ پھر ہم نے کنجیوں کو اکٹھا کیا اور خیبر کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں میں ڈال دیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ مِّنْ فَقِيْرٍ فِيْ دَارِهٖ۔ حضرت عثمانؓ کو جب باغیوں نے گھیر لیا تھا (اور پانی بند کر دیا تھا) تو آپ اپنے گھر کے ایک کنوئیں کا پانی پیتے۔ (بعضوں نے کہا فَقِیر وہ کنواں جس میں پانی کم ہو)۔

اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ عَيْنٍ اَوْ فَقِيْرٍ۔ عبداللہ بن سہلؓ (خیبر کے یہودیوں کے ہاتھ سے) مارے گئے اور ایک چشمے یا کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ (فَقِیر کاریز کے دہانہ کو بھی کہتے ہیں اور اُس گڑھے کو جو کھجور کے پودے کے لئے علیحدہ کھودتے ہیں تاکہ اُس میں گاڑا جائے۔ بعضوں نے کہا فَقِیر وہ کنواں جس کا منہ کشادہ ہو اور گہراؤ کم ہو)

اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ۔ فقیری تو میرا فخر ہے (یہاں فقیری سے محتاجی مراد نہیں ہے بلکہ دنیا سے بے پرواہی اور

ماجزی اور تواضع جو فقیروں کی خصلت ہے۔ مجمع البحرین
میں ہے کہ یہ جو فرمایا کہ الفقر فخری تو اس سے نفر الی اللہ
مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پیش کرنا۔)

قَالَ لِسَلْمَانَ اِذْهَبْ فَفَقِّرْ لِلْفَسِيْلِ۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ سے فرمایا جا کھجور کے
پودے کے لئے ایک گڑھا کھود۔ (اس گڑھے کو فُقْرَہ
اور فَقِیر کہتے ہیں)۔

اَلْمَرْكُوْبُ مِنْهُ الْفِقَرُ الْاَرْبَعُ يا الْفُقَرُ الْاَرْبَعُ۔ (حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے
قاتلوں کے بارے میں) یہ لوگ چار جوڑوں پر بیٹھ کے یا
چار بڑے کاموں پر سوار ہوئے (ان کے مرتکب ہوئے ایک
تو مدینہ طیبہ کی ہتک حرمت کی وہاں ناحق خون کیا، دوسرے
خلافت کی توہین کی۔ تیسرے ماہ حرام کی۔ چوتھے
صحبت رسول اور دامادیٔ رسول کی)۔

اِسْتَحَلُّوْا فِيْهِ الْفُقَرَ الثَّلٰثَ۔ (حضرت عثمانؓ
کے قتل میں) انھوں نے تین حرمتوں کو حلال بنا لیا (ایک تو
ماہ حرام کی حرمت کو دوسرے مدینہ طیبہ کی حرمت، کو تیسرے
خلافت کی حرمت کو۔ ان تین میں سے ایک کا بھی خیال
نہ کیا)

فُقُرَاتُ ابْنِ اٰدَمَ ثَلٰثٌ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔ آدمی کے تین بڑے
کام دن ہیں (بڑے فکر اور اندیشہ کے دن) ایک جس دن
پیدا ہوا دوسرے جس دن مرے گا تیسرے جس دن مرنے
کے بعد پھر زندہ ہوگا (یعنی قیامت کا دن)۔

مَا بَيْنَ عَجْبِ الذَّنَبِ اِلٰى فِقْرَةِ الْقَفَا ثِنْتَانِ وَثَلٰثُوْنَ فِقْرَةً فِيْ كُلِّ فِقْرَةٍ اَحَدٌ وَّثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا۔ ریڑھ کی ہڈی سے لے کر گردن کے جوڑ تک
بتیس جوڑ ہیں پسلیوں کے ہر جوڑ کی دیت اکتیس ۳۱ دینار ہیں
(کل جوڑوں کی دیت نوسو بانوے ۹۹۲ دینار ہوئے یعنی
قریب قریب ہزار دینار کے جو اس زمانہ میں دس ہزار درہم
کے مساوی تھے)۔

عَادَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ فَقَارَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ براء بن مالکؓ لوٹ کر اپنے لوگوں میں اس وقت آئے جب
وہ محتاجی میں مبتلا تھے۔

ثَلَاثٌ مِّنَ الْفَوَاقِرِ۔ تین باتیں آفت ہیں (گویا
پشت کے جوڑ توڑ ڈالتی ہیں)۔

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهٗ فَيُغْنِيْ
مَفَاقِرَهٗ اَعَفُّ مِنَ الْقُنُوْعِ

(یہ معاویہ کا شعر ہے)۔ آدمی کا مال اس کو درست کرتا ہے
اس کی احتیاجوں کو قناعت سے زیادہ بے پرواہ کر دیتا
ہے (یعنی گو قناعت سے بھی آدمی بے پرواہ ہوتا ہے۔ مگر
مالداری اس سے بھی زیادہ احتیاجوں کو رفع کر کے آدمی
کو بے پرواہ کر دیتی ہے)

فَاَشَارَ اِلٰى فَقْرٍ فِيْ اَنْفِهٖ۔ اس کی ناک میں کچھ
چراؤ تھا اس کی طرف اشارہ کیا۔

سَيْفٌ مُّفَقَّرٌ۔ وہ تلوار جس میں رخنے ہوں (دندانے
پڑے ہوں)

عَلٰى فَقِيْرٍ مِّنْ خَشَبٍ۔ لکڑی کی ایک سیڑھی پر
(مشہور روایت نَقِيْرٍ ہے یعنی کھدی ہوئی لکڑی پر)۔

اِفْتَقَرَ عَنْ مَّعَانٍ عُوْرٍ۔ (امرؤ القیس شاعر نے
باریک مضامین کو کھود کر نکالا۔ (ان کو کھولا)۔

قِبَلَنَا نَاسٌ يَّتَفَقَّرُوْنَ الْعِلْمَ۔ ہماری طرف
کچھ لوگ ہیں جو علم کی بال کی کھال نکالتے ہیں (مراد قدریہ
لوگ ہیں جو باریک باریک تاویلیں کیا کرتے تھے۔ مشکل
مضامین کی تفسیر اور تشریح میں مصروف رہتے تھے۔ ایک
روایت میں يَتَقَفَّرُوْنَ بہ تقدیم قاف ہے)۔

اَفْقَرَ بَعْدَ مَسْلَمَةَ الصَّيْدُ لِمَنْ رَمٰى۔ مسلمہ کے
بعد شکار کے جانور نے اپنی پیٹھ تیر مارنے والے کے لئے

سامنے کر دی (ہر تیر انداز کو موقع دے دیا کہ اُس کو فراغت
سے مارے شکار کے جانور سے مراد دینِ اسلام ہے یعنی مسلمہ
بن عبد الملک جو ولید کا چچا تھا بڑا غازی اور مجاہد تھا جب
سے وہ مرگیا اب اسلام کا کوئی حامی نہ رہا ہر ایک اُس پر
اعتراض کرنے لگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْقَرَكَ الصَّیْدُ
فَارْمِہٖ۔ جانور نے تجھ کو موقع دے دیا اب اُس کو تیر
مار)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ۔ تیری پناہ محتاجی سے (یعنی
نفس کی محتاجی اور بے صبری سے یہ حدیث اُس کے مخالف
نہیں ہے جو فرمایا اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا کیونکہ مسکنت سے
مراد عاجزی اور تواضع ہے اور اگر مسکنت سے محتاجی مراد
ہو تو لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء قبول
نہیں ہوئی کیونکہ آپ کی وفات حالتِ غناء اور تونگری
میں ہوئی اگرچہ آپ نے نقد ایک درم بھی اپنے پاس
نہیں رکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا
فَاَغْنٰی (خدا نے تجھے محتاج غریب پایا تو مالدار کر دیا) تو
مالداری کو اپنا احسان فرمایا۔ اسی طرح یہ حدیث اَلْفَقْرُ
فَخْرِیْ کے بھی مخالف نہیں جیسا کہ پہلے گزرا)۔

اِنَّ الْفَقْرَ بِالْمُؤْمِنِ اَحْسَنُ مِنَ الْعِذَارِ
(یا الْعُذَارِ) الْحَسَنِ عَلٰی خَدِّ الْفَرَسِ۔ مسلمان
کے لئے فقیر ہونا اُس خوبصورت پوزی کے نشان سے اچھا ہے
جو گھوڑے کے رخسارے پر ہوتا ہے (اس کا مطلب یہ ہے
کہ اگر فقیری مسلمان پر آجائے اور وہ اُس پر صبر کرے تو بڑے
اجر اور ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور ہم کسی پیغمبر یا صحابی کو نہیں
جانتے کہ اُس نے فقیری اور بلا کی درخواست کی ہو بلکہ اُن
دونوں سے پناہ مانگی ہے۔ اور مطرف بن عبد اللہ رضؓ نے
کہا اگر میں تندرست رہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤں تو
اس سے بہتر ہے کہ بلا میں مبتلا ہوں اور صبر کروں)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ غِنًی مُّبْطِرٍ وَّ فَقْرٍ مُّتْرِبٍ
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی تونگری سے جو شیخی اور تکبر
پیدا کر دے اور ناشکر گزار بنا دے اور ایسی فقیری سے جو
خاک آلود اور محتاج کر دے۔ (اس میں آپ نے اُس
تونگری سے پناہ مانگی ہے جو آدمی کو شیخی اور تکبر میں ڈال دے
اور اگر محتاجی تونگری سے افضل ہوتی تو پیغمبر اور صحابہؓ سب
فقیر اور محتاج ہوتے۔ حالانکہ پیغمبروں میں سوائے حضرت
یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی فقیر نہیں گزرا
اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے باغات چھوڑے اور جو مال
اللہ کی راہ میں خرچ کیا اُس سے بڑے درجے پائے اور
حضرت عمر رضؓ نے بھی جائداد چھوڑی اور حضرت ابوذر غفاریؓ
جن سے فقیری کو افضل کہنے والے دلیل لیتے ہیں اُن کے
پاس بھی اونٹ اور بکریوں کے گلّے تھے اور حضرت علیؓ اور زبیرؓ
اور حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف تو ہزاروں
لاکھوں روپیہ چھوڑ کر مرے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا
کہ میرے پاس اسّی برس کا خرچ ہے ہر دن ہزار درہم صرف
کرنے پر اور حضرت سعید بن مسیّبؓ نے کہا کہ اُس شخص میں
کچھ بھلائی نہیں جو مال جمع نہیں کرتا اور مال سے اپنا قرض
ادا نہیں کرتا اپنے ناطے والوں سے سلوک نہیں کرتا اپنی
عزت اور آبرو کو نہیں بچاتا۔ اور جب سفیانؓ مرے تو اُن
کے پاس ایک سو پچاس دینار بطورِ بضاعت کے تھے۔ کذا فی
مجمع البحار)

اِنَّ فُقَرَاءَ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ
الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ عَامٍ۔ میری امت کے
محتاج لوگ امیر اور مالداروں سے پچاس ہزار برس پہلے
بہشت میں جائیں گے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیروں
کا درجہ مالداروں سے بڑھ کر ہے۔ اور اُس میں علماء نے
بہت اختلاف کیا ہے کہ فقر افضل ہے یا غنا اور حق یہ ہے
کہ غنا اگر شکر اور ادائے حقوق کے ساتھ ہو تو وہ افضل
ہے ورنہ فقر افضل ہے)۔

اَلْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَسْئَلُ النَّاسَ وَ الْمِسْکِیْنُ اَجْھَدُ مِنْہُ وَالْبَائِسُ اَجْھَدُھُمْ۔ فقیر وہ ہے جو لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو اور مسکین وہ ہے جو اس سے زیادہ تکلیف میں ہو اور بائس وہ ہے جو اس سے بھی زیادہ تکلیف میں ہو۔

نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَ الْقِلَّۃِ۔ تیری پناہ محتاجی اور کمی سے۔

ذُوالْفِقَارِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام ہے جو آپؐ نے حضرت علی رضؓ کو دی تھی اس میں چھوٹے چھوٹے خوبصورت گڑھے تھے یا پشت کی ہڈیوں کی طرح جوڑ تھے اس کا حلقہ چاندی کا تھا۔ بعضوں نے کہا یہ تلوار منبہ بن حجاج کی تھی جو بدر کے دن اس کے بیٹے عاص کے پاس تھی حضرت علی رضؓ نے اس کو قتل کیا اور یہ تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے آپ نے وہ انہی کو دیدی اور حضرت علی رضؓ نے احد کے دن اسی سے کافروں کو دفع کیا۔ بعضوں نے کہا اس کا لوہا جرہم قبیلہ کے زمانہ میں کعبہ کے پاس ملا تھا یہ تلوار اسی سے بنائی گئی تھی۔

فَقْسٌ۔ توڑنا، بگاڑنا۔

فُقُوْسٌ۔ مرجانا۔ (فَقْشٌ کے معنے بھی توڑنا ہاتھ سے)

فَقْصٌ۔ توڑنا۔

فُقُوْصٌ۔ کچا خربزہ (خربوزہ)، بڑا کھیرا۔

فَقَصَ الْبَیْضَۃَ۔ یا فَقَسَھَا۔ انڈا پھوڑ ڈالا۔

فَقَطْ۔ مشہور کلمہ ہے جو تحریر کو ختم کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ یہ فا اور قط سے مرکب ہے اور معنے لَا غَیْر کے ہیں یعنی صرف، بس۔

تَفْقِیْطٌ۔ فقط لکھنا۔

فَقْعٌ۔ رنگ زرد ہونا، ہلاک کرنا، گرمی سے مرجانا، گوز لگانا، چرانا، پھٹ کر آواز نکلنا۔

تَفْقِیْعٌ۔ منہ کھول کر باتیں کرنا، چٹخانا، پھٹ کر آواز نکلنا، سرخ کرنا۔

اِفْقَاعٌ۔ بدحال ہونا، محتاج ہونا۔

تَفَاقُعٌ۔ سفید ہونا۔

اِنْفِقَاعٌ۔ پھٹ جانا۔

فَاقِعٌ۔ ڈھڈہاتا سرخ یا زرد رنگ۔ (اور مشہور یہ ہے کہ فَاقِعٌ زرد ڈہڈہاتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَصْفَرُ فَاقِعٌ اور اَحْمَرُ قَانٍ یا فَرِصٌ اور اَخْضَرُ حَانٍ اور اَبْیَضُ یَقَقٌ اور اَسْوَدُ حَالِکٌ وغیرہ۔

فُقَاعٌ۔ سخت خبیث۔

اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَھٰی عَنِ التَّفْقِیْعِ فِی الصَّلٰوۃِ۔ عبداللہ بن عباسؓ نے نماز میں انگلیاں چٹخانے اور ان کو دبانے سے (تاکہ آواز دیں) منع فرمایا۔

وَاِنْ تَفَاقَعَتْ عَیْنَاکَ۔ اگرچہ تیری آنکھیں چرک آلودہ یا سفید ہو جائیں۔

یَا ابْنَ فَقْعِ الْقَرْدَدِ۔ (عاتکہ نے ابن جرموز سے کہا جس نے حضرت زبیر رضؓ کا سر سوتے میں کاٹ لیا تھا) ارے قردد کی کھنبی کے بیٹے (فَقْعٌ ایک قسم کی خراب کھنبی اور قردد ٹیلہ جو پست زمین کے بازو ہو)

فُقَّاعٌ۔ جو کی شراب یا کچی شراب جو منقی وغیرہ سے بنائیں۔

وَ عَلَیْھِمْ خِفَافٌ لَھَا فُقَعٌ۔ ان کے جوتوں میں کج نوکیں ہوں گی۔

خُفٌّ مُفَقَّعٌ۔ جوتا یا موزہ نوک دار جو کج ہو۔

فَقٌّ۔ کھولنا۔

اِنْفِقَاقٌ۔ چرجانا۔

فَقَاقٌ۔ یاوہ گو، بے وقوف۔

فَقْفَقَۃٌ۔ احمق عورت۔

فَقْمٌ۔ جبڑے سے پکڑنا، جماع کرنا، بھر جانا۔

فَقَمٌ۔ سامنے کے اوپر کے دانت باہر نکلے ہوئے ہونا

جو نیچے کے دانتوں پر نہ پڑیں ایسے شخص کو اَفْقَمْ کہتے ہیں۔

فَقَامَۃٌ بڑا ہونا۔

مُفَاقَمَۃٌ جماع کرنا۔

تَفَقُّمٌ جبڑے سے پکڑنا۔

تَفَاقُمٌ بڑا ہونا، سخت ہونا۔

مَنْ حَفِظَ مَا بَیْنَ فُقْمَیْہِ وَرِجْلَیْہِ جو شخص اُس چیزوں کو محفوظ رکھے گا جو اُس کے دو جبڑوں اور پاؤں کے درمیان ہیں (یعنی زبان اور شرمگاہ کو) وہ بہشت میں جائے گا۔

لَمَّا صَارَتْ عَصَاہُ حَیَّۃً وَضَعَتْ فُقْمًا لَّھَا اَسْفَلَ وَفُقْمًا لَّھَا فَوْقَ۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی لاٹھی سانپ بن گئی تو اُس نے (مُنہ کھولا) ایک جبڑا نیچے رکھا اور ایک جبڑا اُوپر۔

فَاَخَذْتُ بِفُقْمَیْہِ۔ اُس نے اُس کے دونوں جبڑے تھامے۔

یَصِفُ اِمْرَأَۃً فَقْمَاءَ سَلْفَعَ۔ وہ ایک عورت کا حال بیان کرتے تھے جس کا تالو ایک طرف جُھکا ہوا تھا اور مردوں پر دلیر (یعنی بدزبان) تھی۔ (بعضوں نے کہا فَقْمَاءَ وہ عورت جس کے نیچے کے دانت باہر نکلے ہوئے ہوں اوپر کے دانت اُن پر نہ بیٹھتے ہوں۔ ایسے مرد کو اَفْقَمْ کہیں گے)

حَرَمُ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ ذُبَابٍ اِلٰی فَاقِمٍ۔ مدینہ کا حرم ذباب سے فاقم تک ہے (جو ایک موضع کا نام ہے)

فَقَہٌ علم میں غالب ہونا۔

فِقْہٌ سمجھنا۔

لَا یَفْقَہُ وَلَا یَنْفَقُہُ۔ نہ سمجھتا ہے نہ شعور رکھتا ہے

فَقَاھَۃٌ علم رکھنا۔

فَقِیْہٌ سمجھدار عالم (اُس کی جمع فُقَھَاءُ ہے)۔

تَفْقِیْہٌ اور **اِفْقَاہٌ** سکھانا، سمجھانا۔

مُفَاقَھَۃٌ علم میں ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈھنا

فِقْہٌ مشہور علم ہے۔ یعنی مسائل شرعیہ عملیہ کا اُن کے دلائل تفصیلی سے معلوم کرنا، اور کبھی فقہ کہتے ہیں نفس کی مفید اور مضر باتیں معلوم کرنا تو وہ علم کلام اور عقائد کو بھی شامل ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ۔ یا اللہ ابن عباسؓ کو دین کی سمجھ دے (اُن کو دین کا عالم بنا دے۔ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول ہوئی ابن عباسؓ اس اُمّت کے بڑے عالم ہوئے)

وَدَعَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ یُّفَقِّھَہُ فِی التَّاْوِیْلِ۔ اور ابن عباسؓ کے لئے آپ نے یہ دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ اُن کو تاویل یعنی قرآن کی تفسیر کا علم دے (یہ دعاء بھی آپ کی قبول ہوئی ابن عباسؓ بڑے مفسّر القرآن ہوئے)

اِنَّہٗ نَزَلَ عَلٰی نَبَطِیَّۃٍ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ لَھَا ھَلْ ھٰھُنَا مَکَانٌ نَظِیْفٌ اُصَلِّیْ فِیْہِ فَقَالَتْ طَھِّرْ قَلْبَکَ وَصَلِّ حَیْثُ شِئْتَ فَقَالَ فَقِھَتْ۔ حضرت سلمان فارسیؓ ایک نبطی عورت کے پاس ملک عراق میں جا کر اُترے اُس سے پوچھا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ہے جہاں میں نماز پڑھوں اُس عورت نے کہا تم اپنا دل پاک کرو اور جہاں چاہو وہاں نماز پڑھ لو تب سلمانؓ کہنے لگے میں حق بات سمجھ گیا۔

لَعَنَ اللّٰہُ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَفْقِھَۃَ۔ اللہ نے اُس عورت پر لعنت کی جو نوحہ کرتی ہے اور جو اُس کو جواب دیتی جاتی ہے۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے (دین کا علم اس کو عنایت کرتا ہے)۔

مَثَلُ مَنْ فَقُہَ۔ جو شخص دین کا عالم ہوگیا اُس کی مثال۔

سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ يَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْاُمَرَاءَ ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کے عالم ہونے کا دعوٰی کریں گے (اور دنیاداروں کے پاس آمد و رفت رکھیں گے حالانکہ یہ دونوں امر ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ جب اُن سے اُس کا سبب پوچھا جائے گا تو کیا کہیں گے) ہم ان امیروں کے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں (ان سے دنیا حاصل کرتے ہیں اور اپنے دین کو اُن سے جدا رکھتے ہیں حالانکہ یہ امر ممکن نہیں جب دین کا عالم دنیاداروں کی صحبت اختیار کرے تو اُس کے دین میں ضرور خلل آئے گا)

لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ ۔ جو شخص تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرے وہ قرآن کو نہیں سمجھا۔

دَعْهُ فَاِنَّهٗ فَقِيْهٌ ۔ معاویہ کو چھوڑ دے وہ فقیہ ہے (یعنی دین کا علم رکھتا ہے یہ ابن عباسؓ کا قول ہے)

اٰفَةُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ فَقِيْهٌ فَاجِرٌ وَ اِمَامٌ جَائِرٌ وَ مُجْتَهِدٌ جَاهِلٌ ۔ دین کی آفت تین شخص ہیں ایک تو فقیہ یعنی دین کا عالم بدکار (جو خلاف شرع کاموں سے پرہیز نہ کرتا ہو) دوسرے ظالم حاکم، تیسرے جاہل درویش عبادت کرنے والا۔

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ ۔ ایک دین کا عالم شیطان پر ہزار جاہل درویشوں سے زیادہ بھاری ہے۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا عَالِمًا ۔ جو شخص میری اُمت کے لئے چالیس حدیثیں یاد کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو فقیہ عالم کر کے اُٹھائے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۔ یا اللہ علیؓ کو دین کی سمجھ دے (یہ آپؐ نے اُس وقت فرمایا جب اُن کو یمن کی طرف بھیجا)

لَا يَفْقَهُ الْعَبْدُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰى يَمْقُتَ النَّاسَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ ۔ بندہ پورا سمجھدار اُس وقت تک نہیں ہوتا یہاں تک کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے بُرا سمجھے (یعنی حُب اور بُغض للہ اختیار کرے)

تَفَقَّهْ يَا بُنَيَّ فِي الدِّيْنِ ۔ (حضرت علیؓ نے امام حسنؓ سے فرمایا) بیٹا دین کی سمجھ حاصل کر۔

فَقُوْهٌ پیچھے ہونا، تابع ہونا۔ (یہ مقلوب ہے قَفُوٌّ کا)

فَاَخَذْتُ بِفُقُوْيَةٍ ۔ میں نے اُس کے دونوں جبڑے پکڑے (ایک روایت میں ایسا ہی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔ اور صحیح بِفُقْمَيْهِ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ مادّہ فقم ہیں)۔

بابُ الفاء مع الکاف

فِكْرٌ یا فَكْرٌ ۔ سوچنا، تامّل کرنا، بچارنا۔

تَفْكِيْرٌ اور اَفْكَارٌ اور تَفَكُّرٌ اور اِفْتِكَارٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔

فَاكُوْرَةٌ ۔ وہ آڑی لکڑی جو دروازے پر نہ کھلنے کے لئے لگائی جاتی ہے اردو میں اسے بلّی کہتے ہیں۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً ۔ ایک ساعت فکر کرنا، سوچنا (اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اُس کے عجائب مخلوقات اور انتظامات میں غور کرنا) ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے (کیونکہ عبادت اعضاء کا فعل ہے اور فکر قلب کا اور قلب جوارح سے اشرف ہے یا اس وجہ سے کہ فکر موصل الی اللہ ہے اور عبادت موصل الی الثواب ہے)۔

تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰلَآءِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو اور اُس کی ذات میں فکر نہ کرو (کیونکہ اُس کی ذات کی کُنہ کوئی نہیں معلوم

کر سکتا تو اُس میں فکر کرنا لاحاصل ہے بقول شاعر ؎
تواں در بلاغت بہ سحبان رسید ؛ نہ در کُنہ بیچون سبحان رسید۔
مَنْ تَفَکَّرَ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ تَزَنْدَقَ۔ جس نے اللہ کی ذات میں فکر کی وہ زندیق (بے دین ملحد) ہوگیا
کُلَّمَا تَقَدَّمَ فِکْرِیْ فِیْكَ شِبْرًا فَرَّ مِیْلًا۔ پروردگار جب میرا فکر تجھ میں ایک بالشت آگے بڑھتا ہے تو ایک میل پیچھے ہٹ جاتا ہے۔
لَیْسَ لِیْ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ نُکْرٌ۔ مجھ کو اس کام سے کوئی غرض یا احتیاج نہیں ہے۔
فَكٌّ۔ جدا کرنا، کھولنا، چھڑانا، ہٹا دینا، توڑنا، چھوڑ دینا (جیسے فَکَاكٌ اور فِکَاكٌ ہے) آزاد کر دینا، دوا منہ میں ڈالنا، ادغام نہ کرنا، بوڑھا ہونا۔ (جیسے فُکُوْكٌ ہے) احمق ہونا۔
فَکَكٌ۔ موچ آجانا، اپنی جگہ سے سرک جانا، بوجھنا۔
تَفْکِیْكٌ۔ چھڑانا، جدا کرنا۔
اِنْفِکَاكٌ اور تَفَکُّكٌ۔ سُرین لٹک جانا، چھاتیاں بڑھ جانا، جننے کے قریب ہونا۔
اِنْفِکَاكٌ۔ سر کھجانا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔
مَا انْفَكَّ۔ ہمیشہ۔
اَعْتِقِ النَّسَمَۃَ وَفُكَّ الرَّقَبَۃَ۔ جان کو آزاد کر دے (یعنی پورا بُردہ آزاد کر دے) اور گردن چھڑا دے (یعنی آزاد کرانے میں مدد کر)۔
عُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ۔ بیمار کو پوچھنے کے لئے جاؤ اور بندی (قیدی) کو چھڑاؤ۔ (بندی سے مراد ہر شخص ہے جو مصیبت میں گرفتار ہو یا قید ہو یا لونڈی یا غلام)
اِنَّہٗ رَکِبَ فَرَسًا فَصَرَعَہٗ عَلٰی جِذْمِ نَخْلَۃٍ فَانْفَکَّتْ قَدَمُہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اُس نے آپ کو کھجور کے ایک
ٹنڈھ پر گرا دیا آپ کے پاؤں کا جوڑ سرک گیا (موچ آگئی)
فِکَاكُ الْاَسِیْرِ۔ قیدی کو چھڑانا۔ (یعنی اُس کے احکام اور فضائل اُس میں مذکور ہیں)۔
ھٰذَا فِکَاکُكَ۔ یہ شخص دوزخ سے تیری چھڑائی ہے (یعنی کافر جو مسلمان کے بدلے دوزخ میں جگہ لیگا)
وَفُكَّ رِھَانِیْ۔ میری گردیاں چھڑا دے (یعنی اُن کے حقوق سے مجھ کو سبکدوش کر دے جو تیرے مجھ پر ہیں، مطلب یہ ہے کہ جو حق میں نے ادا نہ کیا ہو وہ معاف کر دے)۔
فَکَّانِ۔ مُنہ کے دونوں جانب جہاں دونوں گلپھڑے ملے ہیں۔
اَفْکَلُ۔ لرزہ، کپکپی۔ (اس کا فعل نہیں آیا بعضوں نے کہا آیا ہے جیسے حدیث میں ہے)۔
وَجَدْتُنِیْ اَفْکَلُ۔ انھوں نے مجھ کو کپکپاتا ہوا پایا۔
اَوْحَی اللّٰہُ اِلَی الْبَحْرِ اَنَّ مُوْسٰی یَضْرِبُكَ فَاَطِعْہُ فَبَاتَ وَلَہٗ اَفْکَلُ۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم بھیجا کہ موسیٰ علیہ السلام تجھ کو (لاٹھی سے) ماریں اُن کی اطاعت کیجیو۔ وہ ساری رات ڈر سے کپکپاتا رہا۔
فَاَخَذَنِیْ اَفْکَلُ وَارْتَعَدْتُ۔ مجھ کو لرزہ چڑھ آیا اور کانپنے لگی (غیرت اور غصہ سے)۔
فَکْنٌ۔ شرمندہ ہونا، گھنا، چل دینا۔
تَفَکُّنٌ۔ تعجب کرنا، نادم ہونا، افسوس کرنا۔
فُکْنَۃٌ۔ ندامت اور شرمندگی۔
حَتّٰی اِذَا غَاضَ مَاؤُھَا بَقِیَ قَوْمٌ یَتَفَکَّنُوْنَ۔ جب اُس کا پانی جذب ہوگیا تو کچھ لوگ رہ گئے جو نادم شرمندہ تھے۔
فَکَہٌ۔ یا فَکَاھَۃٌ۔ دل لگی، خوش طبعی، مذاق، ہنس مُکھ ہونا، خندہ پیشانی ہونا، لوگوں کو ہنسانا، تعجب

تَفَكُّهٌ۔ میوہ لانا، احباب کو نادر کلام سے خوش کرنا۔
فَكِيهَةٌ۔ اور فُكَاهَةٌ۔ مزاح، دل لگی۔
اِفْكَاهٌ۔ دوھیل ہونا، ہری گھاس کھاکر مولیشی کا دودھ والا ہونا۔
تَفَكُّهٌ۔ ندامت، شرمندگی، میوہ کھانا، میوے سے پرہیز کرنا، تعجّب کرنا، مزہ اٹھانا۔
تَفَاكُهٌ۔ ایک دوسرے سے مزاح اور دل لگی کرنا۔
فَاكِهَانِيٌّ۔ میوہ فروش۔
فَكِهٌ۔ خوش خُلق، میوہ خوار، اترانے والا۔
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ مَعَ صَبِيٍّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ مزاح کرنے والے تھے۔
كَانَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ اِذَا خَلَا مَعَ اَهْلِهٖ۔ جب آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ اکیلے ہوتے تو سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج ہوتے (اپنے گھر والوں، بیوی بچوں سے ہنسی خوشی دل لگی کے ساتھ صحبت رکھتے)۔
اَرْبَعٌ لَيْسَ غِيْبَتُهُنَّ بِغِيْبَةٍ مِّنْهُمُ الْمُتَفَكِّهُوْنَ بِالْاُمَّهَاتِ۔ چار شخصوں کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے اُن میں ایک وہ لوگ ہیں جو ماں باپ کو گالی دیا کرتے ہیں (ہنسی اور ٹھٹے کی راہ سے)۔
فَاكِهُوْنَ۔ خوش و خرّم مزے اُڑاتے۔
فَاكِهَةٌ۔ میوہ۔ (اُس کی جمع فَوَاكِهُ ہے تر ہو یا خشک کھجور اور انار بھی اُس میں داخل ہیں)۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ اللَّامِ

فَلْتٌ۔ چھوڑ دینا، چھوٹ جانا۔
فِلَاتٌ۔ ناگاہ آپڑنا۔
اِفْلَاتٌ۔ چھوڑ دینا۔
تَفَلُّتٌ۔ چھوٹ جانا، کودنا۔
اِنْفِلَاتٌ۔ نجات پانا، چھوٹ جانا۔
اِفْتِلَاتٌ۔ فی البدیہہ کہنا، ناگاہ موت آنا۔
اِنَّ اللّٰهَ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَ لَمْ يُفْلِتْهُ۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (ایک مدّت تک وہ لوگوں پر ظلم کرتا رہتا ہے) پھر جب اُس کو پکڑتا ہے تو وہ اُس کی پکڑ سے چھوٹ نہیں سکتا یا پھر اُس کو نہیں چھوڑتا (اس کا کام تمام کر دیتا ہے)۔
اِنَّ رَجُلًا شَرِبَ خَمْرًا فَسَكِرَ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ اِنْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔ ایک شخص نے شراب پی اُس کو نشہ ہو گیا لوگ اُس کو (پکڑ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لانے لگے جب وہ حضرت عباسؓ کے گھر کے برابر پہنچا تو چھڑا کر بھاگ نکلا اور اُن کے پاس پہنچ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ ہنس دیئے اور فرمانے لگے کیا اُس نے ایسا کیا (حضرت عباسؓ کی پناہ لی) پھر اُس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا (کہ اُس کو پکڑ کر لاؤ اور حد لگاؤ بلکہ درگزر کی اور خاموش ہو رہے)۔
فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ۔ میں تو تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (پیچھے سے) اور تم میرے ہاتھ سے چھٹے جاتے ہو (آگ میں گرے پڑتے ہو نفس کی خواہشوں پر چل کر)
اِنَّ اُمِّيْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا۔ میری ماں یکایک مر گئی (اُس کو بات کرنے کی اور وصیّت کرنے کی مہلت نہ ملی) یا اللہ تعالیٰ نے یکایک اُس کی جان لے لی۔
تَدَارَسُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا۔ قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو وہ تو اُس اونٹ سے بھی جلدی بھاگ نکلنے والا ہے جو

اپنے پاؤں کی رسّی چھڑا کر بھاگ نکلتا ہے (یعنی اگر قرآن کو پڑھتے نہ رہو گے تو بھول جاؤ گے)۔

اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ ایک بھوت جنوں میں سے مجھ پر کود پڑا (میری نماز میں خلل ڈالنا چاہا)۔

فَافْلَتَ الرَّجُلَانِ۔ دو آدمی نکل بھاگے (انہوں نے قسم نہیں کھائی)۔

اِنَّ بَیْعَةَ اَبِیْ بَکْرٍ کَانَتْ فَلْتَةً وَّقَی اللّٰہُ شَرَّهَا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) ابوبکر صدیقؓ کی بیعت تو ناگہانی یکایک (بغیر غور و فکر کئے) ہو گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی بیعت سے جو شر اور فساد پیدا ہوتا ہے اُس سے اپنے بندوں کو محفوظ رکھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کی امامت گویا لوگوں سے چھین اور اُچک کر ہوئی تھی کیونکہ دوسرے کئی شخص اُس کے طلبگار تھے۔ بعضوں نے کہا فلتہ کہتے ہیں حرام مہینوں کی آخری رات کو اُس میں لوگوں کا اختلاف ہوتا ہے کوئی کہتا ہے وہ بھی حرام ہے کوئی کہتا ہے وہ حلال ہے اور اُس میں شر اور فساد اور خونریزی کو جائز سمجھتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دنوں کو حرام مہینہ سے تشبیہ دی اور آپؐ کی وفات کے دن کو فلتہ سے کیونکہ آپ کی وفات ہوتے ہی بعضے عرب اسلام سے پھر گئے۔ بعضوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا)۔

لَا تُنْثٰی فَلَتَاتُهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی کوئی غلطی بیان نہیں کی جاتی (یعنی آپؐ کی مجلس غلطیوں اور بیہودگیوں سے پاک رہتی)۔

وَهُوَ فِیْ بُرْدَةٍ لَّهٗ فَلْتَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (چھوٹی ہونے کی وجہ سے اُس کے دونوں کنارے نہ ملتے سامنے سے کھل جاتی ہاتھ سے چھٹ جاتی)۔

وَعَلَیْهِ بُرْدَةٌ فَلُوْتٌ۔ وہ ایک چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (بعضوں نے کہا فلوت وہ چادر جو آدمی کے جسم پر نہ جمے سختی یا نرمی کی وجہ سے)۔

شِیْعَتُنَا یَنْطِقُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَمَنْ یُّخَالِفُوْنَهُمْ یَنْطِقُوْنَ بِتَفَلُّتٍ۔ ہمارے گروہ کے لوگ اللہ کے نور سے بات کرتے ہیں اور مخالفین بن سوچے سمجھے بکا کرتے ہیں۔

قَلَّ مَنْ یُّفْلِتُ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ۔ قبر کے بھینچنے سے کم لوگ بچ نکلتے ہیں (ورنہ اکثر لوگوں کو یہ ضغطہ ہوتا ہے یعنی قبر اُن کو دبوچتی ہے)۔

فَلْجٌ۔ یا فُلُوْجٌ۔ مراد کو پہنچنا، فتح پانا، غالب ہونا، ثابت کرنا، تقسیم کرنا، چیرنا، آدھو آدھ، ناگر کرنا، مقرر کرنا

فُلِجَ الرَّجُلُ۔ اُس کو فالج ہو گیا۔

اِفْلَاجٌ۔ فتح پانا، بامراد ہونا، فتح دینا آگے کرنا، ظاہر کرنا، پیش کرنا،

تَفَلُّجٌ۔ پھٹ جانا۔

فَالِجٌ۔ ایک مشہور بیماری ہے جس میں جسم کا ایک جانب بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔

اِنَّهٗ کَانَ مُفْلَجَ الْاَسْنَانِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی۔ (یہ فلج سے نکلا ہے بمعنے وہ کشادگی جو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اور فَرَق اُس کشادگی کو کہتے ہیں جو دونوں سامنے کے دانتوں کے درمیان ہو)۔

اَفْلَجُ الثَّنِیَّتَیْنِ۔ دونوں سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی (یہاں فلج بمعنے فَرَق ہے)۔

لَعَنَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو حسن اور خوبصورتی کے لئے اپنے دانتوں میں کشادگی کرائیں (اکثر بوڑھی عورتیں کم سن بننے کے لئے دانتوں کو رگڑ کر سوہن چلا کر ایسا کرتی ہیں کیونکہ بڑھاپے

میں دانت بڑے ہو کر مل جاتے ہیں ان کے درمیان دراڑ نہیں رہتی)۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ مَا لَمْ یَغْشَ دَنَاءَةً یَخْشَعُ لَهَا اِذَا ذُکِرَتْ وَتُغْرِیْ بِهَا لِئَامُ النَّاسِ کَالْیَاسِرِ الْفَالِجِ۔ جس مسلمان نے کوئی ایسا خراب کام نہ کیا ہو جس کے ذکر ہونے پر وہ سر جھکا لے (شرمندہ ہو جائے) اور جس میں ذلیل کمینے لوگ پھنس جاتے ہیں وہ اُس جُوا کھیلنے والے کی طرح ہے جو کھیل میں غالب ہو اور سب کو ہرا دے۔ یہ فُلْجٌ بہ ضمۂ فاء سے نکلا ہے (یعنی غلبہ اور جیت)۔

اَیُّنَا فَلَجَ فَلَجَ اَصْحَابُهٗ۔ ہم میں جو غالب ہوا اُس کے ساتھی بھی غالب ہوئے۔

فَاَخَذْتُ سَهْمِیَ الْفَالِجَ۔ میں نے اپنا جیتنے والا حصہ لے لیا یا آگے بڑھا ہوا تیر۔

بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَاصَمْتُ اِلَیْهِ فَاَفْلَجَنِیْ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپؐ کے پاس اپنا جھگڑا لے گیا (مقدمہ پیش کیا)، آپؐ نے مجھ کو جتایا (غالب کیا)۔

اِنَّهٗ بَعَثَ حُذَیْفَةَ وَعُثْمَانَ بْنَ حُنَیْفٍ اِلَی السَّوَادِ فَفَلَجَا الْجِزْیَةَ عَلٰی اَهْلِهٖ۔ حضرت عمرؓ نے حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کو سواد کی طرف بھیجا اُنھوں نے وہاں کے لوگوں پر جزیہ کی تقسیم کی (یعنی جزیہ کی مقدار ہر شخص پر مقرر کی۔ اصل میں فِلْجٌ اور فَالِجٌ ایک مشہور پیمانہ ہے اُس سے غلّہ ناپتے ہیں اب تقسیم جزیہ کو بھی فلج کہنے لگے۔ کیونکہ جزیہ میں غلّہ ہی دیا کرتے تھے۔

فَلْجٌ۔ ایک موضع کا نام ہے یمامہ کی طرف اور یمن میں بھی ایک موضع ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہا کرتے تھے۔

فَلْجٌ۔ ایک وادی ہے بصرہ اور حمی ضریہ کے درمیان۔

اِنَّ فَالِجًا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ۔ دو کوہان والا ایک اونٹ کنوئیں میں گر گیا۔

اَلْفَالِجُ دَاءُ الْاَنْبِیَاءِ۔ فالج پیغمبروں کی بیماری ہے۔

لَا یَؤُمُّ صَاحِبُ الْفَالِجِ الْاَصِحَّاءَ۔ جو شخص فالج کی بیماری میں مبتلا ہو وہ تندرست لوگوں کی امامت نہ کرے۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّفْشُوَ الْفَالِجُ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ فالج کی بیماری پھیلے گی (اکثر لوگ اسی عارضہ سے ناگہانی مر جائیں گے اس بیماری میں سات دن کے اندر آدمی مر جاتا ہے بعضے فوراً مر جاتے ہیں اگر دل پر فالج گرتا ہے سات دن کے بعد اس کی تیزی جاتی رہتی ہے اور سترہ دن کے بعد تو مزمن ہو جاتا ہے)۔

اَعْطَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ ثَلٰثَ خِصَالٍ مِّنْهَا الْفَلْجُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو تین باتیں عطا فرمائی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں بامراد ہونا، فتحیاب ہونا۔

یَا مَعْشَرَ الشِّیْعَةِ خَاصِمُوْا بِسُوْرَةِ الْقَدْرِ تَفْلُجُوْا۔ اے شیعہ لوگو! تم سورۃ قدر (انا انزلناہ) پڑھ کر لوگوں سے جھگڑا کرو تم غالب ہو گے اپنی مراد کو پہنچو گے۔

وَاَسْاَلُكَ الْفَلْجَ بِالصَّوَابِ۔ میں چاہتا ہوں کہ ٹھیک راستہ پاؤں (اس پر فائز ہوں)۔

هِیَ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ عَرْضِ الْاَدِیْمِ مِثْلَ فَخِذِ الْفَالِجِ۔ جامعہ یعنی صحیفہ حضرت فاطمہؓ ستر ہاتھ طول میں تھا اور عرض اتنا جتنے دو کوہان والے اونٹ کی ران کے چمڑے کا ہوتا ہے۔

فَلَّاحٌ۔ کاشتکار۔

فَلْحٌ۔ چیرنا، کاٹنا، مکر کرنا، نقصان اُٹھانا۔
فَلَاحَۃٌ۔ زمین کھودنا، کھیتی کرنا۔
تَفْلِیْحٌ۔ ٹھٹا کرنا، مکر کرنا۔
اِفْلَاحٌ۔ مراد کو پہنچنا، فائز ہونا، زندگی حاصل کرنا، کوشش میں کامیاب ہونا۔
اِسْتِفْلَاحٌ۔ فائز ہونا، ظفر پانا۔
اِسْتَفْلِحِیْ بِاَمْرِكِ (طلاق کا کنایہ ہے یعنی) اپنی فکر آپ کر لے اب میں تجھ سے الگ ہوا۔
فَلَاحٌ۔ نجات، فوز، خیر میں باقی رہنا، سحری کھانا
فَلَّاحٌ۔ کاشتکار۔
فُلُوْحٌ۔ پھٹنیں، شگاف (یہ جمع ہے فَلْحٌ کی بمعنے پھٹن)۔
اَفْلَحُ۔ جس کا نیچے کا ہونٹ پھٹا ہوا ہو۔
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ یعنی نجات اور بقاء اور فتح و فیروزی کی طرف آؤ (مطلب یہ ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنا بہشت پر فائز کرے گا ہمیشہ کا چین اور آرام دے گا)۔
مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ شِبَعَهَا وَجُوْعَهَا وَرِیَّهَا وَظَمَاهَا وَاَرْوَاثَهَا وَاَبْوَالَهَا فَلَاحٌ فِیْ مَوَازِیْنِهٖ یَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص گھوڑوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کر کے باندھے تو اُن کا پیٹ بھرنا، بھوکا رہنا، سیراب ہونا، پیاسا رہنا، لید کرنا، پیشاب کرنا یہ سب اُس کے ترازوئے اعمال میں قیامت کے دن باعث نجات اور کامیابی ہوں گے (یعنی اُن گھوڑوں کا ہر ایک کام اس کے لئے باعث اجر ہو گا)۔
حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ۔ یہاں تک کہ ہم کو ڈر ہوا کہ کہیں سحری کھانے کا وقت فوت ہو جائے۔
بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ وَّ فَلَحٍ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بھلائی اور کامیابی کی خوشخبری دی (یا دے)۔
اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهٖ اِسْتَفْلِحِیْ بِاَمْرِكِ فَقَبِلَتْهُ فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ۔ جب کوئی شخص اپنی عورت سے (کہے) اب تو اپنا کام آپ دیکھ لے اپنے لئے دوسرا راستہ نکال لے پھر عورت خاوند کی یہ بات منظور کر لے تو ایک طلاق بائن پڑ جائے گی۔
كُلُّ قَوْمٍ عَلٰی مُفْلِحَةٍ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ ہر قوم اپنے خیال اور اعتقاد پر خوش ہے (وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم حق دین پر ہیں اور آخرت میں ہم ہی اچھے رہیں گے)
لَوْلَا شَیْءٌ یَّسُوْءُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَضَرَبْتُ فَلْحَتَكَ۔ اگر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی اور برا ماننے کا خیال نہ ہوتا تو میں تیرا ہونٹ چیر ڈالتا (اُس پر تلوار کی مار لگاتا)۔
اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی الْفَلَّاحِيْنَ۔ کاشتکاروں کے باب میں اللہ سے ڈرتے رہو (اُن پر ظلم نہ کرو حد سے زیادہ اُن پر محصول نہ لگاؤ)
اَلْمَرْاَةُ اِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا تَفَلَّحَتْ وَتَنَكَّبَتِ الزِّيْنَةَ۔ جب کسی عورت کا خاوند غائب ہو تو سادے طور سے رہے (میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے استعمال میں رکھے) زینت اور آرائش اور سنگار سے الگ رہے (ایک روایت میں تَفَلَّحَتْ ہے یعنی دانتوں کو میلا اور زرد رہنے دے)۔
اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ۔ جب تو تو پورا کامیاب ہو گا (اگر قید ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے)
اَقْلِبْنِیْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا۔ مجھ کو کامیابی اور بامراد موقع بدل دے۔
اَلدُّعَاءُ مَقَالِيْدُ الْفَلَاحِ۔ دعاء کامیابی کی کنجی ہے۔
فَلْذٌ۔ عطاء کرنا، یا نقد دینا، یا بہت دینا، یا یکمشت دینا

تفلیذ۔ کاٹنا۔
مفالذۃ۔ گفتگو کرنا، بات پر بات کرنا۔
افتلاذ۔ مال میں سے ایک حصہ لے لینا۔
فالوذ۔ فالودہ جو آٹے اور پانی اور شہد سے بنایا جاتا ہے۔ عرب لوگ سب مٹھائیوں سے زیادہ اُس کو عمدہ سمجھتے ہیں۔

وَتَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے قے کر دے گی (یعنی سونے چاندی کے خزانے جو اُس میں ہیں سب باہر آجائیں گے اُن کو اُگل دے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بتلائی شاید مطلب ہو کہ معدنیات کا کام بڑے زور و شور سے جاری ہوگا۔ ہر ملک کی کانیں نکالی جائیں گی)۔

ھٰذِہٖ مَکَّۃُ قَدْ رَمَتْکُمْ بِاَفْلَاذِ کَبِدِھَا۔ یہ مکہ ہے اُس نے اپنے جگر کے ٹکڑے (یعنی رئیس اور امیر) تمہاری طرف پھینک دیئے (وہ سب اس جنگ میں حاضر تھے یعنی جنگ بدر میں)۔

اِنَّ الْفَرَقَ مِنَ النَّارِ فَلَذَ کَبِدَہٗ۔ (ایک انصاری جوان کو دوزخ کا ڈر ہوا، اس ڈر اور خوف نے اُس کو اپنے گھر میں سے نکلنے نہ دیا آخر مر گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) آگ کے ڈر نے اُس کا جگر کاٹ ڈالا۔ لوگوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں بعضوں پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعضوں پر اُمید اور رجاء کا۔ بعضوں پر محبت کا اور سب اپنے اپنے مقام پر اچھے ہیں)۔

فِلَذٌ کَثِیْرَۃٌ مِّنْ لَطَائِفِ اللَّذَّاتِ۔ طرح طرح کی لذتیں، بہت قسم کے مزے۔

فِلِزّ۔ سفید تانبا، یا پتھر، یا جواہر، یا ہر معدنی چیز جو بھٹی میں گل جاتی ہے، جیسے سونا، چاندی یا بیتل، تانبا وغیرہ۔

کُلُّ فِلِزٍّ اُذِیْبَ۔ ہر فلز جو گلائی جائے۔

مِنْ فِلِزِّ اللُّجَیْنِ وَالْعِقْیَانِ۔ چاندی اور سونے کے فلزات میں سے۔

فَلْسٌ۔ تانبے کا پیسہ۔ (اُس کی جمع فُلُوْسٌ اور اَفْلُسٌ ہے)۔
فَلَسٌ۔ مفلس ہونا، محتاج ہونا۔
تَفْلِیْسٌ۔ کسی کو مفلس قرار دینا۔
اِفْلَاسٌ۔ نادار ہونا، محتاج ہونا۔

مَنْ اَدْرَکَ مَالَہٗ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ۔ اگر کسی شخص کا مال بجنسہٖ (جس طرح اُس نے دیا تھا) اُس شخص کے پاس ملے جو مفلس ہو گیا (قاضی نے عدالت سے اُس کو مفلس قرار دے دیا یعنی دیوالیہ) تو وہ دوسرے قرض خواہوں کی بہ نسبت اُس کا زیادہ حقدار ہے (مثلاً کسی نے ایک گھوڑا زید کے ہاتھ بیچا ابھی قیمت وصول نہیں ہوئی تھی کہ زید دیوالیہ ہو گیا تو گھوڑے کا بائع اُس گھوڑے کو لے لے گا دوسرے قرضخواہ اُس میں شریک نہ ہو سکیں گے)۔

فُلْسٌ۔ ایک بت تھا طے قبیلہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو اُس کے توڑنے کے لئے سنہ ۹ھ میں بھیجا تھا۔

مَا الْمُفْلِسُ۔ حقیقت میں مفلس کون ہے؟ (غالباً تم اُسی کو مفلس سمجھتے ہو جس کے پاس پیسہ نہ ہو حالانکہ وہ دم بھر میں مالدار ہو سکتا ہے)۔

فَلَّاسٌ۔ صراف۔

فِلَسْطِیْنُ۔ بحر روم کے مشرقی ساحل پر ایک ملک ہے جو اُردن اور ممالک مصر کے درمیان واقع ہے۔ پہلے یہ ملک شام کا ایک حصہ تھا۔ اس کا بڑا شہر بیت المقدس ہے۔
(فِلَسْطُوْنَ بھی اسی کو کہتے ہیں)۔

قَطَعَ لَھُمْ قَطْعَۃً مِّنْ فِلَسْطِیْنَ۔ (جب حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعاء کی کہ مکّہ والوں کو میوے کھلا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا) انھوں نے فلسطین میں سے (جو ملک شام کا بڑا سرسبز اور شاداب اور میوہ دار قطعہ ہے) ایک ٹکڑا زمین کا اُکھیڑا (اور کعبہ کے گرد اُس کو سات بار پھرایا پھر مکّہ کے قریب رکھ دیا اسی لئے اُس کو طائف کہتے ہیں)۔

فَلْسَفَة۔ یونانی لفظ ہے اُس کے معنے حکمت کی محبت

فَیْلَسُوْف۔ حکمت کا محبّ، فلسفہ کا عالم، حکیم اور ارسطو طالیس کا لقب ہے۔

تَفَلْسُف۔ فلسفہ پڑھنا، اُس کی پیروی کرنا (مجمع البحرین میں ہے کہ قَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ صِفَةُ الْمُتَفَلْسِفِیْنَ حدیث میں فلسفیوں کی صفت آئی ہے)

فَلْط۔ وحشت پانا۔

اِفْلَاط۔ ناگاہ آپڑنا (جیسے اِفْتِلَاط ہے)

فِلَاط۔ فی البدیہہ۔

فَلَط۔ ناگاہ۔

اِضْرِبْ فِلَاطًا۔ ناگہانی مارو۔ (یہ ہذیل قبیلہ کا محاورہ ہے)۔

فَلَاطُوْن۔ مشہور حکیم تھا ارسطو طالیس کا اُستاد۔

فَلْطَحَة۔ پھیلانا، عریض کرنا۔

رَأْسٌ فِلْطَاحٌ یا مُفَلْطَحٌ۔ چوڑا سر۔

عَلَیْهِ حَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِیْفَةٌ۔ ایک چوڑا کانٹا ہے اُس پر ایک بل کھایا ہوا چھوٹا کانٹا۔

اِذَا ضَنُّوْا عَلَیْهِ بِالْمُفَلْطَحَةِ۔ جب اُس پر پھیلی ہوئی چپاتی کی بخیلی کی۔ (بعضوں نے کہا مُفَلْطَحَة سے روپیہ مراد ہیں۔ ایک روایت میں مُطَلْفَحَة ہے)۔

فَلْع۔ چیرنا یا کاٹنا۔ (تَفْلِیْع کے بھی یہی معنے ہیں)۔

تَفَلُّع۔ پھٹ جانا۔ (جیسے اِنْفِلَاع ہے)۔

فَالِعَة۔ آفت (فَوَالِع اس کی جمع ہے)۔

سَیْفٌ فَلُوْعٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

فَلْغ۔ پھوڑنا۔

اِنْ اٰتِهِمْ یُفْلَغُ رَأْسِیْ كَمَا تُفْلَغُ الْعِتْرَةُ اگر میں اُن کے پاس جاؤں تو میرا سر اس طرح پھوڑ دیا جائے گا جیسے عترت (ایک ترکاری ہے) پھوڑی جاتی ہے۔

كَانَ یُخْرِجُ یَدَیْهِ فِی السُّجُوْدِ وَهُمَا مُتَفَلِّغَتَانِ حضرت عمرؓ اپنے دونوں ہاتھوں کو سجدے میں باہر نکالتے وہ (سردی سے) پھٹے ہوئے تھے۔

فَلْفَلَة۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، اترانا، ملنا، کھانے میں مرچ ڈالنا، لوٹ جانا۔ (تَفَلْفُل کے بھی یہی معنے ہیں)۔

فُلْفُل اور فِلْفِل۔ مرچ، عقلمند، خدمت گار۔

رُزٌّ مُفَلْفَل۔ بکھرے چاول جن کے دانے خوب نہ گلے ہوں۔

فَاِذَا هُوَ یَتَفَلْفَلُ۔ (عبد خیر نے کہا میں سحر کے وقت نکلا اور جلدی چلا اس لئے کہ حضرت علیؓ سے وتر کا وقت پوچھوں) دیکھا تو وہ مسواک دانتوں پر مل رہے ہیں یا اتراتے ہوئے آرہے ہیں یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے (قتیبی نے کہا میں نے یَتَفَلْفَلُ کے معنے مسواک کرتے ہوئے نہیں سُنے شاید صحیح یَتْتَفِلُ ہوگا یعنی تھوتھو کر رہے ہیں کیونکہ مسواک کرنے والا تھوکتا ہے)۔

فَلْق۔ چیرنا، کھال اُتارنا۔ (تَفْلِیْق کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِفْلَاق۔ ایک عجیب امر لانا۔

تَفَلُّق۔ پھٹ جانا، خوب دوڑنا کہ لوگ اُس پر تعجب کریں۔

اِنْفِلَاق۔ پھٹ جانا۔

اِفْتِلَاق۔ عجیب بات لانا۔

فَتَاتِي مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(شروع زمانۂ نبوت میں جب کوئی خواب دیکھتے تو)
وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا (یعنی سچا ہوتا۔
جیسا خواب میں دیکھتے ویسا ہی بیداری میں ظاہر ہوتا)۔
فَلَق ۔ صبح کی روشنی یا خود صبح۔
یَا فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ۔ اے چیرنے والے
(یعنی اگانے والے) دانے اور گٹھلی کے (اے بیج اور گٹھلی
کے پھاڑنے والے)۔
وَالَّذِی فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ۔ قسم اُس
کی (یعنی پروردگار کی) جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا
کی (حضرت علی رض اکثر یوں ہی قسم کھایا کرتے تھے)
اِنَّ الْبُكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي ۔ روتے روتے میرا
جگر پھٹ جائے گا۔
كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَهُمَا
مُتَفَلِّقَانِ قَدْ شَرِقَ بَيْنَهُمَا الدَّمُ ۔ وہ اپنے
دونوں ہاتھ سجدے میں باہر نکالتے جو سردی سے
پھٹے ہوئے اور اُن پر خون چمکتا ہوتا
جَمَعَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ۔ آپ نے ٹوٹی ہوئی رکابی
کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا۔
فَاَخْرَجَ اِلَيْنَا فِلَقًا ۔ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے
ہمارے پاس لائے۔
يَفْلِقُ هَامَ الْمُشْرِكِينَ ۔ مشرکوں کے سر چیرے
(یعنی تلوار سے)
فَاِذَا فِلَقُ خُبْزٍ ۔ ناگاہ روٹی کے چند ٹکڑے نظر آئے۔
اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَنْفَلِقُ الْاَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِهِ
(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن)
سب سے پہلے زمین میرے سر پر سے پھٹے گی (یعنی میں
سب سے پہلے قبر سے اُٹھوں گا)۔
فَاَشْرَفَ عَلٰى فَلَقٍ مِّنْ اَفْلَاقِ الْحَرَّةِ ۔ پھر
دجّال مدینہ کی پتھریلی زمین کے دو ٹیلوں کے درمیان ہموار مقام
پر کھڑا ہوگا۔ فَلَق وہ ہموار قطعہ جو دو ٹیلوں کے درمیان ہو
(اس کی جمع فُلْقَانٌ بھی آتی ہے)۔
صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَقَةً
يُسَمِّيهَا اَهْلُ الْمَدِينَةِ الْفَلِيقَةَ ۔ میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک شوربا تیار کیا مدینہ کے لوگ
اُس کو فلیقہ کہتے ہیں (بعضوں نے کہا فلیقہ وہ ہانڈی گوشت
کی جس میں روٹی کے ٹکڑے توڑ کر ڈالے جاتے ہیں)۔
مَا يَقُولُ فِيهَا هٰؤُلَاءِ الْمَفَالِيقُ ۔ (امام شعبیؒ سے
ایک مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا) یہ قلّاش مفلس لوگ اس
میں کیا کہتے ہیں (قلّاش مفلس لوگوں سے کم علم مراد ہیں یعنی
جن کے پاس علم کی دولت نہیں ہے)۔
رَاَيْتُهُ فَاِذَا رَجُلٌ فَيْلَقٌ اَعْوَرُ ۔ میں نے دجّال
کو دیکھا وہ ایک بڑا موٹا تازہ کانا آدمی ہے (فَيْلَق کہتے
ہیں بڑے لشکر کو پھر موٹے بھاری بھر کم آدمی کو بھی کہنے لگے۔
قتیبی نے کہا شاید صحیح عَيْلَمٌ ہو یعنی بڑے قد و قامت کا
آدمی)۔
فَلَقٌ ۔ دوزخ کے ایک شگاف کا نام ہے، صبح، کل
مخلوق، دو ٹیلوں کے درمیان ہموار زمین، پہاڑ کا شگاف۔
هِيَ صَحِيفَةٌ مِّنْ فَلَقٍ فِيهِ ۔ وہ ایک کتاب ہے جو
اُس کے شگاف سے نکلی ہے۔
يَا فَالِقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا اَرٰى ۔ اے پو پھاڑنے
والا جہاں سے میں نہیں دیکھتا۔
فَلْكٌ ۔ چھاتی اور پستان کا گول ہونا (جیسے تَفْلِيكٌ ہے)
تَفَلُّكٌ ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔
تَفْلِيكٌ اور تَفَلُّكٌ ۔ آسمان کی خبر دینا، غیب کی
خبر دینا۔
فَالِكٌ ۔ گول پستان والی۔
فُلْكٌ ۔ کشتی (اُس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے)۔

فَلْکَۃُ الْمِغْزَلِ۔ چرخہ کا چرخ جس کے بیچ میں تکلہ (صَنَّارہ) لگایا جاتا ہے۔

فَلَکٌ۔ گول دائرہ، دریا کی موج (اُس کی جمع فِلَاکٌ اور اَفْلَاکٌ ہے)۔

تَرَکْتُ فَرَسَكَ كَاَنَّهٗ يَدُوْرُ فِيْ فَلَكٍ۔ میں نے تیرا گھوڑا اس حال میں چھوڑا گویا وہ دائرے میں گھوم رہا تھا یا سمندر کی موج کی طرح بے قرار تھا۔

اِنَّ الْفَلَكَ دَوَرَانُ السَّمَاءِ۔ فلک آسمان کی گردش ہے (یعنی تاروں کا مدار جیسے قرآن شریف میں ہے كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَسْبَحُوْنَ)۔

فَلٌّ۔ کند کر دینا، روزن کر دینا، دھار جھڑ جانا، وندانے ہو جانا، توڑنا، ہزیمت دینا، باندھ دینا، جا کر پھر لوٹنا۔ (تَفْلِیْلٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِفْلَالٌ۔ دولت چلی جانا۔

اِفْتِلَالٌ۔ اور تَفَلُّلٌ اور اِنْفِلَالٌ۔ روزن پڑنا، دھار جھڑ جانا، وندانے پڑ جانا، شکست پانا۔

اِسْتِفْلَالٌ۔ ایک ادنیٰ حصّہ مثلاً دسواں حصہ لینا۔

فَلٌّ۔ شکست یافتہ۔

شَجَّكَ اَوْ فَلَّكَ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكَ۔ وہ تجھ کو زخمی کرے (تیرا سر پھوڑے یا تیرا کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے (بعضوں نے فَلَّكَ کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ تجھ سے لڑے جھگڑے)۔

فِيْهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ۔ حضرت زبیرؓ کی تلوار میں کچھ شکستگی تھی جو بدر کی جنگ میں ہو گئی تھی (کافروں کو مارتے مارتے تلوار ٹوٹ گئی تھی اس کی دھار جھڑ گئی تھی)۔

بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ۔ (ان میں کوئی عیب نہیں ہے صرف یہی عیب ہے کہ) لشکروں سے لڑتے لڑتے ان کی تلواروں میں ٹوٹن ہو گئی ہے (جو سراسر فضیلت ہے)۔

وَلَا تَفُلُّوا الْمُدٰى بِالْاِخْتِلَافِ بَيْنَكُمْ۔ آپس میں پھوٹ کر کے اپنی چھریوں کو کند نہ کرو (جب تمہاری تلواریں اور چھریاں کند اور شکستہ ہوں گی تو دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے۔ اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ تلواریں تیز اور بارود خشک رہے)۔

وَلَا فَلُّوْا لَهٗ صَفَاةً۔ ان کے کسی پتھر کو لوگوں نے نہیں توڑا۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔ مطلب یہ ہے کہ ان کی قوت اور طاقت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا)۔

يَسْتَزِلُّ لُبَّكَ وَيَسْتَفِلُّ غَرْبَكَ۔ تیری عقل کو ڈگمگا دے اور تیری دھار کو کند کر دے۔

لَعَلِّيْ اُصِيْبُ مِنْ فَلِّ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِهٖ۔ شاید میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی شکست سے کچھ فائدہ اٹھاؤں (ان کا لٹا ہوا مال و اسباب مول لے کر اس سے نفع کماؤں)۔

فَلَّ مِنَ الْقَوْمِ هَارِبٌ۔ بھاگنے والا شکست پا گیا۔

اَنْ يَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَفْلُوْلٌ۔ اپنے حریف کو شکست دے کر چھوڑ دے۔

اِنَّهٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَفِيْ يَدِهٖ فَلِيْلَةٌ وَّ طَرِيْدَةٌ۔ معاویہ منبر پر چڑھے ان کے ہاتھ میں ایک بالوں کا گچھا اور ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔

اَيْ فُلُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ۔ ارے فلانے کیا میں نے (دنیا میں) تجھ کو عزت نہیں دی تھی تجھ کو سردار نہیں بنایا تھا (تو فُلُ تخفیف ہے فُلَانٌ کی جو اکثر پکارتے وقت کہتے ہیں)۔

فِي الْوَالِي الْجَائِرِ يُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فَيُقَالُ اَيْ فُلُ اَيْنَ مَا كُنْتَ تَصِفُ۔ ظالم حاکم دوزخ میں ڈالا جائے گا اس کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی

ن سے کہا جائے گا ارے فلانے اب وہ کہاں گیا
یان کیا کرتا تھا۔

لمٌ۔ بڑا موٹا، بھاری بھرکم۔

قُمَرَ فَیْلَمٌ۔ دجّال گورے رنگ کا بڑے تن و
ش کا آدمی ہوگا۔ (ایک روایت میں فَیْلَمَانِیًّا
معنے وہی ہیں)

اِنْفِلَامٌ۔ کاٹنا۔

لَانٌ۔ فلاں آدمی۔ یہ کنایہ ہے مرد سے، جیسے
لَانَۃٌ عورت سے اور اس صورت میں اُس پر الف لام لانا
ز نہ ہوگا لیکن اگر غیر عاقل سے کنایہ ہو تو اُس پر الف لام
سکتا ہے مثلاً رَکِبْتُ الْفُلَانَ کہہ سکتے ہیں جب کہ
ن سے مراد ایک خاص اونٹ ہے۔ اسی طرح حَلَبْتُ
لَانَۃَ جب اُس سے ایک خاص اونٹنی مراد ہو۔

وْ اَتَیْتَ فُلَانًا فَکَلَّمْتَہٗ۔ کاش تم فلاں (یعنی
ن عثمانؓ) کے پاس جاتے اُن سے کہتے۔

نَّ اٰلَ بَنِیْ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کی اولاد۔ (مجھ سے
لاقہ نہیں رکھتی گو نسباً اُس سے قرابت اور رشتہ داری
مراد حکم بن العاص ہے جس کی اولاد مروان وغیرہ نے
لم اہل بیت رسالت پر کیا کہ معاذ اللہ۔ اس حدیث سے
م ہوا کہ قرابتِ نسبی بغیر صلاح اور تقوٰی کے کچھ کام
ں آتی)

ھٰذَا فُلَانٌ لِاَمِیْرِ الْمَدِیْنَۃِ۔ یہ فلاں شخص
یعنی امیر المومنینؓ۔

لَا یَخْدِمُنِیْ فُلَانٌ وَّ فُلَانَۃٌ۔ میری خدمت
لام کرے نہ لونڈی۔

قُلْتَ لِفُلَانٍ وَّقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ (مرتے وقت
ے سے کیا فائدہ) تو کہتا ہے یہ فلانے وارث کو دینا وہ
اس کی ہو چکی (تو کہے یا نہ کہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا
وارث کے لئے وصیّت کرنا درست نہیں ہے خصوصاً

جب دوسرے وارثوں کی اُس میں حق تلفی ہو تو وہ ایسی
ناجائز وصیّت کو باطل کر سکتے ہیں)۔

فَلْھَمٌ۔ فرج، عورت کی شرمگاہ، کشادہ کنواں۔

اِفْتَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِھِمْ فَاتَّھَمُوْا
اِمْرَاَۃً فَجَاءَتْ عَجُوْزٌ فَفَتَّشَتْ فَلْھَمَھَا۔ اُن کی
ایک لڑکی کا ہار گم گیا۔ انھوں نے ایک عورت پر گمان رکھا۔ ایک
بڑھیا آئی۔ اُس نے اُس عورت کی تلاشی لی اُس کی شرمگاہ بھی
ٹٹولی (بعضوں نے قَلْھَمَھَا قاف سے روایت کیا ہے)۔

فَلْوٌ۔ یا فِلَاءٌ۔ دودھ چھڑا دینا، پالنا، مارنا، سفر کرنا
نادانی کے بعد دانا ہونا۔

اِفْلَاءٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں، اور جنگل میدان میں
جانا، دودھ چھڑائی کی عمر تک پہنچنا۔

اِفْتِلَاءٌ۔ بمعنے فَلَاءٌ ہے۔

فَلُوٌّ یا فُلُوٌّ یا فِلْوٌ۔ بچھیرا، یا اونٹ کا بچہ جو دودھ
چھڑانے کے قابل ہو یا دودھ چھڑا دیا ہو۔

کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ۔ جیسے کوئی تم میں سے
اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

وَالْفَلُوُّ الضَّبِیْسُ۔ سخت اور سرکش بچھیرا (جو سواری
میں رام نہ ہوا ہو جس کو تعلیم نہ دی گئی ہو)

فَلَاۃٌ۔ جنگلی میدان یا جس میدان میں پانی نہ ہو،
وسیع بیابان۔

فَاُرَبِّیْھَا کَمَا یُرَبِّی الرَّجُلُ فَلُوَّہٗ وَ
فَصِیْلَہٗ۔ (آدمی ایک کھجور یا آدھی کھجور خیرات کرتا ہے)
پھر میں اُس کو پالتا ہوں جیسے کوئی تم میں سے اپنے
گھوڑے کے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے (یہ حدیث
قدسی ہے اللہ تعالیٰ ایسا فرماتا ہے)

فَلْیٌ۔ جوئیں دیکھنا، جوئیں نکالنا، سوچنا، باریکیاں
نکالنا، انجام دیکھنا، مارنا۔

فَلْیٌ۔ کٹ جانا۔

تَفْلِیَۃٌ۔ جوئیں نکالنا۔

تَفَلِّیْ۔ جوؤں سے صاف کرنا، سر کو یا کپڑے کو۔

تَفَالِیْ اور **اِسْتِفْلَاءٌ**۔ جوئیں نکالنے کی خواہش کرنا۔

اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا کَانَ قَاطِعًا مِّنْ لِیْطَۃٍ فَالِیَۃٍ

کسی چیز سے خون بہادے جیسے کانٹے والی کھپچی نرکل (بانس) وغیرہ سے۔ (چھری کو بھی فالیہ کہتے ہیں یعنی کاٹنے والی)

دَعْہُ عَنْکَ فَقَدْ فَلَیْتُہٗ فَلْیَ الصَّلَعِ۔ اب اُس کو چھوڑ دے میں نے اُس کو جُوؤں سے ایسا صاف کر دیا ہے جیسے گنجا صاف ہوتا ہے (گنجے کے سر پر بال ہی نہیں ہوتے تو جوئیں کہاں سے آئیں۔ یہ معاویہ نے سعید بن عاص سے کہا)۔

تَفْلِیْ رَاْسَہٗ۔ آپ کے سر کی جوئیں نکالتی تھی۔

فَلَتْ رَاْسِیْ۔ میرے سر کی جوئیں نکالیں (معلوم ہوا کہ سر کی جوں کا مارنا درست ہے اور اُمّ حرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم رشتہ دار تھیں)۔

بابُ الفاء مع المیم

فَمٌ۔ منہ۔

فُمَّ۔ بمعنے **ثُمَّ**۔ یعنی پھر۔

بابُ الفاء مع النون

فِنْجَانٌ۔ پیالی جس میں چائے یا قہوہ پیتے ہیں۔ (اس کی جمع **فَنَاجِیْنُ** ہے)۔

فَنْخٌ۔ غالب ہونا، ذلیل کرنا، ریزہ ریزہ کرنا۔

تَفْنِیْخٌ کے بھی وہی معنے ہیں۔

فَنِیْخٌ۔ نرم، ناتوان۔

مِفْنَخٌ۔ جو دشمنوں کا سر توڑے اُن کو ذلیل کرے۔

فَفَنَخَ الْکَفَرَۃَ۔ حضرت عمرؓ نے کافروں کا زور توڑ دیا، اُن کو ذلیل و خوار کیا۔

بُرْدٌ غَیْرُ مَفْنُوْخٍ۔ ایک چادر جو پھٹی پرانی کمزور نہیں ہے۔ **فَنَخْتُ رَاْسَہٗ**۔ میں نے اُس کا سر پھوڑ ڈالا۔

فَنَدٌ۔ سٹھیا جانا، بوڑھا ہو کر بے وقوف ہو جانا، بہکنے لگنا، پھوسٹ ہونا، پیر فرتوت ہونا، غلطی کرنا، خطا کرنا، جھوٹ بولنا۔

تَفْنِیْدٌ۔ جھٹلانا، جاہل بنانا، ملامت کرنا، خطاکار ٹھہرانا، ضعیف کرنا، ارادہ کرنا، جھک پڑنا، گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کرنا، تفصیل کرنا، بے فائدہ شاخیں کاٹ ڈالنا، چھٹائی کرنا، گھوڑے کو چھریرا اور دُبلا کرنا۔

مُفَانَدَۃٌ۔ ارادہ کرنا۔

اِفْنَادٌ۔ خطا کرنا کلام یا رائے میں، خطاکار ٹھہرانا۔

فَنَدٌ۔ عاجزی، کفرانِ نعمت۔

فَنْدٌ۔ بڑا پہاڑ۔

فِنْدٌ۔ بڑا پہاڑ، ٹہنی، نوع، پہاڑ کی ہینی، جمع شدہ قوم، گروہ، زمین جس پر بارش نہ ہوئی ہو۔ (اُس کی جمع **فُنُوْدٌ** اور **اَفْنَادٌ** ہے)۔

تَفَنُّدٌ۔ شرمندہ ہونا۔

مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا ھَرَمًا مُّفْنِدًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا۔ تم میں کوئی کسی بات کا منتظر نہیں مگر بڑھاپے کا جو اُس کی عقل کو خراب کر دے یا بیماری کا جو اُس کی صحت بگاڑ دے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آدمی جوان طاقتور صحیح سالم ہوتا ہے اور اُس کو روزی بھی بقدر ضرورت ملتی ہے تو اُس کو چاہیئے کہ عبادتِ الٰہی میں خوب مصروف رہے اور اس موقع کو غنیمت جانے ایسا نہ ہو کہ بالکل محتاج آجائے پیٹ کی فکر میں عبادت نہ ہو سکے یا بہت مالدار ہو کر خدا سے غافل ہو جائے یا بوڑھا ہو کر سٹھیا جائے عقل میں خرابی آجائے، یا بیمار ہو جائے اور بیماری کی وجہ سے عبادت نہ کر سکے)۔

اَفْنَدَ - بیہودہ بکنے لگا۔
لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ. اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا
گیا ہے، لغو بکتا ہے (یعنی مجھ کو دیوانہ بیوقوف نہ بناؤ)
وَکَانَ شَیْخًا کَبِیْرًا قَدْ بَلَغَ الْفَنَدَ. وہ بڑا بوڑھا
تھا جو سٹھیا گیا تھا یا سٹھیانے کے قریب ہو گیا تھا۔
لَا عَابِسٌ وَّلَا مُفَنِّدٌ. نہ ترش رو نہ بیہودہ
بکنے والے۔
اَلَا اِنِّیْ مِنْ اَوَّلِکُمْ وَفَاۃً تَتَّبِعُوْنِیْ اَفْنَادًا
اَفْنَادًا یُّہْلِکُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا. میں تم سب سے
پہلے مرنے والا ہوں تم میرے پیچھے گروہ گروہ ہو کر آؤ گے
ایک گروہ دوسرے گروہ کو مارے گا۔ (ایک کا ایک
دشمن جان ہوگا)۔
اَسْرَعُ النَّاسِ بِیْ لُحُوْقًا قَوْمِیْ وَیَعِیْشُ
النَّاسُ بَعْدَھُمْ اَفْنَادًا یَقْتُلُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا۔
سب سے پہلے میری قوم کے لوگ (قریش مہاجرین اور انصار)
مجھ سے مل جائیں گے۔ (دنیا سے گذر جائیں گے) اُن کے
بعد لوگوں کے الگ الگ گروہ زندگی گزاریں گے ایک گروہ
دوسرے گروہ کو قتل کرے گا۔ (یعنی میری امت میں مختلف
فرقے پیدا ہو جائیں گے ایک کا ایک دشمن ہوگا)۔
لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ صَلّٰی عَلَیْہِ النَّاسُ اَفْنَادًا اَفْنَادًا. جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے
الگ الگ گروہ ہو کر آپ پر نماز پڑھی (یعنی ایک امام
کے پیچھے سب نے مل کر جنازے کی نماز ادا نہیں کی
بلکہ ایک ایک گروہ آتا اور آپ پر نماز پڑھ کر چلا جاتا
پھر دوسرا گروہ آتا)۔
اُرِیْدُ اَنْ اُفَنِّدَ فَرَسًا. میں چاہتا ہوں کہ
ایک گھوڑے کو اپنی پناہ بناؤں۔ (ضرورت کے وقت
اُس سے بچاؤ کروں۔ یہ فِنْدُ الْجَبَلِ سے نکلا ہے یعنی
پہاڑ کی بینی۔ بعضوں نے کہا تفنید سے یعنی گھوڑے
کا دبلا کرنا اور اُس کو دوڑ کے لئے تیار کرنا مراد ہے)۔
لَوْ کَانَ جَبَلًا لَکَانَ فِنْدًا. اگر وہ پہاڑ ہوتے
تو پہاڑ کی بینی ہوتے یا سب پہاڑوں سے الگ اکیلے ہوتے۔
فَنَعٌ - بہت مالدار ہونا، مال بڑھنا، بہت بخشش، فیاضی
مشک کی بھڑک، خیر اور کرم اور فضل اور زیادت اور حسن ذکر۔
(معاویہ نے ابن ابی محجن ثقفی سے کہا تیرے باپ کا یہ شعر ہے
؎ اِذَا مِتُّ فَادْفِنِّیْ اِلٰی جَنْبِ کَرْمَۃٍ ٭ تُرَوِّیْ
عِظَامِیْ فِی التُّرَابِ عُرُوْقُھَا ٭ وَلَا تَدْفِنَنِّیْ فِی
الْفَلَاۃِ فَاِنَّنِیْ ٭ اَخَافُ اِذَا مَا مِتُّ اَنْ لَّا اَذُوْقُھَا
یعنی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو انگور کی بیل کے پاس گاڑنا،
اُس کی شاخیں مٹی میں میری ہڈیوں کو سیراب کرتی رہیں
گی، اور مجھ کو سپاٹ میدان میں مت گاڑنا، وہاں ڈر ہے
کہ انگور چکھنے کے لئے مجھ کو نہ ملے گا۔ یہ سنکر ابن ابی محجن
نے جواب دیا میرے باپ نے یہ شعر بھی تو کہا ہے ؎ وَ
قَدْ اَجُوْدُ وَمَا مَالِیْ بِذِیْ فَنَعٍ ٭ وَاَکْتُمُ
السِّرَّ فِیْہِ ضَرْبَۃُ الْعُنُقِ ٭ میرا مال بہت نہیں ہوتا
نہ اُس میں ترقی ہوتی ہے۔ جب بھی سخاوت کرتا ہوں۔
(یعنی باوجود قلت مال کے میں جود اور کرم کرتا رہتا ہوں
اور راز کی بات کو میں چھپاتا ہوں گو اس میں گردن ماری
جائے۔ (ابن ابی محجن نے اپنے باپ کا یہ شعر سنا کر معاویہ
کو اپنے باپ کی فضیلت بتلائی کہ جہاں اُس میں یہ عیب
تھا کہ شراب خوری کا عاشق تھا وہاں یہ ہنر بھی تھا کہ
سخی اور راز دار تھا)۔
فَنِیْعٌ - بہت مالدار۔
فَنَقٌ - اور فَانِقٌ - نازو نعمت سے پالا۔
تَفَنُّقٌ - نازو نعمت سے زندگی بسر کرنا، مبالغہ کرنا۔
فَنِیْقٌ - وہ عمدہ اونٹ جس پر عرب لوگ نہ سواری
کرتے ہیں نہ بوجھ لادتے ہیں۔ اُس کی شرافت اور عمدگی

کی وجہ سے۔

کَالْفَحْلِ الْفَنِیْقِ۔ نر عمدہ اونٹ کی طرح ہے (اُس کی جمع فُنُقٌ اور اَفْنَاقٌ آئی ہے)۔

خَطَّارَةٌ کَالْجَمَلِ الْفَنِیْقِ۔ بڑے خطرے والی عمدہ نر اونٹ کی طرح (یہ حجاج ظالم نے اپنی منجنیق کے بارے میں کہا جو اُس نے کعبہ پر لگائی تھی)۔

تَفْنِیْقٌ۔ چین میں رکھنا، آسائش میں رکھنا۔

اَفْنَقَ۔ اور تَفَنَّقَ۔ تکلیف کے بعد آسائش میں آیا۔

جَارِیَةٌ فُنُقٌ۔ عمدہ لونڈی، ناز و نعمت میں پلی ہوئی لڑکی (جیسے مِفْنَاقٌ ہے)۔

عَیْشٌ مُّفَانِقٌ۔ آرام کی زندگی، خوش عیش زندگی۔

فَنْكٌ۔ زیادتی کرنا، غالب ہونا۔

فُنُوْكٌ۔ اقامت کرنا، ہمیشہ کرنا، گھس جانا، داخل ہونا، جھوٹ بولنا، بیہودہ بکنا۔

مُفَانَکَةٌ۔ داخل ہونا۔

اِفْنَاكٌ۔ جھوٹ بولنا، مواظبت کرنا، اصرار کرنا۔

فِنْكٌ۔ دروازہ، رات کا ایک حصہ (جیسے فَنْكٌ ہے)۔

اَمَرَنِیْ جِبْرِیْلُ اَنْ اَتَعَاهَدَ فَنِیْکَیَّ عِنْدَ الْوُضُوْءِ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو حکم دیا کہ وضو میں مَیں اُن دونوں ہڈیوں کا خیال رکھوں جو کانوں کے نیچے کنپٹی اور گال کے بیچ میں ہیں۔ (بعضوں نے کہا فَنِیْکَیْنِ وہ دو ہڈیاں جو چبانے کے وقت کنپٹی کے پاس ہلتی ہیں)۔

اِذَا تَوَضَّأْتَ فَلَا تَنْسَ الْفَنِیْکَیْنِ۔ جب تو وضو کرے تو فنیکین کو مت بھول (اُن کو اچھی طرح دھو۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ داڑھی کے نیچے بالوں کی جڑوں میں خلال کرے)۔

اُصَلِّیْ فِی الْفَنَكِ۔ میں فنک کی پوستین میں نماز پڑھتا ہوں۔ (فَنَكٌ ایک جانور ہے لومڑی کی جنس سے، اُس سے قدرے چھوٹا۔ اس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں۔ اُس کی کھال نہایت لطیف اور ملائم اور سمور سے بھی زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے)۔

فَنٌّ۔ ہانک دینا، معاملہ میں دھوکا اور نقصان دینا، ادائی میں ٹال مٹول کرنا، آراستہ کرنا۔

تَفْنِیْنٌ۔ لوگوں کو فن دار کرنا، ملانا، کئی قسم کی چیزیں کرنا۔

تَفَنُّنٌ۔ کئی طرح کرنا، مختلف طور سے باتیں کرنا۔

اِفْتِنَانٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اِسْتِفْنَانٌ۔ کئی طرح پر چلانا۔

فَنٌّ۔ حال، قسم، پیشہ، ہُنر، علم۔ (اُس کی جمع فُنُوْنٌ اور اَفْنَانٌ ہے)۔

اَفَانِیْنُ الْکَلَامِ۔ گفتگو کے طرز اور طریقے اور اقسام۔

فَنَنٌ۔ شاخ۔ (اُس کی جمع اَفْنَانٌ اور اَفَانِیْنُ ہے)۔

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ مُّکَحَّلُوْنَ اُولُوْا اَفَانِیْنَ۔ بہشتی لوگ اُن کے بدن پر بال نہ ہوں گے بے ریش و بروت ہوں گے۔ سُرمگیں آنکھیں سر پر چوٹیاں (بالوں کے پٹّے)۔

یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ۔ بہشت میں اتنے بڑے بڑے درخت ہوں گے کہ سوار اُس کی ایک ڈالی (شاخ) کے سایہ میں سَو برس تک چلتا رہے گا۔

مَثَلُ اللَّحْنِ فِی السَّرِیِّ مَثَلُ التَّفْنِیْنِ فِی الثَّوْبِ۔ (عمدہ اور شریف آدمی کی خطا کی مثال ایسی ہے جیسے مضبوط کپڑے میں کوئی ٹکڑا باریک اور جھر جھر بودا ہوتا ہے۔ (محیط میں ہے کہ تفنین کپڑے کا گل جانا بن پھٹے

جوڑ لگائے یا اُس کی بناوٹ کا اختلاف کہ کہیں مضبوط ہو اور کہیں بودا جھر جھرا)۔

رَجُلٌ مُتَفَنِّنٌ۔ فنون والا شخص۔

فَنَاةٌ۔ مینگنی۔ (اُس کی جمع فَنَوَاتٌ ہے) اور مکوہ۔ (عنب الثّعلب)۔

فَنْوَاءُ۔ بہت بالوں والی عورت اور بہت شاخوں والا درخت۔

فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْفَنَا۔ مکوہ (کا موتی) کی طرح اُگ آئیں گے (اُس کا درخت جلد اُگ آتا اور بڑھ جاتا ہے)۔

فَنَاءٌ۔ مِٹ جانا، نیست ہو جانا، بوڑھا پھونس ہو جانا۔

مُفَانَاةٌ۔ خاطر داری کرنا، مداراۃ کرنا۔

تَفَانِيْ۔ ایک دوسرے کو فنا کرنا۔

رَجُلٌ مِّنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ۔ ایک شخص جس کا خاندان اور قبیلہ معلوم نہ تھا (مجہول النّسب)۔

فِنَاءٌ۔ گھر کے سامنے جو آنگن ہو صحن۔ (اُس کی جمع اَفْنِيَةٌ اور فُنِيٌّ ہے)۔

بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِيْ اَفْنَاءِ الْاَنْصَارِ۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اُن انصاریوں کے پاس بھیجا جن کے خاندان نامعلوم تھے۔ (ایک روایت میں اَمْصَارِ ہے یعنی نامعلوم شہروں میں)۔

حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ دَارِهٖ۔ یہاں تک کہ اپنے گھر کے سامنے کے آنگن میں ڈال دیا۔

بَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ۔ اپنے گھر کے سامنے کے آنگن میں مسجد بنائی۔

فِنَاءُ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کا صحن۔

فَنَزَلَ بِفِنَائِهٖ۔ وہ اُس کے صحن میں اُتری (ایک روایت میں بِقَنَاةٍ ہے وہ مدینہ میں ایک وادی کا نام ہے)

كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ۔ ہم آنگنوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

لَوْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ بِعْتُ الْفَانِيَةَ وَاشْتَرَيْتُ النَّامِيَةَ۔ (معاویہ نے کہا) اگر میں دیہات والوں میں ہوتا (گنوار) تو عمر والے (بوڑھے) جانوروں کو بیچ ڈالتا اور جوان بڑھنے والے جانور خرید لیتا۔

شَيْخٌ فَانٍ۔ بوڑھا پھونس۔

اَكْنِسُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔ اپنے مکانوں کے صحن جھاڑ پونچھ کر صاف رکھو اور یہودیوں کی طرح میلے کچیلے غلیظ مت رکھو۔

نَازِلٌ بِفِنَائِكَ۔ تیرے صحن میں اُترا ہوں (یعنی تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَرَعِ الْفِنَاءِ وَصِغَرِ الْاِنَاءِ۔ اللہ کی پناہ مکان اُجاڑ ہونے سے اور برتن چھوٹا ہونے سے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ تیری پناہ ان گناہوں سے جو آدمی کو جلد فنا کر دیتے ہیں (جھوٹ، زنا، شراب خواری، ناطا توڑنا، جھوٹی قسم کھانا، راستہ بند کرنا وغیرہ۔ یہ وہ گناہ ہیں جو انسان کی عمر گھٹا دیتے ہیں)۔

بابُ الفاء مع الواو

فَوْتٌ۔ یا فَوَاتٌ۔ وقت گزر جانا، مر جانا، چل دینا، آگے بڑھ جانا۔

اِفَاتَةٌ۔ فوت کرانا۔

تَفَوُّتٌ۔ غلبہ کرنا، سبقت لے جانا۔

تَفَاوُتٌ۔ فرق ہونا، دوری ہونا، اختلاف ہونا۔

اِفْتِيَاتٌ۔ ایجاد کرنا، حکومت کرنا۔

لَا يُفْتَاتُ عَلَيْهِ۔ اُس کے بغیر حکم کوئی کام نہیں کیا جاتا۔

نَفْوِيتٌ۔ فوت کرانا، گزر جانا۔

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مَائِلٍ فَأَسْرَعَ وَقَالَ أَخَافُ مَوْتَ الْفَوَاتِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے نیچے سے گزرے جو جھک گئی تھی (گر جانے کے قریب تھی) آپ وہاں سے جلد نکل گئے (لوگوں نے عرض کیا آپ جلدی چلے اس کی وجہ کیا ہے؟) فرمایا میں ناگہانی موت سے ڈرتا ہوں۔ (کیونکہ اس میں توبہ اور وصیت وغیرہ کی مہلت نہیں ملتی)۔

فَاتَنِي فُلَانٌ بِكَذَا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے یعنی) فلاں شخص اس کام میں مجھ سے آگے نکل گیا۔

إِنَّ رَجُلًا تَفَوَّتَ عَلَى أَبِيهِ فِي مَالِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أُرْدُدْ عَلَى ابْنِكَ مَالَهُ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ۔ ایک شخص نے اپنے باپ سے پوچھے بغیر اپنے مال میں (صرف اپنی رائے سے) تصرف کیا (کسی کو اپنا مال ہبہ کر دیا باپ سے نہ پوچھا) آخر باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ نے فرمایا تیرے بیٹے نے جس کو مال دیا ہے اس سے واپس لے کر پھر وہ مال اپنے بیٹے کو دیدے تیرا بیٹا تیرے ہی ترکش کا ایک تیر ہے (خود وہ اور اس کا مال تیری ملک ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَفَوَّتَ فُلَانٌ عَلَى فُلَانٍ فِي كَذَا یا إِفْتَاتَ عَلَيْهِ جب اپنی خود رائی سے کوئی کام کرے)۔

أَمِثْلِي يُفْتَاتُ عَلَيْهِ فِي بَنَاتِهِ۔ (عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے کہا جب حضرت عائشہؓ نے ان سے پوچھے بغیر ان کی بیٹی کا نکاح کر دیا) کیا میں ایسا ہوں کہ میری بیٹیوں میں کوئی مجھ سے پوچھے بغیر تصرف کرے۔

لَا تُفْتَاتُوا۔ اللہ تعالیٰ پر پیش قدمی مت کرو۔

لَا تُفَوِّتْنِي بِآمِينَ۔ میری آمین فوت نہ کرا (یعنی ایسا مت کر کہ میرے نماز میں شریک ہونے سے پہلے تو وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ جائے۔ ہوا یہ تھا کہ ابوہریرہؓ مروان کی طرف سے تکبیر کہنے اور صفوں کے برابر کرنے پر مامور تھے اور مروان ان کے فارغ ہونے سے پیشتر نماز شروع کر دیتا تھا تو ابوہریرہؓ کو ڈر ہوا کہ کہیں میرے شریک ہونے سے پہلے سورہ فاتحہ سے فارغ نہ ہو جائے اور میری آمین کا موقع ضائع ہو جائے)۔

أَتَخَوَّفُ مِنَ الْفَوْتِ قُلْتُ وَمَا الْفَوْتُ قَالَ الْمَوْتُ۔ میں فوت سے ڈرتا ہوں عرض کیا فوت کیا ہے؟ فرمایا موت۔

إِنَّمَا يَعْجَلُ مَنْ يَخَافُ الْفَوْتَ۔ وہ شخص کار خیر میں جلدی کرتا ہے جو موت سے ڈرتا ہے۔

مَوْتُ الْفَوَاتِ۔ مرگ ناگہانی۔

فَاتَتِ الصَّلٰوةُ۔ نماز کا وقت گزر گیا۔

فَوْجٌ۔ بو پھیلنا، ٹھنڈا ہونا۔

تَفْوِيجٌ۔ ٹھنڈا ہونا۔

إِفَاجَةٌ۔ جلدی کرنا۔

إِسْتِفَاجَةٌ۔ جلدی چاہنا۔

فَوْجٌ۔ ایک جماعت جو جلدی گزرنے والی ہو اور گروہ۔

يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا۔ لوگ گروہ گروہ مجھ سے ملتے جاتے تھے (مجھ کو توبہ کے قبول کی مبارک بادی دیتے جاتے تھے۔ یہ کعب بن مالکؓ نے کہا)۔

فَيْجٌ بھی بمعنے فَوْجٌ ہے۔

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا۔ اور تم دیکھو کہ لوگ گروہ در گروہ خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

فَوْحٌ۔ خوشبو پھیلنا۔ (اور بدبو پھیلنے کو هُنُوبٌ کہیں گے۔ لعضوں نے کہا فَوْحٌ خوشبو اور بدبو دونوں کے پھیلنے میں مستعمل ہوتا ہے)

ش مارنا۔
اِفَاحَةٌ۔ جوش دینا، بہا دینا۔
شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ۔ گرمی کی شدّت دوزخ کے جوش مارنے سے ہے (ایک روایت میں مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ ہے)۔
كَانَ يَاْمُرُنَا فِيْ فَوْحِ حَيْضِنَا۔ آپ ہم کو شروع حیض میں جب اُس کا زور ہوتا یہ حکم کرتے۔
فَوْخٌ۔ آواز کے ساتھ گوز نکلنا، پادنا۔
اِفَاخَةٌ۔ گوز لگانا۔
تَنَحَّ عَنِّيْ فَاِنَّ كُلَّ بَائِلَةٍ تَفِيْخُ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے نکلے آپؐ کے ساتھ صحابہؓ میں کوئی گیا آپ نے اُس سے فرمایا) سرک جا دور ہٹ جا اس لئے کہ ہر ایک پیشاب کرنے والا گوز لگاتا ہے (لہٰذا مناسب نہیں کہ تم قریب ہو اور اس کی آواز سنو)۔
فَوْدٌ۔ مر جانا، ہلا دینا، چلا دینا۔
فَائِدَةٌ۔ نفع۔
اِفَادَةٌ۔ ہلاک کرنا، مار ڈالنا، مال کمانا۔
فَوْدٌ۔ سر کا کونا، سر کے دونوں طرف کی چوٹیاں، کنپٹی کے بال، بڑا تھیلا، بوری، فوج، گروہ، کنارہ۔
كَانَ اَكْثَرُ شَيْبِهٖ فِيْ فَوْدَيْ رَاْسِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا آپ کے سر کے دونوں کناروں زیادہ معلوم ہوتا تھا (یعنی زیادہ سفیدی سر کے دونوں جانب تھی۔ بعضوں نے کہا فَوْدٌ کہتے ہیں سر کے زیادہ بال کو)
مَا بَالُ الْعِلَاوَةِ بَيْنَ الْفَوْدَيْنِ۔ (معاویہ نے کہا) دونوں کونوں کے درمیان یہ گھا (جو اونٹ کی پیٹھ کے بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے) کیسا ہے۔
اَمْ فَادَ فَازْلَمَّ بِهٖ شَاْوُ الْعَنَنِ۔ یا مر گیا موت

کے قدم نے اُس کو پالیا (جلدی سے ملا لیا)۔
بَدَا الشَّيْبُ بِفَوْدَيْهِ۔ اس کے سر کے دونوں جانب میں سفیدی آگئی۔
فَوْرٌ۔ یا فُؤُوْرٌ یا فَوَرَانٌ۔ جوش مارنا، خوشبو کا بھڑکنا، اُبلنا، پھوٹ نکلنا، جاری ہونا، پھیلنا۔
تَفْرِيْرٌ۔ عورتوں کے لئے ادرار کی دوا (فیرہ) بنانا۔
فُوَارَةٌ۔ جو ہانڈی کے جوش میں اُبل آئے۔
فَوَّارَةٌ۔ پانی کا منبع۔
فَوْرٌ۔ جلدی، ہر چیز کا اوّل۔
فَوْرَةٌ۔ شدّت، تیزی، ابتداء، آغاز، اجتماع گاہ۔
فَيُّوْرٌ۔ سریع الغضب، جلد غصّہ ہونے والا تیز مزاج۔
فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ۔ پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا۔
كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَثُوْرُ اَوْ تَفُوْرُ۔ ہرگز نہیں یہ بخار ہے جو پھوٹ رہا ہے یا جوش مار رہا ہے۔
اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ۔ گرمی کی شدّت دوزخ کے جوش مارنے سے ہوتی ہے۔
مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ۔ جب تک شفق کی سرخی گر نہ جائے۔ (ایک روایت میں ثَوْرُ الشَّفَقِ ہے اُس کا ذکر پہلے گزر چکا)۔
قَالُوْا اَخْرِجْنَا مِنْ فَوْرَةِ النَّاسِ۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو لوگوں کے جماؤ میں سے نکالو (یعنی بازاروں سے جہاں لوگوں کا جماؤ ہوتا ہے، لوگ جمع ہوتے ہیں)۔
نُعْطِيْكُمْ خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ فَوْرِنَا۔ تم کو شروع ہی میں ہم پچاس اونٹ دیں گے۔
فِيْ فَوْرِ حَيْضِهَا۔ حیض کے جوش اور زور میں (ایک روایت میں فِيْ فَوْحِ حَيْضِهَا ہے)۔
حَتّٰى يَذْهَبَ فَوْرُهٗ۔ یہاں تک کہ اُس کا جوش

مٹ جائے (یعنی دھواں نکلنا)۔

اَلْحُمّٰی فَوْرَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔ بخار آگ کا جوش ہے (بدن کی حرارت جوش مارتی ہے جیسے ہانڈی میں اُبال آتا ہے)۔

جَاءَ مِنْ فَوْرِہٖ۔ فوراً آگیا، جلدی آگیا، اُسی وقت آگیا۔

فَارَ فَائِرُہٗ۔ اُس کا اُبلنے والا اُبل آیا (یعنی اُس کو سخت غصّہ آیا، پارہ چڑھ گیا)۔

فَوْزٌ۔ مر جانا، ہلاک ہو جانا، نجات پانا، کامیاب ہونا۔

تَفْوِیْزٌ۔ مر جانا، ظاہر ہونا، گذر جانا، طے کرنا

اِفَازَۃٌ۔ کامیاب کرانا۔

مَفَازَۃٌ۔ وہ جنگل بیابان جہاں پانی نہ ہو، ہلاکت کا مقام، یا نجات کا مقام، کامیابی، ہلاکت، نجات، سعادت۔

اَمْ فَازَ لَمَّا بِہٖ شَأوُ الْعَنَنِ۔ یا مر گیا موت کے قدم نے اُس کو پالیا۔ (ایک روایت میں فادَ ہے اُس کا ذکر گزر چکا)۔

وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا وَّمَفَازًا۔ وہ دور دراز سفر کے لئے چلا اور ایسے جنگل کو جہاں پانی نہیں (ہلاکت کا مقام اُس کی جمع مَفَاوِزُ ہے)۔

فِیْ فَازَۃٍ۔ ایک راوٹی میں (جو دو ستونوں کے درمیان لگائی جاتی ہے سایہ کے لئے) دو کھمبوں والے خیمہ میں۔

فَوْضٌ۔ سپرد کر دینا، بغیر مہر کے نکاح کرنا۔

تَفَاوُضٌ۔ برابر ہونا، شریک ہونا، گفتگو کرنا آپس میں۔

فَوْضٰی۔ برابر والے، جن کا کوئی سردار نہ ہو، ہم رُتبہ ایسی قوم جس میں سب برابر ہوں، یا متفرق یا ملے جلے۔

تَفْوِیْضٌ۔ پھیر دینا، سپرد کرنا، سونپنا، بن مہر کے بیاہ دینا۔

مُفَاوَضَۃٌ۔ برابری کرنا، ہمسری کرنا، بحث کرنا، مقابلہ کرنا، شرکت کرنا، ساجھا کرنا۔

فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ۔ میں نے اپنا کام تجھ کو سونپ دیا (تو جیسا چاہے ویسا حکم دے)۔

فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ۔ میرے بندے نے اپنا کام مجھ کو سونپ دیا۔ (یا اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا)۔

بِمَ ضَبَطْتَ مَا اَرٰی قَالَ بِمُفَاوَضَۃِ الْعُلَمَاءِ (معاویہ نے دغفل بن حنظلہ سے کہا) تم نے اتنا علم جو میں دیکھ رہا ہوں کیسے حاصل کیا؟ انھوں نے کہا عالموں کے ساتھ معاملہ کرنے سے۔ (معاویہ نے کہا کہ عالموں کے ساتھ معاملہ کیا معنے؟ اُنھوں نے کہا میں جس عالم سے ملا تو جو علم اُس کے پاس تھا اُس سے حاصل کیا اور جو میرے پاس تھا وہ اُس کو دیا)۔

وَلَا مُفَاوِضَ الْبَطْنِ۔ نہ بڑے پیٹ والے تھے۔

اِنَّ اللّٰہَ فَوَّضَ اِلَی الْمُؤْمِنِ اُمُوْرَہٗ کُلَّھَا۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمن کو اُس کے سب کام سپرد کر دیئے (یعنی مباح امور میں اُس کو اختیار رہے جو چاہے کرے اُن پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔

مُفَوِّضَۃٌ۔ ایک گمراہ فرقہ ہے جو کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے دنیا کا سب کام اُن کے سپرد کر دیا۔ یا حضرت علی رض کے سپرد کر دیا۔

مَنْ قَالَ بِالتَّفْوِیْضِ فَقَدْ اَخْرَجَ اللّٰہَ عَنْ سُلْطَانِہٖ۔ جس نے یہ کہا کہ اللہ نے دنیا کے کام کسی کو سپرد کر دیئے ہیں (وہ جو چاہے کرے) اُس نے اللہ کو حکومت سے خارج کیا۔ (اس کی حاکمیت کو ختم کر دیا، اسے وجود معطّل بنا دیا)۔

لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ۔ اسلام میں نہ جبر ہے (یعنی یہ کہ بندہ بالکل مجبور ہے جمادات کی طرح) اور نہ یہ کہ سب کام بندے کو سپرد کر دیئے گئے ہیں (وہ اپنے افعال میں بالکل مختار ہے) بلکہ دونوں کے بیچوں بیچ ایک امر ہے۔ (جو سچا اسلام ہے یعنی نہ بندہ بالکل

مجبور ہے نہ بالکل قادر اور مختار ہے بلکہ ظاہرًا ایک طرح کی قدرت اُس کو دی گئی ہے اُس پر بھی وہ کوئی کام بغیر ارادہ اور مشیّت اور تقدیر خداوندی کے نہیں کر سکتا)۔

فُوطَۃٌ۔ ایک قسم کا کپڑا جو ممالک سندھ سے آتا ہے، اور رومال یا تولیہ، ازار جس کو خدّام استعمال کرتے ہیں۔

فَوْظٌ۔ مرجانا۔

حَانَ فَوْظُہٗ۔ یعنی اس کی موت کا وقت آگیا۔

فَوْعٌ۔ خوشبو کی پہلی مہک، تیزی، شروع، بہت نکلنا۔

تَفَوُّعٌ۔ قے کرنا۔

اِحْبِسُوْا صِبْیَانَکُمْ حَتّٰی تَذْھَبَ فَوْعَۃُ الْعِشَاءِ اپنے بچوں کو پکڑ رکھو (اُن کو باہر مت پھرنے دو) یہاں تک کہ تاریکی کا شروع گزر جائے۔

فَوْعَۃُ الطِّیْبِ۔ خوشبو کی پہلی مہک (ایک روایت میں فَوْغَۃٌ ہے)۔

فَوْغٌ۔ بُو مہکنا۔

فَاغِیَۃٌ۔ جو بُو ناک کی جڑ تک پہنچے۔

فَوْغَۃُ الْعِشَاءِ۔ عشاء کی تیزی، ابتداء (یعنی تاریکی کے شروع میں کا زمانہ)۔

فَمٌ اَفْوَغُ۔ بڑا دلدار، موٹا منہ۔

رَجُلٌ اَفْوَغُ۔ ضخیم آدمی، موٹے منہ والا۔

فُوْفٌ۔ انگوٹھے کا ناخن، کلمہ کی انگلی کے ناخن پر رکھ کر سائل کو کچھ نہ دینے کا اشارہ کرنا۔

فُوفٌ یا فُوْفٌ۔ گائے بیل کا شانہ، جوانوں کے ناخنوں کی سفیدی۔

فُوْفٌ یا فُوْفَۃٌ۔ دانہ یا گٹھلی کا چھلکا۔

خَرَجَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ اَفْوَافٌ۔ حضرت عثمان رض نکلے وہ روئی کے کپڑے کا ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ (اَفْوَافٌ۔ جمع ہے فُوْفٌ کی بمعنے روئی۔ اصل میں فُوْفَۃٌ کہتے ہیں اُس چھلکے کو جو گٹھلی یا دانہ پر ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں بُرْدٌ اَفْوَافٌ اور حُلَّۃٌ اَفْوَافٌ جو یمن کی ایک قسم کی چادر ہے)۔

بُرْدٌ مُفَوَّفٌ۔ جس چادر میں سفید دھاریاں ہوں۔

تُرْفَعُ لِلْعَبْدِ غُرْفَۃٌ مُفَوَّفَۃٌ۔ بندے کے لئے ایک بالاخانہ اُٹھایا جائے گا جس کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی ایک چاندی کی۔

فَوْقٌ۔ اور فَوَاقٌ۔ بلند ہونا، غالب ہونا، رجح ہونا، برتر ہونا۔

فُوَاقٌ۔ ہچکی، سانس پھولنا۔

فُؤُوْقٌ۔ دم نکلنے کے قریب ہونا، یا مرجانا۔

تَفْوِیْقٌ۔ تیر میں فوق (سوفار) لگانا۔

فُوْقٌ۔ تیر کا وہ مقام جو چلّہ سے لگا کر مارتے ہیں یعنی سوفار۔

اِفَاقَۃٌ۔ تیر کا فوق (سوفار) چلّہ پر رکھنا مارنے کے لئے، بیماری سے چنگا ہونا، دوٗ دفعہ دودھ دوہنے کے بیچ میں آرام لینا، وقفہ کرنا، تھن میں دودھ جمع ہونا، ہوش میں آنا، بیدار ہونا، ہوشیار ہونا، تنگی کے بعد فراخی آنا، چوکنا ہونا۔

تَفَوُّقٌ۔ برتر ہونا، بالا ہونا۔

اِنْفِیَاقٌ۔ تیر کا فُوق (سوفار) ٹوٹ جانا

اِفْتِیَاقٌ۔ محتاج ہونا، یا ہچکی کی کثرت سے ہلاک ہونا۔

اِنَّہٗ قَسَمَ الْغَنَائِمَ یَوْمَ بَدْرٍ عَنْ فُوَاقٍ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن لوٹ کے مالوں کو اتنی دیر میں بانٹ دیا جتنی دیر میں دوسری بار دودھ دوہا جاتا ہے (دونوں دوہنے میں جتنا وقت ٹھہرتے ہیں)، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ لوٹ کے مالوں میں کمی اور بیشی کی یعنی کسی کو زیادہ دیا کسی کو کم ہر ایک کو اُس کی حالت اور محنت کے موافق۔

عِیَادَةُ الْمَرِیْضِ قَدْرَ فُوَاقِ النَّاقَةِ ۔ بیمار پُرسی اتنی دیر تک ہو سکتی ہے جتنی دیر اونٹنی کے دوسری بار دودھ دوہنے میں کرتے ہیں (ایک بار دودھ دوہ کر پھر اُس کے بچہ کو چھوڑ دیتے ہیں جب دودھ اُتر آتا ہے تو پھر دوہتے ہیں یا ایک ظرف بھر جاتا ہے تو دوسرا ظرف لانے میں جتنی دیر لگتی ہے)۔

اَنْظِرْنِیْ فُوَاقَ نَاقَةٍ ۔ (اشترؓ نے حضرت علیؓ سے صفّین کی جنگ میں کہا) مجھ کو اتنی مُہلت دو جتنی مُہلت اونٹنی کے دونوں بار دودھ دوہنے کے درمیان ہوتی ہے (اتنی دیر میں میں دشمن کو پسپا کر دوں گا اُس کا کام تمام کر دوں گا مگر خود حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے نہ مانا اور فوراً جنگ موقوف کرنے پر اصرار کیا آخر حضرت علیؓ کو بادل ناخواستہ منظور کرنا پڑا اور آپ نے مالک اشترؓ کو میدانِ جنگ سے واپس بُلا لیا)۔

اَمَّا اَنَا فَاَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا ۔ میں تو اپنا ورد (وظیفہ) تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتا ہوں (کچھ رات کو کچھ دن کو ایک بارگی سب نہیں پڑھ لیتا)۔

اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ لَیُفَوِّقُوْنَنِیْ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ تَفْوِیْقًا ۔ بنی اُمیہ مجھ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تھوڑی تھوڑی کر کے دیتے ہیں۔

مَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا یُعْطِهٖ ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے زکوٰۃ کی مقدار معیّن کر دی اور فرمایا) اگر کوئی تحصیلدار اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دینا اُس کی بات نہ ماننا کیونکہ وہ خائن ہے)۔

حُبِّبَ اِلَیَّ الْجَمَالُ حَتّٰی مَا اُحِبُّ اَنْ یَّفُوْقَنِیْ اَحَدٌ بِشِرَاكِ نَعْلٍ ۔ مجھ کو حُسن اور خوبصورتی پسند ہے یہاں تک کہ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کسی کی جوتی کا تسمہ بھی میری جوتی کے تسمے سے اچھا ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں فُقْتُ فُلَانًا اَفُوْقُهٗ میں فلاں شخص سے بہتر اور برتر یا عالی رتبہ ہوں)۔

اَلشَّیْءُ الْفَائِقُ ۔ اچھی عمدہ چیز۔

فَمَا کَانَ حِصْنٌ وَّلَا حَابِسٌ
یَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِیْ مَجْمَعٖ

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حُنین کی لُوٹ کے مال میں سے حصنؓ اور حابسؓ کو زیادہ دیا اور مرداس کو کم دیا تو اُس نے یہ شعر پڑھا) یعنی حصن اور حابس کسی مجمع میں بھی مرداس پر نہیں بڑھے۔

کُنْتَ اَخْفَضَهُمْ صَوْتًا وَّاَعْلَاهُمْ فُوْقًا ۔ (حضرت علی رضؓ نے ابوبکر صدیق رضؓ کی تعریف میں کہا) تم تو سب لوگوں میں پست آواز تھے لیکن دینداری میں سب سے بلند رتبہ تھے۔

اِجْتَمَعْنَا فَاَمَّرْنَا عُثْمَانَ وَلَمْ نَأْلُ عَنْ خَیْرِنَا ذَا فُوْقٍ ۔ ہم سب نے جمع ہو کر اتفاق رائے سے حضرت عثمان رضؓ کو سردار بنایا اور جو شخص ہم سب میں بہتر اور بلند رتبہ تھا اُس کے باب میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

وَجَدْتُهَا خَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً ۔ میں نے اُس کو تنگ فرج والی یا مغلوب الشہوۃ عالی خاندان بلند رُتبہ پایا۔

حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰی فُوْقِهٖ ۔ یہاں تک کہ تیر جس مقام سے نکلا تھا وہاں پھر لوٹ آئے۔

مَنْ رَمٰی بِکُمْ فَقَدْ رَمٰی بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ ۔ جس شخص نے تم میں سے تیر مارا وہ ٹوٹا ہوا بے پیکان۔

وَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ ۔ اور شک کرے تیر کے فوق (سوفار) میں (کہ اُس میں بھی جانور کا کچھ خون وغیرہ لگا ہے یا نہیں بلکہ صاف نکل گیا آر پار اُس میں کچھ نہ لگا)۔

حَتّٰی یَرْتَدَّ عَلٰی فُوْقِهٖ ۔ یہاں تک کہ تیر اپنے مقام پر پھر لوٹ آئے (جیسے یہ محال ہے ویسے ہی اُن کا دوبارہ دین میں داخل ہونا محال ہے)۔

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا۔ جو شخص چڑیا کو قتل کرے یا اُس سے بڑے جانور کو یا اُس سے بھی چھوٹے جانور کو (اور اُس کی نیت کھانے کی نہ ہو نہ وہ جانور موذی ہو تو قیامت کے دن اُس سے پرسش ہوگی کہ تو نے ایک جاندار کو ناحق اور بے فائدہ کیوں مارا)۔

مِنْ فَوَاقٍ۔ راحت سے یا افاقہ سے۔

اَذًی فَمَا فَوْقَهَا۔ ایذا ہو یا اُس سے بھی زیادہ یا کم۔

وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔ اُس کے اوپر پروردگار کا تخت ہے۔

وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتِ فَاقَةٍ۔ وہ گھر والے محتاج تھے۔

فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا (وحی کی حالت جاتی رہی) فرمایا کہاں بچہ کہاں گیا۔

اِفَاقَةُ الْمَرِيْضِ وَالْمَجْنُوْنِ وَالْمُغْشٰى عَلَيْهِ وَالنَّائِمِ۔ بیمار اور دیوانے اور غشی والے اور سونے والے کا افاقہ (یعنی اُن کا ہوشیار اور بیدار ہونا)۔

فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ قَامَ مِنْ غَشْيَتِهٖ (میں جب حشر میں اٹھوں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسٰی علیہ السلام عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں) اب مجھ کو معلوم نہیں کہ موسٰی علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا وہ اُس غشی کی وجہ سے جو اُن کو کوہِ طور پر ہوئی تھی کھڑے رہیں گے (بیہوش ہی نہ ہوں گے)۔

اَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ۔ مصیبت کے بعد جلدی سے تسلی پانے والا۔

اَفَاقَ الْمَرِيْضُ۔ بیمار کو آرام ہوا (بیماری میں کمی ہوئی یا چنگا ہوگیا)۔

فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ۔ پھر ہم سے ایک سوئی یا اُس سے بھی کم یا زیادہ چھپالے (یعنی مالِ غنیمت میں سے)۔

فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ۔ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے (بلکہ تو سب سے بلند اور بالاتر ہے)

مَنْ كَتَبَهُ اللّٰهُ سَعِيْدًا وَّاِنْ لَّمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا كَفُوَاقِ نَاقَةٍ خُتِمَ لَهٗ بِالسَّعَادَةِ۔ جس شخص کو اللہ تعالٰی نے (لوحِ محفوظ میں) نیک بخت لکھا ہے اُس کا خاتمہ نیکی ہی پر ہوگا گو دنیا کا زمانہ اتنا باقی رہ گیا ہو جتنا دوبار دودھ دوہنے میں وقفہ ہوتا ہے۔

فُوْلٌ۔ باقلا کا دانہ، لوبیا۔

فَوَّالٌ۔ باقلا بیچنے والا یا پکانے والا۔

مَا كَانَ طَعَامُ الْجِنِّ قَالَ الْفُوْلُ۔ (حضرت عمرؓ نے مفقود سے پوچھا) جنّات کیا کھاتے ہیں؟ اُس نے کہا باقلا۔ (لوبیا)۔

فُوْمٌ۔ گیہوں، یا روٹی، لہسن، چنا، بڑا لقمہ، وہ تمام غلّے جن کی روٹی پک سکے۔

فُوْمُوْا لَنَا۔ ہمارے لئے روٹی بناؤ۔

فَوْهٌ۔ بولنا، مُنہ کھولنا۔

فَوَهٌ۔ کُشادہ مُنہ ہونا۔

تَفْوِيْهٌ۔ کُشادہ منہ کرنا۔

مُفَاوَهَةٌ۔ ایک دوسرے کے ساتھ مُنہ کھولنا، باتیں کرنا، مفاخرت کرنا۔

تَفَاوُهٌ۔ ایک دوسرے سے بات کرنا۔

اِسْتِيْفَاهٌ۔ کمی کے بعد خوب کھانا پینا، یا پی کر پیاس بُجھ جانا۔

فَاهٌ اور فُوْهٌ اور فِيْهٌ اور فَمٌ مُنہ۔ (جمع اَفْوَاهٌ اور اَفْمَامٌ ہے)۔

فَلَمَّا تَفَوَّهَ الْبَقِيْعَ۔ جب بقیع کے دہانہ پر (یعنی ابتدائی

حصہ پر) پہنچے

فُوْهَةُ النَّهْرِ۔ نہر کا دہانہ۔ (یعنی شروع)۔

فُوْهَةُ الزُّقَاقِ۔ گلی کا دہانہ۔

خَشِيْتُ اَنْ تَكُوْنَ مُفَوَّهًا۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں تو بڑا بات کرنے والا فصیح و بلیغ ہو جائے۔

اَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ اِلٰى فِيَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت منہ در منہ پڑھائی (یعنی بالمشافہ آپ کا منہ میرے منہ کے سامنے تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں کَلَّمَنِیْ فُوْهُ اِلٰى فِيَّ۔ اُس نے مجھ سے منہ در منہ باتیں کیں)۔

اَفْوَاهُ السِّكَكِ۔ گلیوں کے دہانے۔

فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ۔ ایک نہر میں جو بہشت کے ابتدائی راستوں میں ہے۔

اِنْ جَامَعْتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ بَيْنَكُمَا وَلَدٌ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ خَطِيْبًا قَوَّالًا مُفَوَّهًا۔ اگر تو جمعہ کی رات کو جماع کرے اور تم خاوند بیوی میں ایک لڑکا پیدا ہو تو وہ بڑا بات کرنے والا فصیح اور بلیغ ہوگا۔

باب الفاء مع الهاء

فَهْدٌ۔ پیٹھ پیچھے کسی کے ساتھ احسان کرنا۔

فَهْدٌ۔ سو جانا، اپنے کام میں غفلت کرنا۔ (گویا فہد چیتے کی طرح سو جانا)۔

فَهْدٌ۔ چیتا، تیندوا۔ (اُس کی جمع فُهُوْدٌ اور اَفْهُدٌ ہے)۔

فَهَّادٌ۔ چیتے کو شکار سکھلانے والا۔

فَوْهَدٌ۔ موٹا، تازہ، قریب البلوغ لڑکا۔

فَهْدَتَا الْبَعِيْرِ۔ اونٹ کی دونوں ہڈیاں جو کانوں کے پیچھے اُٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔

مُفَاهَدَةٌ۔ جھگڑا کرنا۔

اِنْ دَخَلَ فَهِدَ۔ جب گھر میں آتا ہے تو چیتے کی طرح پڑ کر سو جاتا ہے (یعنی گھر کے کاموں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چیتے کی طرح مجھ پر کود پڑتا ہے، ایک بارگی جماع کرنے لگتا ہے)۔

فَاَرْسَلَ الْفُهُوْدَ عَلٰى صَيْدٍ فَتَبِعَتِ الصَّيْدَ اِلٰى مَكَانِ قَبْرِهٖ فَوَقَفَتْ۔ ہارون رشید نے چیتوں کو ایک جانور پر چھوڑا وہ اُس کے پیچھے لگے یہاں تک کہ وہ جانور اُس جگہ پہنچ گیا جہاں حضرت علی رض کی قبر شریف تھی تو چیتے تھم گئے اور اُس جانور کو پکڑ نہ سکے۔ رشید نے اُس پر تعجب کیا تب ایک شخص حیرہ والوں میں سے آیا اور رشید کو بتلایا کہ یہاں اُس کے چچا زاد بھائی حضرت علی رض کی قبر ہے)۔

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اَفْهَدَ فَتًى۔ عبد اللہ رض بڑے نیکوکار جوان تھے یا بڑے سونے والے جوان۔

فَهْرٌ۔ یا فَهَرٌ۔ جماع کرنا اس طرح سے کہ ایک عورت سے دخول کیا اور انزال سے پہلے عضو کو نکال کر دوسری عورت سے دخول کیا اور وہاں انزال کیا۔

اِفْهَارٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔ یہودیوں کی عید میں شریک ہونا، موٹائی کی وجہ سے سلوٹ والا ہونا۔

تَفَهُّرٌ۔ سانس پھول جانا۔

تَفَهُّرٌ۔ درخرچی، مال یا کلام میں وسعت ہونا۔

فِهْرٌ۔ دوا پیسنے کا پتھر، چھوٹا پتھر جس سے بادام ٹوٹ جائے یا جو ہتھیلی کو بھر دے۔

فُهْرٌ۔ یہودیوں کا مدرسہ۔

نَهٰى عَنِ الْفَهْرِ۔ فہر سے منع کیا۔ (اُس کے معنے گزر چکے بعضوں نے کہا فہر یہ ہے کہ ایک لونڈی سے دوسری لونڈی کے سامنے یا اس طرح کہ وہ جماع کی حرکات سنتی ہو جماع کرنا۔

وَفِيْ يَدِهَا فِهْرٌ۔ ابولہب کی بیوی جب سورۂ تبت

اُتری تھی ہاتھ میں ایک پیتھرے کر آئی جو مٹھی بھر تھا۔

رَاٰی قَوْمًا یَسْدُلُوْنَ ثِیَابَهُمْ فَقَالَ کَاَنَّهُمُ الْیَهُوْدُ خَرَجُوْا مِنْ فُهُوْرِهِمْ۔ حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنے کپڑے لٹکائے ہوئے تھے فرمایا یہ تو یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جو اپنے مدرسوں سے نکلتے ہیں۔ (بعضوں نے کہا فُهْرٌ یہودیوں کا وہ مقام جہاں عید کے دن جمع ہوتے ہیں یا جس دن کھاتے پیتے ہیں۔ ابو عبید نے کہا یہ کلمہ نبطیہ ہے یا عبرانیہ اُس کی اصل بُهْرٌ تھی۔ محیط میں ہے کہ فُهْرٌ معرّب ہے فُوْرِیْم کا جو جمع ہے فُوْر کی عبرانی زبان میں اور یہ ایک مشہور عید ہے یہود کی جو چودھویں اور پندرھویں ماہِ آزار ہوتی ہے اُس کو عِیْدُ الْفُوْرِیْم کہتے ہیں)۔

فِهْرُ بْنُ مَالِكٍ۔ ایک قبیلہ کا باپ ہے۔

فِهْرِسٌ۔ وہ کتاب جس میں کتاب کے نام ہوں یا جو کتاب کے اوّل یا آخر بطور خلاصہ مضامین کے ایک تحریر ہوتی ہے جس میں الواب اور فصول کا تذکرہ ہوتا ہے۔

فَهْرَسَةٌ۔ فہرست بنانا۔

فُهُوْقٌ۔ بھر کر چھلکنے کے قریب ہونا۔

اِفْهَاقٌ۔ بھر دینا، کشادہ ہونا

تَفَهُّقٌ۔ بھر کر چھلکنے کے قریب ہونا۔

بِئْرٌ مِفْهَاقٌ۔ وہ کنواں جس میں پانی بہت ہو۔

اِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ الْمُتَفَیْهِقُوْنَ۔ تم میں سب سے زیادہ جن کو میں بُرا سمجھتا ہوں وہ لوگ ہیں جو بہت بولتے ہیں۔ (کثیر الکلام زبان آور)۔

اِنَّ رَجُلًا یُدْنٰی مِنَ الْجَنَّةِ فَتَنْفَهِقُ لَهٗ۔ ایک شخص بہشت سے نزدیک کیا جائے گا پھر بہشت اس کے لئے کھل جائے گی۔

فِیْ هَوَاءٍ مُنْفَتِقٍ وَجَوٍّ مُنْفَهِقٍ۔ کھلی ہوا اور کشادہ جوّ میں۔ (جوّ وہ کھلی فضا جو آسمان زمین کے درمیان ہے)۔

فَنَزَعْنَا فِی الْحَوْضِ حَتّٰی اَفْهَقْنَاهُ۔ ہم نے حوض میں پانی کھینچ کھینچ کر ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ لبالب بھر گیا، چھلکنے کے قریب ہو گیا۔

فَهْمٌ۔ یا فَهَمٌ یا فَهَامَةٌ یا فِهَامَةٌ یا فَهَامِیَةٌ سمجھنا، جاننا، پہچاننا۔

تَفْهِیْمٌ۔ اور اِفْهَامٌ۔ سمجھانا۔

تَفَهُّمٌ۔ سمجھنا۔

اِسْتِفْهَامٌ۔ پوچھنا، مخاطب کے دل کی بات دریافت کرنا۔

بَابُ الْفَهْمِ فِی الْعِلْمِ۔ معلومات کو سمجھنا۔

اِلَّا فَهْمًا اُعْطِیَهٗ۔ (ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کچھ نہیں ہے) البتہ سمجھ ایک چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو دیتا ہے (وہ قرآن اور حدیث سے بہت سے مسائل استنباط کرتا ہے جو صراحتًا ان میں مذکور نہیں ہیں۔ یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اَفْهَمَنِیْ رَجُلٌ اِسْنَادَهٗ۔ مجھ کو ایک بڑے شخص نے اُس کی سند بتلائی۔

فَهَّةٌ۔ درماندگی، بات نہ کر سکنا، غلطی، چوک، خطا، لغزش۔

فَهَاهَةٌ۔ بھول، چوک، غباوت، غلطی۔

تَفْهِیَةٌ۔ بھلانا، زبان روک دینا۔

قَالَ لِاَبِیْ عُبَیْدَةَ اُبْسُطْ یَدَكَ لِاُبَایِعَكَ فَقَالَ مَا رَاَیْتُ مِنْكَ فَهَّةً فِی الْاِسْلَامِ قَبْلَهَا اَتُبَایِعُوْنِیْ وَفِیْكُمُ الصِّدِّیْقُ۔ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن جراحؓ سے کہا اپنا ہاتھ پھیلاؤ میں تم سے (خلافت کی) بیعت کرتا ہوں، انھوں نے کہا میں نے تو اس سے پہلے جب سے تم مسلمان ہوئے ہو کوئی غلطی تمہاری نہیں دیکھی (مگر اس وقت غلطی اور خطا کر رہے ہو)

کیا تم لوگ مجھ سے بیعت کرتے ہو اور تم میں حضرت صدیق اکبرؓ موجود ہیں (جو سب سے زیادہ خلافت اور امامت کے مستحق ہیں)۔

بابُ الفاء مع الیاء

فِي ۔ حرف جر ہے جو ظرفیتہ زمان اور مکان اور مصاحبت اور تعلیل اور استعلاء وغیرہ معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور فِي کے معنے مُنہ کے بھی آتے ہیں (حالتِ جر میں) جیسے سَمِعْتُ مِنْ فِيْهِ اُس کے مُنہ سے سُنا۔

فَيْئٌ ۔ رجوع کرنا، لوٹنا، پھر جانا، سرک جانا، سمت بدلنا، لے لینا، لوٹ حاصل کرنا۔

تَفَيُّئٌ ۔ سایہ کرنا۔

اِفَاءَةٌ ۔ لوٹنا، لوٹ کا مال کما دینا، ولا دینا۔

تَفَيُّأٌ ۔ پلٹ جانا۔

اِسْتِفَاءَةٌ ۔ لوٹنا، مالِ غنیمت حاصل کرنا۔

فِئَةٌ ۔ گروہ، جماعت

فَيْئٌ ۔ مالِ غنیمت، خراج، جو مال مسلمانوں کو بدون جنگ کے ہاتھ آئے، سایہ جو لوٹ کر آئے یعنی زوال سے غروب تک (جیسے ظِلٌّ وہ سایہ جو طلوع سے زوال تک ہو)

تَفِيْئَةٌ ۔ پیچھے، اُس کے قریب۔ (نہایہ میں ہے کہ فَيْئٌ وہ مال جو مسلمانوں کو کافروں سے بدونِ جنگ اور جہاد کے ملے۔ اصل میں یہ فَاءَ يَفِيْئُ فِيْئَةً سے نکلا ہے گویا یہ مال پہلے سے مسلمانوں کا تھا پھر لوٹ کر اُن کے پاس آگیا اور اسی لئے فَيْئٌ اُس سایہ کو کہتے ہیں جو زوال کے بعد ہوتا ہے وہ بھی مغرب سے لوٹ کر مشرق کی طرف آجاتا ہے۔ بعضوں نے کہا ظِلٌّ عام ہے ہر سایہ کو کہتے ہیں)۔

وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ تَفِئِ الْفَيْئُ ۔ ابھی دھوپ اُن کے حجرے کے اندر تھی مشرقی دیوار پر سایہ نہیں چڑھا تھا۔ (یعنی عصر کی نماز بہت سویرے اوّل وقت پڑھی جب سایہ ایک مثل ہو گیا تھا۔ شاید وہ حجرہ تنگ ہو گا اور دیواریں چھوٹی چھوٹی ہوں گی)۔

وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيْرَاثَهُمَا ۔ (ایک انصاری عورت اپنی دو لڑکیاں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لڑکیوں کا باپ جنگِ اُحد میں آپ کے ساتھ شہید ہو گیا) اور اُن کے چچا (یعنی شہید کے بھائی نے) اُن کا کل مال اور متروکہ لے لیا ہے جو اُن کے باپ نے چھوڑا تھا۔

فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَسْتَفِيْئُ سُهْمَانَهُمَا ۔ ہم نے اپنے آپ کو دیکھا ہم اُن کے حصے اپنے لئے لیتے تھے اُن کو تقسیم کر لیتے تھے۔

اَلْفَيْئُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ۔ اپنے ناطہ والے پر احسان کرنا چاہئے (وہ غیر محتاجوں پر مقدم ہے)۔

اُوْلٰئِكَ مُفَاءٌ عَلٰى مُفِيْئٍ ۔ مفتوح شخص فاتح پر حکم نہ کیا جائے (یعنی جس ملک کو صحابہؓ اور تابعین نے جنگ کر کے بزورِ شمشیر فتح کیا ہے اُس ملک والے صحابہؓ اور تابعین پر حاکم نہ بنائے جائیں)۔

مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حَدٍّ تُسْرِعُ مِنْهَا الْفِيْئَةَ ۔ (حضرت زینبؓ امّ المؤمنین میں سب خوبیاں ہی خوبیاں تھیں)، ایک ذرا غصہ کی تیزی تھی اُن کو جلد غصہ آجاتا تھا مگر جلد فرو ہو جاتا تھا۔ (جھٹ غصہ دور کر کے راضی ہو جاتیں)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ اَتَتْهَا الرِّيْحُ تُفَيِّئُهَا ۔ مومن کی مثال اُس پودے کی سی ہے جو تازہ ہرا بھرا کھیتی میں نکلا ہو جدھر سے ہوا آئی اُدھر سے مڑ گیا۔ (ہوا اُس کو دائیں بائیں ہر طرف جھکاتی رہتی ہے لیکن پھر سیدھا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح

مومن پر ہزاروں مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کرکے پھر
مضبوط اور درست ہو جاتا ہے برخلاف کافر اور منافق
کے وہ دنیا میں بڑے آرام سے رہتا ہے لیکن جب
مصیبت آتی ہے تو ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اُس پر
صبر نہیں کرتا اور جان کھو بیٹھتا ہے)۔

كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُوْنَ
بِهٰذَا الْفَيْئِ۔ تم اُس وقت کیا کرو گے (لڑو گے یا صبر
کرو گے) جب میرے بعد تمھارے حاکم ایسے لوگ ہوں گے
جو کافروں کا مال (جو جنگ ختم ہونے کے بعد اُن سے وصول
ہو اُس میں سب مسلمانوں کا حق ہے برخلاف مالِ غنیمت
کے یعنی جو جنگ میں ہاتھ لگے وہ تو لڑنے والوں کا ہے)
خود اپنے لئے رکھ لیں گے، اپنے عیش و آرام میں اُڑائیں
گے غیر مستحقوں کو ہزاروں، لاکھوں روپے دیں گے اور
مستحق محروم اور تکلیف اُٹھاتے رہیں گے)۔

إِذَا رَأَيْتُمُ الْفَيْئَ عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ۔ جب تم
بالوں کا جوڑا عورتوں کے سروں پر بختی اونٹوں کوہانوں
کی طرح دیکھو تو اُن سے کہدو اللہ تعالیٰ اُن کی نماز قبول
نہیں کرے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے بالوں میں اور بال
ملاکر سر پر بڑے بڑے جوڑے رکھیں گی فخر اور تکبّر کی
راہ سے اُن کو ہلائیں گی)۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَلَّمَهُ ثُمَّ دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ عَلٰى تَفِيئَةِ ذٰلِكَ۔
حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ
سے بات کی اُن کے بعد ہی ابوبکرؓ آئے یعنی اُن کے پیچھے
ہی۔ (ایک روایت میں تَئِيفَةِ ذٰلِكَ ہے یہ مقلوب
ہے معنے وہی ہیں)۔

لَوِ انْهَزَمْتُمْ فِئْتُمْ إِلَيْنَا۔ اگر تم کو شکست ہوتی
تو ہمارے پاس لوٹ آتے۔

وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى
رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ
بہشت میں لوگوں میں اور پروردگار کے دیدار میں کوئی
چیز حائل نہ ہوگی مگر ایک عظمت کی چادر جو پروردگار کے
مُنہ پر ہوگی۔

إِنَّ امْرَأَةً دَخَلَتِ النَّارَ فِي هِرَّةٍ۔ ایک عورت
ایک بلّی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔

فِي أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ۔ چالیس بکریاں پوری
ہونے کے سبب سے ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا فِي جَائِعِيْنَ۔
شکر اُس خدا کا کہ جب ہم بھوکوں میں تھے تو ہم کو کھانا
کھلایا۔

فَيْجٌ۔ جلد چلنے والا ہرکارہ جو بادشاہی پیغام لے کر بھاگتا
ہوا جاتا ہے، گروہ، جماعت، پست ہموار زمین۔ (اُس
کی جمع فُيُوْجٌ ہے)۔

فَيْحٌ یا فَيَحَانٌ۔ جوش مارنا، بھاپ دینا، پھوٹ نکلنا
مہکنا، کھل جانا۔

فَيْحٌ۔ کشادہ ہونا، وسیع ہونا، منتشر ہونا۔

إِفَاحَةٌ۔ ٹھنڈا کرنا

فَيَاحِ۔ اسم ہے غارت کا، لٹیروں کی جماعت

فَيْحٌ۔ کشادگی۔

فَيَّاحَةٌ۔ وہ اونٹنی جس کے تھن بڑے بڑے ہوں
اور بہت دودھیل ہو۔

تَفَيُّحٌ۔ بکھرنا، متفرق کرنا۔

بَحْرٌ فَيَّاحٌ۔ کشادہ دریا۔

إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ گرمی
کی شدّت دوزخ کے جوش مارنے سے ہے۔

اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ بخار بھی دوزخ کے
جوش سے آتا ہے (اُس کو نہا کر پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہئے)

وَبَيْتُهَا فَيَّاحٌ یا فَيَاحٌ۔ اُس کا گھر کشادہ اور وسیع ہے

اِتَّخَذَ رَبُّكَ فِي الْجَنَّةِ وَادِيًا اَفْيَحَ مِنْ مِسْكٍ۔ تیرے پروردگار نے بہشت میں ایک وادی لی ہے جس کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ مہک رہی ہے۔ (عرب کہتے ہیں مَوْضِعٌ اَفْيَحُ اور رَوْضَةٌ فَيْحَاءُ کشادہ مقام اور کشادہ چمن)۔

مَهَامِهُ فِيحٌ۔ کشادہ میدان

مُلْكًا عَضُوضًا وَدَمًا مُفَاحًا۔ کٹی سلطنت اور بہتا خون (یعنی وہ بادشاہی جس میں ایک دوسرے کی حق تلفی اور کشت وخون اور فساد کا بازار گرم ہو)۔

فَيْدٌ۔ اترانا، مرجانا، ثابت ہونا، چلدینا، دور کرنا، فائدہ ملنا۔

تَفْيِيدٌ۔ اترانا، سود پر روپیہ دینا۔

اِفَادَةٌ۔ عطا کرنا، لے لینا۔

اِسْتِفَادَةٌ۔ فائدہ لینا، حاصل کرنا۔

فَائِدَةٌ۔ جو نفع آدمی کو حاصل ہو۔

رِبْحُ الْمَالِ يُزَكِّيهِ يَوْمَ يَسْتَفِيدُهُ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا مال میں جو فائدہ حاصل ہو اس کی زکوٰۃ کب دے؟ انھوں نے کہا، جس دن وہ نفع کمائے اسی دن زکوٰۃ دے (شاید یہ خاص ابن عباسؓ کا مذہب ہوگا دوسرے علماء یہ کہتے ہیں کہ جب اس نفع پر ایک سال گذر جائے اس وقت زکوٰۃ دینا ہوگی)۔

مَاتَتْ اِبْنَةٌ لَهُ بِفَيْدٍ۔ ان کی ایک بیٹی فید میں مرگئی (فید ایک منزل کا نام ہے مکہ کے راستے میں)۔

فَيْصٌ۔ چل دینا، فصاحت سے بات کرنا۔

اِفَاصَةٌ۔ بیان کرنا، پھینک دینا۔

مَفِيصٌ۔ بمعنے مَحِيصٌ۔ یعنی خلاصی اور چھٹکارا۔

كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ وَمَا يُفِيصُ بِهَا لِسَانُهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں فرماتے تھے دیکھو نماز کا اور لونڈی غلاموں کا خیال رکھو آپؐ یہ فرما رہے تھے مگر زبان یاری نہیں دیتی تھی (صاف طور سے الفاظ نہیں نکل سکتے تھے بیماری کی شدت سے)۔

فَيْضٌ۔ یا فُيُوضٌ یا فُيُوضٌ یا فَيَضَانٌ یا فَيْضُوضَةٌ بہت ہونا، بہنا، بھر جانا، مر جانا، نکل جانا۔

اِفَاضَةٌ۔ بہانا، لنڈھانا، لوٹنا، متفرق ہونا، جلدی سے چلدینا۔ بھر دینا، ظاہر کرنا، جگالی کرنا۔

تَفْيِيضٌ۔ بہنا۔

اِسْتِفَاضَةٌ۔ کشادہ ہونا، بہت درخت دار ہونا، پھیل جانا، مشہور ہو جانا، پانی بہانے کی درخواست کرنا۔

فَيَّاضٌ۔ بہت پانی والا، سخی، کریم، جواد۔

وَيَفِيضُ الْمَالُ۔ مال کی کثرت (ریل پیل) ہوگی۔
(یہ فَاضَ الْمَاءُ وَالدَّمْعُ سے نکلا ہے یعنی پانی بہت ہوگیا یا آنسو بہت نکلے)۔

اِنَّهُ قَالَ لِطَلْحَةَ اَنْتَ الْفَيَّاضُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کو فیاض فرمایا (کیونکہ وہ بڑے سخی اور دینے والے آدمی تھے کہتے ہیں انھوں نے اپنی قوم والوں کو چار لاکھ درم تقسیم کئے)۔

حَتّٰى يَتَكَاثَرَ فِيكُمُ الْمَالُ وَيَفِيضَ۔ یہاں تک کہ تم میں مال بہت ہو جائے اس کی ریل پیل ہو۔

فَاَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ۔ پھر عرفات سے آپ لوٹے۔

اَفَاضُوا فِي الْحَدِيثِ۔ باتوں میں لگ گئے۔

طَوَافُ الْاِفَاضَةِ۔ اس طواف کو کہتے ہیں جو حج میں منا سے آکر کرتے ہیں پھر منیٰ کو لوٹ جاتے ہیں یہ طواف فرض ہے اور حج کا ایک رکن ہے۔

اَخْرَجَ اللّٰهُ ذُرِّيَّةَ اٰدَمَ مِنْ ظَهْرِهِ فَاَفَاضَهُمْ اِفَاضَةَ الْقِدْحِ۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا پھر ان کو جوئے کی طرح گھمایا۔ (عرب

لوگ تیروں پر جوا کھیلتے تھے)۔

ثُمَّ اَفِضْهَا فِیْ مَالِكَ - پھر اُس پڑی ہوئی چیز کو جو تو نے پائی اپنے مال میں شریک کر دے (ملا دے)۔

مُفَاضُ الْبَطْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ سینہ کے برابر تھا (یعنی توند نہ تھی پیٹ باہر نکلا ہوا نہ تھا۔ بعضوں نے کہا مُفَاضٌ کے یہ معنے ہیں کہ بھرا ہوا تھا)۔

ثُمَّ یَکُوْنُ عَلٰی اَثَرِ ذٰلِكَ الْفَیْضُ - پھر اُس کے ساتھ ہی موت ہو گی (اصل میں فیض وہ لعاب ہے جو مرتے وقت ہونٹوں پر آجاتا ہے۔ عرب لوگ فَاضَ الْمَیِّتُ اور فَاظَ الْمَیِّتُ ضاد اور ظا دونوں سے کہتے ہیں سیوطیؒ نے کہا فیض اور فیظ اور فوظ سب کے معنے موت ہیں)۔

اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثًا - میں تو اپنے سر پر تین بار پانی لنڈھاتا ہوں (یعنی غسل میں)۔

وَالنَّاسُ یُفِیْضُوْنَ - لوگ باتوں میں لگے تھے۔

اَلَمْ تَکُنْ اَفَاضَتْ - کیا اُس نے طواف الافاضہ نہیں کیا تھا۔

بِیَدِهِ الْفَیْضُ - اُس کے ہاتھ میں بہانا یعنی دینا ہے (ایک روایت میں اَلْقَبْضُ ہے یعنی روکنا)۔

فَمَا اَتٰی عَلَیْهِ یَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ مُفِیْضٌ عَلَیْهِ نُطْفَةً - کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ آپ نے اپنے اوپر تھوڑا پانی نہ بہایا ہو (یعنی ہر روز غسل کرتے)۔

تَفَاضَتْ عَیْنَاهُ - آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

فَاَفَاضَتْ - پھر انہوں نے طواف الافاضہ کیا۔

فَاضَ الْخَبَرُ - بات پھیل گئی، مشہور ہو گئی۔

اَفِضْ عَلٰی رَاْسِكَ الْمَآءَ - اپنے سر پر پانی بہا۔

اَثَرٌ مُسْتَفِیْضٌ - مشہور حدیث جس کو دو یا دو سے زیادہ شخص نے روایت کیا ہو۔

فَیْظٌ - یا فَیْظُوْظَةٌ یا فَیْظَانٌ یا فُیُوْظٌ - مر جانا، قے کرنا، اُگل دینا۔

اِفَاظَةٌ - مار ڈالنا۔

تَفْیِیْظٌ - اُگل دینا۔

حَانَ فَیْظُهٗ - اُس کی موت کا وقت آپہنچا۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرَی الْفَرَسَ حَتّٰی فَاظَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو جہاں تک اُن کا گھوڑا دوڑ سکے اتنی زمین بمقطعہ کے طور پر دی وہ گھوڑے پر چڑھے اُس کو یہاں تک دوڑایا کہ وہ مر گیا۔ پھر اپنا کوڑا پھینک مارا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک اُن کا کوڑا پہنچا اتنی زمین اُن کو دیدو۔

فَاظَ وَالِهُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ - بنی اسرائیل کا دلوانہ مر گیا۔

اَرَاَیْتَ الْمَرِیْضَ اِذَا حَانَ فَوْظُهٗ - بیمار کے مرنے کا وقت آ لگے (مشہور روایت فَیْظُهٗ ہے)۔

فَیْفٌ - ہموار جگہ، یا وہ میدان جہاں پانی نہ ہو (اُس کی جمع اَفْیَافٌ اور فُیُوْفٌ ہے)۔

فَیْفٰی اور فَیْفَاءُ اور فَیْفَاةٌ - ہموار جگہ یا وہ میدان جہاں پانی نہ ہو (اُس کی جمع فَیَافِیْ ہے)۔

یُصَبُّ عَلَیْکُمُ الشَّرُّ حَتّٰی یَبْلُغَ الْفَیَافِیَ - تم پر شر اور فساد ڈالا جائے گا یہاں تک کہ بستیوں کو گھیر کر جنگلوں اور میدانوں تک پہنچے گا۔

فَیْفُ الْخَبَارِ - ایک موضع ہے مدینہ کے قریب وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کو اتارا تھا۔ (خبار کہتے ہیں نرم زمین کو۔ بعضوں نے حبار روایت کیا ہے)۔

فَیْفَاءُ مَدَانٍ - مدان کا جنگل (مجمع البحرین میں ہے کہ فیف چکنی چٹان کو کہتے ہیں اُس کی جمع فَیَافِیْ جیسے

صَحرَاءِ کی صَحَارِیْ ہے)۔

فَیْقٌ۔ جان دینا، اور مرغی کی آواز۔

فِیْقٌ۔ وہ پہاڑ جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور لمبا آدمی۔

تُرْوِیْہِ فِیْقَۃُ الْبَقَرَۃِ۔ (وہ اتنا کم خوراک ہے کہ) اُس کو گائے کے تھن میں بچا ہوا دودھ سیراب کر دیتا ہے (اُس کی جمع فِیَقٌ اور فَوَاقٌ ہے)۔

فَیْلٌ۔ یا فَیْلَۃٌ یا فُیُوْلَۃٌ۔ کم عقل ہونا، خطا کرنا، کوتہ اندیش ہونا۔

تَفْیِیْلٌ۔ خطاکار ٹھہرانا، برا ٹھہرانا، ضعیف الرائے ٹھہرانا۔

تَفَیُّلٌ۔ ضعیف الرائے ہونا، زیادہ ہونا، موٹا ہونا۔

اِسْتِفْیَالٌ۔ ہاتھی کی طرح ہونا۔

فَائِلُ الرَّائِیْ۔ ضعیف العقل، بیوقوف۔

فَیَالَۃٌ۔ کم عقلی۔

فِیْلٌ۔ ہاتھی۔ (اُس کی جمع اَفْیَالٌ اور فُیُوْلٌ اور فِیَلَۃٌ ہے)۔

کُنْتَ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا اَوَّلًا حِیْنَ نَفَرَ النَّاسُ عَنْہُ وَاٰخِرًا حِیْنَ فَیَّلُوْا۔ (حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم تو دین کے سردار تھے اُس وقت جب، لوگ دین سے بھاگ گئے تھے (اُس کو برا سمجھتے تھے یعنی شروع زمانۂ اسلام میں) اور اخیر زمانہ میں بھی جب اُن کی عقل پر پتھر پڑ گئے (حق بات کو نہ سمجھے خطا میں مبتلا ہوئے یعنی زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کیا. عرب لوگ کہتے ہیں فَالَ الرَّجُلُ اور فَیَّلَ جب ٹھیک رائے نہ ہو بلکہ غلطی اور خطا کرے۔ ایک روایت میں ہے حِیْنَ فَشِلُوْا جب وہ نامرد بن گئے جہاد کرنے میں سستی کی)۔

اِنْ یَتِمُّوْا عَلٰی فَیَالَۃِ ھٰذَا الرَّاْیِ اِنْقَطَعَ نِظَامُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اگر اس رائے کی بیہودگی پر قائم رہے تو مسلمانوں کا رشتۂ انتظام کٹ جائے گا۔

اِجْعَلُوْہُ عَلَی الشَّکِّ الْفِیْلَ اَوِ الْقَتْلَ۔ اس حدیث میں یہ لفظ مشکوک رکھو یعنی فیل ہے یا قتل (یعنی راوی کو شک ہے کہ فیل کہا یا قتل لیکن ابونعیم کے سوا اور لوگوں نے فیل روایت کیا ہے اور بعضوں نے فَتْکٌ جس کے معنی ناگہانی مار ڈالنا)۔

اٰذَانُ الْفِیَلَۃِ۔ جیسے ہاتھیوں کے کان۔

حَبَسَھَا حَابِسُ الْفِیْلِ۔ اُس کو اُسی پروردگار نے روک دیا جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو روک دیا تھا (جو کعبہ گرانے کی نیت سے آ رہا تھا)۔

بَابُ الْفِیْلِ۔ کوفہ کی مسجد کے ایک دروازہ کا نام تھا۔

کَانَ الْفِیْلُ مَلِکًا زَانِیًا فَمُسِخَ۔ ہاتھی ایک زانی بادشاہ تھا جو مسخ ہو گیا (اُس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک ہاتھی اُسی کی اولاد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہاتھی کی صورت ایک بادشاہ زانی کی ہو گئی تھی)۔

فَیْنٌ۔ آنا۔

فَیْنَانٌ۔ اچھے لمبے بال، خوبصورت لمبے بالوں والا

فَیْنَۃٌ۔ ساعت، وقت، بخل، نامردی۔

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا وَلَہٗ ذَنْبٌ قَدِ اعْتَادَہُ الْفَیْنَۃَ بَعْدَ الْفَیْنَۃِ۔ ہر آدمی میں جو پیدا ہوتا ہے ایک گناہ رہتا ہے اُس کی عادت کر لیتا ہے جس کو وہ وقت بوقت کیا کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کی طبیعت کسی نہ کسی گناہ کی طرف مائل رہتی ہے جو اُس سے چھوٹ نہیں سکتا)۔

فِیْ فَیْنَۃِ الْاِرْتِیَادِ وَرَاحَۃِ الْاَجْسَادِ۔ طلب اور صحتِ جسمانی کے زمانہ میں۔

۵ے یعنی فیقہ کی ۱۲ منہ

جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ تَشْکُوْ زَوْجَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَتَزَوَّجِیْ ذَا جُمَّۃٍ فَیْنَانَۃٍ عَلٰی کُلِّ خُصْلَۃٍ مِنْهَا شَیْطٰنٌ۔ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اپنے خاوند کی شکایت کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ ایک ایسے مرد سے نکاح کرے جس کے بال بڑے بڑے خوبصورت ہوں اور بالوں کی ہر لٹ پر ایک شیطان بیٹھا ہو۔

فِیْ۔ حرفِ جر ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ فِ امر کا صیغہ ہے وَفٰی یَفِیْ سے جیسے قِ، وَقٰی یَقِیْ سے۔

فَفِ بِالْاَوَّلِ[1] اُس سے وفا کرو۔

فِیْ رِجَالٍ۔ سعدؓ اور عروہؓ نے اور کئی آدمیوں نے ان سے یہ بیان کیا یا سعدؓ اور عروہؓ نے اُس حالت میں بیان کیا جب اور لوگ بھی وہاں موجود تھے سُن رہے تھے۔

مَاتَتْ فِیْ بَطْنٍ۔ زچگی میں مرگئی۔

فِی السَّبْعِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ اخیر دہے کی طاق سات راتوں میں۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰہُ۔ قیامت کا علم اُن پانچ[2] باتوں میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (اُن کو مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ کہتے ہیں۔ یہ علم اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے نہ کسی نبی کو ہے نہ ولی کو البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو غیب کی کوئی بات کسی نبی یا ولی کو بتلا دیتا ہے مگر بن اللہ کے بتلائے اُن کو ذاتی طور سے غیب کا علم نہیں ہے)۔

یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَهَا۔ ایک درخت کے کاٹنے کی وجہ سے جنت میں لوٹ پوٹ کر رہا ہے (وہاں کے مزے اُٹھا رہا ہے)۔

قَالَتْ فِی السَّمَاءِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟) اُس نے کہا آسمان پر (یہاں فِیْ بمعنے عَلٰی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔

وَیَتَوَضَّأُ فِیْهَا۔ آپ وضو بھی اُن میں کر لیتے تھے (یعنی اُن کو پہنے پہنے پاؤں دھو لیتے تھے یا پاؤں دھو کر اُن کو پہن لیتے ابھی پاؤں گیلے ہوتے)۔

فِیْمَ اُطَهِّرُكِ۔ کس وجہ سے میں تجھ کو پاک کروں۔

حَدِیْثٌ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ۔ جاہلیت کی بات ہے۔

یَخْرُجُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ۔ اس اُمّت میں ایک گروہ پیدا ہوگا۔ (جو اُمّت میں داخل نہ ہوگا اسی لئے یوں نہ فرمایا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ جس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ اُمّتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں داخل ہے یعنی مسلمان ہے)۔

یَاْتِیْهَا فِیْ۔ (اتنا کہہ کر امام بخاریؒ نے چھوڑ دیا اور شاید اُس کے بعد مَاْتٰی ہے) یعنی کھیتی کے مقام میں یعنی فرج میں جماع کرے۔

---

[1] یہ لفظ صاحبِ مجمع نے یہاں ذکر کر دیا حالانکہ اس کا محل کتاب الواؤ تھا ۱۲ منہ

تمت

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
20.2.2011

تیسیر الباری

ترجمہ و شرح

صحیح بخاری

از حضرت علامہ وحید الزماںؒ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالبِ کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ناشر



میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی



صحیح احادیث سے ثابت ادعیہ و اوراد و اذکار کا عدیم النظیر مجموعہ

حصن حصین مترجم

مؤلفہ علامہ محمد ابن جزری (۷۵۱-۸۳۳ھ)

مترجمہ مولانا عبدالعلیم ندوی

مؤلف نے یہ کتاب اثنار محاصرہ دمشق میں مرتب فرمائی تھی، یہ تیموری یورش کا زمانہ تھا، دمشق کے تمام دروازے بند تھے بالآخر جب یہ مجموعہ مرتب ہوگیا تو خواب میں رسول اللہ کی بشارت ہوئی اور محصورین کو فتح حاصل ہوئی۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوت و خلوت کی مناجات کا سب سے صحیح ترین و جامع مجموعہ ہے جس میں عبد و معبود کے صحیح راز و نیاز ہیں۔ فی الحقیقت ایک بندہ جس قدر بھی اظہار عجز و عبودیت اپنے مالک حقیقی کے سامنے کرسکتا ہے وہ جامع کلمات اس میں مرتب ہیں۔

مؤلف نے اس امر کی بھی ذمہ داری لی ہے کہ اس میں کوئی حدیث غیر صحیح یا غیر مستند نہیں ہے ایک عرصہ سے جملہ اطراف عالم میں ادعیہ کا یہ مجموعہ خواص و عوام میں مقبول اور ہر طبقہ کا معمول ہے۔ اس کی منازل ایام پر منقسم ہیں تاکہ ورد میں بھی سہولت رہے۔

میر محمد کتب خانہ کے زیر اہتمام یہ متبرک مجموعہ نہایت دیدہ زیب صورت میں شائع ہوا ہے۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ اور تشریحی فوائد اس مناسبت سے قائم کئے گئے ہیں کہ آج تک اس خوبی سے ان ادعیہ مبارکہ کی طباعت کا حق ادا نہ ہوا ہوگا۔

دینی احکام پر مشتمل احادیث کا انمول ذخیرہ

بلوغ المرام مترجم

مترجمہ:- **مولانا امجد العلی صاحب**

اس عظیم القدر کتاب کے مؤلف علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی ڈیڑھ سو سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ شارح احادیث نبویہ کی حیثیت سے جس قدر آپ کا درجہ امت میں بلند ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ بلوغ المرام میں آپ نے دینی احکام پر مشتمل احادیث نبوی مسند احمد، صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن حبان، مستدرک للحاکم، مسند ابی عوانہ، دارقطنی، مسند بزار، سنن بیہقی، المنتقی لابن جارود، اور موطا امام مالک وغیرہ کتب احادیث سے منتخب فرما کر جمع کی ہیں، مختصر ہونے کے باوجود اتنا بڑا ذخیرہ اور اس طرز پر تالیف کی گئی ہے کہ مطالعہ کرنیوالا نہایت عمدگی کیساتھ شرعی احکام پر عبور حاصل کر لیتا ہے حتیٰ کہ ابتدائی معلومات کا انسان بھی مستفیض ہو جاتا ہے اور منتہی شخص بھی اس مجموعہ سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

احادیث نبوی کی یہ بے بہا کتاب شائقین علم حدیث کے لئے ایک نہایت عجیب تحفہ ہے اور اعتقادات و اعمال کو پاکیزہ تر بنانے کے لئے بہترین مددگار و معاون ثابت ہوگی۔ اس میں ۱۵۹۶ احادیث جمع ہیں۔ اصل عربی اور اردو ترجمہ بالمقابل درج ہیں۔ مع فوائد ضروریہ۔

ملنے کا پتہ: میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی